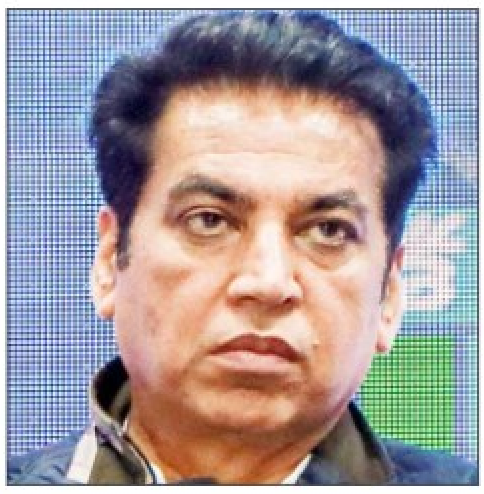


آپ کا اپنا اخبار • بے باک آواز

روزنامہ ہماری دُنیا نئی دہلی

Daily HAMARI DUNIYA Delhi

R.N.I.No.DELURD/2013/51658 | Vol.12 , Issue. 173 Tuesday , 25 February 2025 | www.hamariduniyanews.com E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com | صفحات: 8 قیمت: 2:00 روپے | منگل/25/فروری 2025، بمطابق 26/شعبان المعظم 1446ھ


# مدھیہ پردیش میں سرمایہ کاری کرنے کا یہی صحیح وقت ہے: مودی

## مدھیہ پردیش کا شمار زراعت اور معدنیات کے معاملے میں ملک کی سرفہرست ریاستوں میں ہوتا ہے

بھوپال، 24 فروری (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے آج ملک و بیرون ملک کے سرمایہ کاروں کے سامنے مدھیہ پردیش کی تمام خوبیوں کو نہ صرف تفصیل سے بیان کیا، بلکہ اس بات پر بھی زور دیا کہ ریاست میں سرمایہ کاری کرنے کا یہ صحیح وقت ہے۔ مسٹر مودی دارالحکومت بھوپال میں آج سے شروع ہونے والی دو روزہ گلوبل انویسٹرسمٹ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ یہ تقریب ملک میں اپنی نوعیت کے منفرد دارالحکومت بھوپال کے راشٹریہ مانو سنگھرالیہ میں منعقد کی جا رہی ہے۔ اس دوران گورنر منگو بھائی پٹیل، وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو، ملک و بیرون ملک کے کئی نامور صنعت کار اور کئی ممالک کے سفیر اس تقریب میں موجود تھے۔ تقریب میں

مسٹر مودی نے مدھیہ پردیش کی گزشتہ دو دہائیوں کے ترقی کے سفر کو سب کے سامنے پیش کیا۔ اس کے ساتھ انہوں نے کہا کہ مدھیہ پردیش کا شمار زراعت اور معدنیات کے معاملے میں ملک کی سرفہرست ریاستوں میں ہوتا ہے۔ مدھیہ پردیش کو زندگی دینے والی ماں نرمدا کا آشیرواد حاصل ہے۔ یہاں ترقی کے تمام امکانات موجود ہیں۔ گزشتہ دو دہائیوں میں، مدھیہ پردیش نے تبدیلی کا ایک نیا مرحلہ دیکھا ہے، ایک وقت یہاں پانی اور بجلی کے ساتھ ساتھ امن و امان کی صورتحال بہت خراب تھی۔ ایسے میں یہاں صنعتوں کی ترقی بہت مشکل تھی۔ گزشتہ 20 سالوں میں بی جے پی حکومت نے اچھی حکمرانی پر توجہ مرکوز کی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دو دہائیاں پہلے تک لوگ یہاں سرمایہ کاری کرنے سے ڈرتے تھے۔ آج مدھیہ پردیش سرمایہ کاری کے معاملے میں ملک کی ریاستوں میں سرفہرست ہے۔ مدھیہ پردیش، جہاں خراب سڑکوں کی وجہ سے بسیں بھی ٹھیک سے نہیں چلتی تھیں، آج ای وی انقلاب میں سرکردہ ریاستوں میں شامل ہے۔

# دہلی اسمبلی اجلاس-وزراء اور ایم ایل اے نے رکنیت کا حلف لیا، وجیندر گپتا اسپیکر بنے

نئی دہلی، 24 فروری (محمد خان)۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت کے قیام کے بعد نئی منتخب دہلی اسمبلی کا تین روزہ اجلاس آج سے شروع ہو رہا ہے۔ آج آٹھویں اسمبلی کے پہلے اجلاس کے پہلے دن وزیر اعلیٰ، وزراء اور نو منتخب ایم ایل ایز نے رکنیت کا حلف لیا۔ حلف برداری کے بعد بی جے پی کے سینئر لیڈر وجیندر گپتا کو متفقہ طور پر دہلی اسمبلی کا اسپیکر منتخب کیا گیا۔ اسمبلی اجلاس کے آغاز کے ساتھ ہی لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ نے سینئر بی جے پی ایم ایل اے اروندر سنگھ لولی کو پروٹیم اسپیکر کے طور پر حلف دلایا۔ اس کے بعد اسمبلی میں اروندر سنگھ لولی نے وزیر اعلیٰ، وزراء اور ایم ایل اے کو ایک ایک کرکے رکنیت کا حلف دلایا۔ سب سے پہلے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے حلف لیا۔ اس کے بعد ان کے کابینہ کے چھ وزراء پرویش ورما، آشیش سود، منجندر سنگھ سرسا، رویندر اندراج سنگھ، کپل مشرا اور پنکج کمار سنگھ نے حلف لیا۔ اس کے بعد باقی تمام ایم ایل ایز نے ترتیب وار حلف لیا۔

حلف برداری کے بعد جب ایوان کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی تو دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے وجیندر گپتا کو ایوان کا اسپیکر بنانے کی تجویز پیش کی۔ اس تجویز کی تائید وزیر منجندر سنگھ سرسا اور دیگر ارکان نے کی۔ وجیندر گپتا کے علاوہ کسی اور کو اسپیکر بنانے کی کوئی تجویز نہیں تھی۔ اس کے بعد اس تجویز پر ایوان کی رضامندی لی گئی اور انہیں اسپیکر منتخب قرار دے دیا گیا۔ اسپیکر کے طور پر منتخب ہونے کے بعد، روایتی طور پر حکمراں پارٹی اور اپوزیشن کے لیڈران یعنی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا اور عام آدمی پارٹی کے لیڈر آتشی منتخب اسپیکر کو اسپیکر کی نشست پر لے گئے۔

اس کے بعد کچھ ممبران اسمبلی نے وجیندر گپتا کو اسپیکر بنانے کے لیے مبارکباد کی تحریک پر اپنا موقف پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے ان کی قیادت کی تعریف کی۔ اس کے بعد قائد حزب اختلاف آتشی نے بھی اپنے تینوں دور کے دوران ان کے رویے کی تعریف کی اور انہیں مبارکباد دی۔

دریں اثنا، مبارکبادی تحریک پر بحث کے دوران اپوزیشن لیڈر آتشی نے وزیر اعلیٰ کے دفتر سے بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر اور سردار بھگت سنگھ کی تصویریں ہٹانے کا معاملہ اٹھایا۔ انہوں نے اسے دلت مخالف اور سکھ مخالف قرار دیا۔ اسمبلی اسپیکر وجیندر گپتا نے انہیں روکا اور ان کی مذمت کی اور کہا کہ مبارکباد کی تحریک کے دوران ایسی سیاست نہیں کرنی چاہئے۔ اس دوران ہنگامہ آرائی جاری رہنے پر ایوان کی کارروائی 15 منٹ کے لیے ملتوی کرنی پڑی۔ بحالی کے بعد بھی اپوزیشن رہنماؤں نے احتجاج جاری رکھا۔ اس دوران کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ قابل ذکر ہے کہ لیفٹیننٹ گورنر منگل کی صبح اسمبلی سے خطاب کریں گے اور بعد میں سی اے جی کی رپورٹ اسمبلی کی میز پر پیش کی جائے گی۔

# وائناڈ کے متاثرین کے لیے غیر مشروط امداد دی جائے، پرینکا گاندھی کا وزیر اعظم مودی کو خط

نئی دہلی: کانگریس کی جنرل سیکریٹری اور رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا نے وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھ کر کیرالہ کے وائناڈ ضلع میں لینڈ سلائیڈ سے متاثرہ افراد کے لیے فوری اور غیر مشروط امداد کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے خط میں اس قدرتی آفت کے نتیجے میں ہونے والے تباہ کن نقصانات کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے کہا کہ 6 ماہ گزرنے کے باوجود متاثرین آج بھی شدید مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ پرینکا گاندھی نے لکھا کہ 30 جولائی 2024 کو وائناڈ کے چورالمالا اور منڈکئی علاقوں میں شدید لینڈ سلائیڈ کے نتیجے میں 298 افراد ہلاک ہوئے، جبکہ 32 افراد لاپتہ قرار دیے گئے۔ اس حادثے میں 17 خاندان مکمل طور پر ختم ہو گئے اور 1685 عمارتیں تباہ ہوئیں، جن میں مکانات، اسکول، دکانیں، سرکاری دفاتر، اسپتال اور عبادت گاہیں شامل ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ دو تعلیمی ادارے، گورنمنٹ ووکیشنل ہائر سیکنڈری اسکول ویلرملا اور گورنمنٹ لوئر پرائمری اسکول منڈکئی مکمل طور پر تباہ ہو گئے، جس کے باعث 658 طلبہ کی تعلیم متاثر ہوئی۔ اس کے علاوہ 110 ایکڑ زرعی اراضی کو بھی نقصان پہنچا، جس پر چائے، کافی اور الائچی

کی کاشت ہوتی تھی۔ خط میں کہا گیا کہ سیاحتی سرگرمیوں پر بھی شدید منفی اثر پڑا، جس کی وجہ سے کئی لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں۔ پرینکا گاندھی نے لکھا کہ وائناڈ کے عوام بہادر ہیں لیکن انہیں اس بحران سے نکالنے کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی ٹھوس مالی اور بنیادی ڈھانچے کی مدد درکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ بحالی کا عمل نہایت سست روی کا شکار ہے، جس کی وجہ سے متاثرین کی مشکلات مزید بڑھ گئی ہیں۔

انہوں نے خط میں مرکزی حکومت کے اعلان کردہ 529.50 کروڑ روپے کے ریلیف پیکیج پر بھی تنقید کی اور کہا کہ یہ پیکیج نہ صرف ناکافی ہے بلکہ اس میں دو غیر منصفانہ شرائط بھی شامل کی گئی ہیں۔ پہلی شرط یہ کہ امداد بطور گرانٹ نہیں بلکہ قرض کے طور پر دی جائے گی اور دوسری شرط یہ کہ اس فنڈ کو 31 مارچ 2025 تک مکمل طور پر خرچ کرنا ہوگا۔ پرینکا گاندھی نے وزیر اعظم کو یاد دلایا کہ وہ خود اس علاقے کا دورہ کر چکے ہیں، جس سے متاثرین میں امید پیدا ہوئی تھی کہ انہیں خاطر خواہ مالی مدد دی جائے گی۔ تاہم، انہیں مایوسی ہوئی جب حکومت نے اس تباہی کو قومی آفت قرار دینے سے انکار کر دیا۔ بعد میں کیرالہ کے ارکان پارلیمنٹ کے مسلسل دباؤ کے بعد حکومت نے اسے 'شدید نوعیت کی آفت' قرار دیا لیکن امدادی پیکیج کی شرائط نے متاثرین کو مزید پریشانی میں مبتلا کر دیا۔ اپنے خط کے اختتام پر پرینکا گاندھی نے وزیر اعظم سے اپیل کی کہ وہ وائناڈ کے عوام کی مشکلات کو ہمدردی کی نظر سے دیکھیں اور ریلیف پیکیج کو قرض کے بجائے گرانٹ میں تبدیل کریں۔

# حج کو مزید مہنگا کرنے کی تیاری، ہندوستانی حکومت نے تبدیل کردی پالیسی

نئی دہلی: حج کرنے کے لئے حج کے لئے خلیجی ممالک کا سفر کرنے والوں کو اضافی اخراجات برداشت کرنا ہوں گے۔ وزارت خارجہ (ایم ای اے)، حکومت ہند نے گزشتہ ماہ 23 ہندوستانی مشن/پوسٹوں کے لئے پاسپورٹ، ویزا اور قونصلر (سی پی وی) خدمات کی آؤٹ سورسنگ کے لئے ایک نیا ٹینڈر جاری کیا۔ نئے ٹینڈر میں تجویز کی درخواست (آر ایف پی) سروس فیس ہندوستان سے ان ممالک کا سفر کرنے والوں کے لئے مہنگی ہونے والی ہے۔ نئے قوانین کے مطابق یہ لاگت 15 سے 20 گنا بڑھ سکتی ہے۔ اس اقدام نے ہندوستانی شہریوں اور غیر ملکی کارکنوں بالخصوص بلیو-کالر ورکرز کے لئے تشویش پیدا کر دی ہیں۔ واضح رہے کہ یہ آر ایف پی 23 ہندوستانی مشنوں/پوسٹوں کے لئے جاری کیا گیا ہے، جن میں ابوظہبی (یو اے ای)، ریاض (سعودی عرب)، کویت، دوحہ (قطر)، مسقط (عمان) روم (اٹلی)، پیرس (فرانس)، دی ہیگ (نیدرلینڈ)، بینکاک (تھائی لینڈ)، تہران (ایران) میں ہندوستان کے قونصلیٹ جنرل ہندوستانی سفارت خانہ پر مشتمل ہے۔

# دہلی میں پھر زلزلے کے جھٹکے، 7 دنوں میں تیسری بار زمین ہلنے سے لوگوں میں دہشت

راجدھانی دہلی میں ایک بار پھر زلزلے کا جھٹکا لگا ہے۔ اس مرتبہ اس کا مرکز جنوب مشرقی دہلی میں تھا۔ یہ سات دن میں تیسری بار تھا جب دہلی-این سی آر میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ ایک دن پہلے ہی غازی آباد میں ہلکی شدت کا زلزلہ آیا تھا جبکہ گزشتہ پیر کو دھولا کنواں کے پاس 4 کی شدت سے آئے زلزلے سے لوگ کانپ اٹھے تھے۔ دہلی میں مسلسل محسوس کیے جا رہے زلزلے کے جھٹکے نے لوگوں کے اندر دہشت پیدا کر دی ہے۔ قومی زلزلہ سائنس مرکز کی طرف سے ملی اطلاع کے مطابق پیر کو 11:46 بجے راجدھانی میں ہلکے درجے کا زلزلہ آیا۔ اس کی شدت ریختر اسکیل پر 2.2 تھی، جسے عام طور پر محسوس نہیں کیا جاتا۔ زلزلہ کا مرکز جنوب مشرقی دہلی میں تھا۔ زمین سے تقریباً 10 کلومیٹر کی گہرائی پر یہ ہلچل ہوئی۔ شدت بہت کم ہونے کی وجہ سے کہیں کسی طرح کے نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ سات دن میں آئے تین زلزلوں میں سب سے زیادہ شدت گزشتہ پیر کو آئے زلزلے کی تھی۔ اس کا مرکز زمین سے محض 5 کلومیٹر کی گہرائی میں تھا۔ اس زلزلے سے نوئیڈا، غازی آباد، گروگرام اور فرید آباد میں زمین کافی تیزی سے ڈولی تھی۔ صبح 5:36 بجے آئے اس زلزلے کی وجہ سے زیادہ تر لوگوں کی نیند کھل گئی اور لوگ گھروں سے باہر نکل گئے تھے۔ وہیں ایک دن پہلے غازی آباد میں آئے زلزلے کے ہلکے جھٹکے نے بھی خوف پیدا کر دی ہے۔ حالانکہ اس کی شدت کافی کم تھی اور زیادہ تر لوگوں نے اسے محسوس بھی نہیں کیا۔ قومی زلزلہ سائنس مرکز کے مطابق دوپہر بعد 3 بج کر 24 منٹ پر زلزلہ کے جھٹکے درج کیے گئے۔ ریختر پیمانے پر اس کی شدت 2.8 رہی۔

# مہا کمبھ کے دوران کھلے میں رفع حاجت پر این جی ٹی برہم!

لکھنؤ: نیشنل گرین ٹریبونل (این جی ٹی) میں پریاگ راج مہا کمبھ میں کھلے میں رفع حاجت کرنے پر اتر پردیش حکومت پر 10 کروڑ روپے جرمانے کی درخواست کی سماعت ہوئی۔ یوپی حکومت پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے این جی ٹی نے کہا کہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے، آپ کو اس پر فوری توجہ دینی چاہیے۔ اس معاملے میں یوپی حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب داخل نہیں کیا گیا ہے۔ ٹریبونل نے فی الحال اس معاملے میں اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا ہے۔ ساتھ ہی، اتر پردیش حکومت نے این جی ٹی کو بتایا کہ ہم نے اس معاملے میں پہلے ہی سے تیاری کر لی ہے، جس کے بارے میں ہم اپنا جواب داخل کریں گے۔

# مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے۔ فضیلۃ الشیخ عبدالحسیب سنابلی

## فلاح انسانیت ایجوکیشنل ٹرسٹ کے زیر اہتمام رانی جوت، پوسٹ بیروا میں ایک دینی و اصلاحی پروگرام کا انعقاد

سدھارتھ نگر: آج بتاریخ 23 فروری 2025 بروز اتوار بعد نماز مغرب فلاح انسانیت ٹرسٹ کی جانب سے موضع رانی جوت اٹوا میں ایک دینی و دعوتی پروگرام ہوا۔ حافظ صفی الرحمن فرقانی (صدر فلاح انسانیت ٹرسٹ اٹوا) کی تلاوت کلام پاک سے بزم کا آغاز ہوا، حافظ محمد ارسلان (متعلم اتحاد ملت) نے نعت گنگنائی اور نبی ﷺ کی منقبت میں نذرانہ عقیدت پیش فرمایا، بعدہ فضیلۃ الشیخ معین الدین سلفی حفظہ اللہ (استاد خیر العلوم ڈومریا گنج) نے بتایا کہ اگر آپ سے سوال کیا جائے کہ دنیا کا سب سے بہترین شخص کون ہیں؟ تو جواب ہوگا کہ آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی جواب ہر اس شخص کا ہوگا جو غیر جانبداری سے دنیا کے بہترین شخصیتوں کا موازنہ کرے گا۔ جیسا کہ مورخ مائیکل ایچ ہارٹ نے اپنی کتاب میں اعتراف کیا ہے۔ لیکن صرف اعتراف کرنے سے کام نہیں چلے گا بلکہ ضروری ہے آپ پر ایمان لایا جائے اور ہر چیز سے زیادہ آپ سے محبت کی جائے اور آپ کی باتوں کو اپنی زندگی میں نافذ کیا جائے، ورنہ اعتراف لایعنی ہوگا۔ بعدہ فضیلۃ الشیخ رئیس احمد سنابلی حفظہ اللہ نے قرآن سے متعلق ایک بہترین خطاب پیش کیا آپ نے بتایا کہ قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے، قرآن مجید کی زبان عربی ہے اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اللہ نے اس عظیم کتاب کو رمضان المبارک کی بابرکت رات میں نازل کیا، یہ انسانیت کی ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے، مگر ہم نے اسے چھوڑ دیا ہے اور گمراہی کے دلدل میں جا گرے، ہم صرف رمضان المبارک کے مہینے میں قرآن کی تلاوت کرتے ہیں مگر جیسے رمضان کا مہینہ ختم ہوتا ہے ہم بھی قرآن کو ترک کر دیتے ہیں تلاوت تو ترک کرتے ہیں بلکہ ہماری زندگیوں سے قرآن ختم ہو جاتا ہے یہ قرآن صرف رمضان کے لئے نازل نہیں کیا گیا ہے، اور صرف تلاوت کے لئے نہیں بلکہ عمل کرنے کے لئے نازل کیا گیا ہے۔

بعدہ فضیلۃ الشیخ عبید الرحمن ندوی نے خطاب کیا اور سورہ لہب کا شان نزول بتاتے ہوئے کہا کہ یہ سورہ آپ کے چچا ابولہب اور اس کی بیوی کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تب ابولہب نے مارے خوشی کے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا مگر جب آپ نے دین اسلام کی طرف دعوت دیا اور بتایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں مجھے اللہ نے لوگوں کی طرف اپنا پیغام پہونچانے کے لئے بھیجا ہے تو سب مخالف ہو گئے سب سے زیادہ مخالفت ابو لہب نے ہی کی اور کہا کہ اے محمد تو برباد ہو، کیا اسی لئے ہمیں جمع کیا تھا تو اللہ نے اس سورت کو نازل کر کے آپ کا دفع کیا اور اس کے بربادی کا مژدہ سنایا، آپ نے بتایا کہ ہر اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے، نیز آپ نے چغلخوری کی بھی مذمت بیان کی۔

بعدہ آخری خطیب عبدالحسیب سنابلی حفظہ اللہ تھے جنہوں نے بتایا کہ حدیث رسول ﷺ میں عبادت کی غرض سے مسجد جانے کی بہت فضیلت آئی ہے خاص کر وہ افراد جو مسجد میں دور دراز سے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کا ہر قدم کے عوض میں ایک درجہ بلند کرتا اور ایک برائی مٹاتا ہے جتنی بار وہ مسجد میں عبادت کی غرض سے گیا ہے اتنی بار اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کی ضیافت کی جائے گی۔ نیز آپ نے بتایا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم مسجد کے پاس سے گزر جاتے ہیں اذان ہوتی ہے مگر مسجد نہیں آتے ہیں۔ پروگرام مسجد میں ہوا اس موقع پر عوام و خواص کی ایک اچھی تعداد موجود رہی جن میں محمد یاسر متعلم دار التوحید بیتا عیدگاہ، محمد ارشد، انور علی، رمضان علی، سہاؤ، عبدالرحمن، الیاس کھیا، وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

# جمعیت اہل حدیث ضلع سدھارتھ نگر کا قابل ستائش کارنامہ

## دعوتی، تنظیمی، جماعتی اور رفاہی و سماجی خدمات کے اعتراف میں مولانا عبدالسلام سلفی کو اعزاز و ایوارڈ

سدھارتھ نگر: ضلعی جمعیت اہل حدیث، سدھارتھ نگر کے ناظم اعلیٰ مولانا وصی اللہ عبد الحکیم مدنی کی اطلاع کے مطابق جناب مولانا عبدالسلام سلفی حفظہ اللہ امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی عظمیٰ، مہاراشٹر اپنے ایک عزیز کی تقریب نکاح میں وطن مالوف تشریف لائے ہوئے تھے، 20/فروری کی شب جامعہ دارالسلام، پھلوریا کے سالانہ انجمن اور دعوتی اجلاس میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا، اجلاس میں جمعیت کے نمائندگان اور بعض اہم کلیدی ذمہ داران کی شمولیت اور حاضری پر اپنی دلی مسرت و شادمانی کا اظہار کرتے ہوئے ڈھیر ساری دعائیں دیں، عدیم الفرصتی کے باوجود آپ نے مختلف موضوعات اور زبانوں میں طلبہ کی تقریریں سماعت کی اور مختصر مگر جامع ناصحانہ کلمات سے تمام سامعین و سامعات کو مستفید فرمایا، سلفی عقیدہ و منہج کی پاسداری کے ساتھ اسے فروغ دینے کی تلقین، ترغیب اور تشویق دلائی، جامعہ دارالسلام، پھلوریا کی منتظمہ کمیٹی نے اپنے تمام مدعوئین و مشتہر علما کی شال پوشی کی اور گلدستہ پیش کر کے تکریم کی۔ امیر محترم جناب مولانا عبدالسلام سلفی حفظہ اللہ کی شخصیت علمی اور جماعتی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں ہے، آپ کے سماجی وقار، قائدانہ کردار، مثالی عادات و اطوار، حلم و تدبر، جود و سخا اور حسن و موہنی شخصیت کا زمانہ معترف ہے، آپ خلیق و ملنسار، عمدہ سیرت و کردار اور بیدار مغز ہونے کے علاوہ ایک مثالی رہنما کے اوصاف سے متصف ہیں، جس کی دلیل صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی عظمیٰ کی دعوتی و تبلیغی، تصنیفی و تالیفی اور فلاحی و رفاہی خدمات ہیں۔

ضلعی جمعیت اہل حدیث، سدھارتھ نگر انہی خدمات کے اعتراف میں امیر محترم کے لیے ایک اعزازی پروگرام منعقد کرنا چاہتی تھی، لیکن امیر محترم کی کثرت مصروفیت اور قلت وقت کے باعث احباب جماعت کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی جس پر ہمارے امیر محترم کو بھی کافی افسوس تھا۔ 23/فروری کو بھی آپ بے حد مشغول تھے، کئی ضروری کام ایسے تھے جس میں آپ کی حاضری لازمی تھی۔ ناظم جمعیت نے کہا کہ وقت کی تنگی کے باعث احباب جماعت کو دعوت دینے اور آپ کی شایان شان تقریب منعقد کرنے سے قاصر رہا، لیکن جب دلوں میں خلوص اور جذبوں میں وفا ہو تو مواقع خود دامن پھیلائے حاضر ہو جاتے ہیں، ہوا یوں کہ محبِ جماعت الحاج تبارک حسین صاحب چودھری کے قائم کردہ نسواں ادارہ کلیہ بحر النساء، بدھ نگر، پچھمی کھورد، تتری بازار، سدھارتھ نگر کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں بتاریخ: 23 فروری بروز اتوار قبیل ظہر چند ساعتوں کے لیے دوبارہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا، تھوڑی دیر نونہالان ملت کی تعلیم و تربیت، نسواں کالجز کی کثرت اور بچوں کے مدارس کی قلت پر آپ نے خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نظام تعلیم پر سنجیدگی سے غور کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے بعد ضلعی جمعیت اہل حدیث سدھارتھ نگر کے ناظم مولانا وصی اللہ عبد الحکیم مدنی نے اپنے معاونین اور دیگر مخلص رفقائے کار بطور خاص مولانا سعود اختر عبد المنان سلفی، نائب ناظم ضلعی جمعیت، مولانا جمشید عالم عبدالسلام سلفی، ناظم مقامی جمعیت اہل حدیث، حلقہ شہرت گڑھ، مولانا عبدالرشید محمد فاروق سلفی، نائب ناظم مقامی جمعیت حلقہ شہرت گڑھ، کلیہ بحر النساء کے روح رواں اور ناظم اعلیٰ جناب الحاج تبارک حسین صاحب چودھری، ان کے والد گرامی جناب الحاج شمس الدین صاحب چودھری، کلیہ کے موقر اساتذہ کرام مولانا عتیق الرحمن صفاوی، مولانا عتیق الرحمن رحمانی اور مولانا ابوالکلام مدنی کی موجودگی میں امیر محترم کی خدمت میں توصیفی سند اور مومینٹو پیش کرتے ہوئے ان کی ہمہ جہت خدمات کا اعتراف کیا اور آپ کی جماعتی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیا۔

اسی طرح سے مولانا جمشید عالم سلفی نے انتہائی اختصار کے ساتھ جامع انداز میں آپ کی ہمہ جہت اور قابل رشک خدمات اور خاص طور پر عقیدہ و منہج پر آپ کی گراں قدر کام کو خراج تحسین پیش کیا۔ امیر محترم نے ہمیں سلفی عقیدہ و منہج کی ترویج کی سعی بلیغ کی تلقین کرتے ہوئے اس حقیقت کا کھلے لفظوں میں اعتراف کیا کہ ضلعی جمعیات میں جمعیت اہل حدیث، بھیونڈی اور جمعیت اہل حدیث، سدھارتھ نگر کی جماعتی کاوشیں قابل تحسین ہیں۔

# دہلی کی خواتین کو 2500 روپے دلانے کیلئے وزیراعلی آفس کے باہر آپ کا زبردست احتجاج

نئی دہلی، 24 فروری: عام آدمی پارٹی نے پیر کے روز وزیراعلی کے دفتر کے باہر بی جے پی حکومت سے 2500 روپے کی خواتین کو دلانے کے لئے ایک زبردست مظاہرہ کیا۔ حزب اختلاف آتشی کی سربراہی میں، "اے اے پی" کے ممبران اسمبلی نے زبردست کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور "2500 روپے" کب دیں گے کے لکھے ہوئے پوسٹرز بھی لہرا۔ اس دوران، آتشی نے وزیراعلی ریکھا گپتا سے بھی ملاقات کی اور اس مسئلے کے بارے میں بات کی، لیکن ان سے کوئی یقین دہانی نہیں ملی۔

آتشی نے کہا کہ بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی نے پہلی کابینہ میں خواتین کو 2500 روپے دینے کے لئے اس اسکیم کو منظور کرنے کی ضمانت دی تھی۔ بی جے پی حکومت کا 20 فروری کو کابینہ کا پہلا اجلاس ہوگیا، لیکن یہ اسکیم منظور نہیں ہوئی۔ بی جے پی نے مودی جی کے پہلے وعدے کو توڑا ہے، لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ بی جے پی 8 مارچ تک خواتین کا حساب 2500 روپے ڈال کر مودی جی کی دوسری ضمانت کو پورا کرے گی۔ سینئر رہنما اور آپ پارٹی کی حزب اختلاف کی رہنمانے دہلی میں خواتین کے لئے 2500 روپے مہیلا سمان راشی یوجنا کو نافذ کرنے کے لئے وزیراعلی ریکھا گپتا سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد، انہوں نے کہا کہ ہم نے گذشتہ دو دن کے لئے وزیر اعلی سے وقت طلب کیا تھا، لیکن ہمیں وقت نہیں ملا۔ تو آج ہم سیشن کے بعد وزیراعلی ریکھا گپتا سے ملنے پہنچیں۔

بی جے پی اور وزیراعظم مودی نے اس مسئلے کے بارے میں وزیراعلی سے بات کی کہ دہلی کی خواتین کو ہر ماہ 2500 روپے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ہم نے وزیراعلی کو بتایا کہ مودی جی نے وعدہ کیا تھا کہ کابینہ کے پہلے اجلاس میں، دہلی میں ہر عورت کو دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ ہمیں تشویش ہے کہ کابینہ کا پہلا اجلاس 20 فروری کو ہوا تھا، لیکن ابھی تک اس کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔

آتشی نے کہا کہ مودی جی کی دوسری ضمانت یہ تھی کہ 8 مارچ تک، 2500 روپے کی پہلی قسط دہلی کی تمام خواتین کے اکاؤنٹ میں آجائے گی۔ ہم نے وزیراعلی ریکھا گپتا پر زور دیا ہے کہ وہ 8 مارچ کے وعدے کو پورا کریں۔

کابینہ کے پہلے اجلاس کا وعدہ ٹوٹ گیا ہے، مودی جی کی گارنٹی غلط ثابت ہوئی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ 8 مارچ تک دہلی کی تمام خواتین کے کھاتے میں 2500 روپے موصول ہوں گے یا نہیں۔ تاہم، وزیر اعلی نے ابھی تک یہ یقین دہانی نہیں کرائی ہے کہ آیا 8 مارچ تک رقم تمام خواتین کے اکاؤنٹ میں آجائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم سبھی خواتین انتظار کر رہی ہیں کہ مودی جی کے وعدے کے مطابق، ہم سب کے پاس یقینی طور پر ان کے اکاؤنٹ میں پیسہ آجائے گا۔ میڈیا کے ایک سوال کے جواب میں، آتشی نے کہا کہ میں نے بی جے پی حکومت کی حلف برداری سے پہلے پیشن گوئی کی تھی کہ بی جے پی حکومت یقینی طور پر کام نہ کرنے اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے کا بہانہ بنائے گی۔ جب اروند کیجریوال پہلی بار دہلی کے وزیراعلی بنے تھے، دہلی کا بجٹ 30 ہزار یہ کروڑ کے قابل تھا۔ لیکن پھر بھی وہ ایک منافع بخش حکومت چلائی۔ لوگوں کو مفت بجلی، پانی، اچھے اسکول، اسپتال، مفت بس سفر اور زیارت کی سہولیات دی گئیں۔ آج، ہماری 10 سالہ حکومت کے بعد، ہم دہلی کو 77 کروڑ روپے کا بجٹ دے کر بی جے پی کو جا رہے ہیں اور بی جے پی کہہ رہی ہے کہ سرکاری خزانے خالی ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ پیسے کی کمی نہیں ہے، لیکن ان کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ وہ خواتین کو 2500 روپے دینے کی ان کی نیت نہیں ہے۔

# منجو بالا پاٹھک نے مہیلا کانگریس کی قومی صدر الکا لامبا سے ملاقات کی

نئی دہلی: کانگریس لیڈر منجو بالا پاٹھک نے مہیلا کانگریس کی قومی صدر الکا لامبا کا بہار کی سرزمین پر استقبال کیا اور مبارکباد دی۔ بہار پردیش مہیلا کانگریس کی صدر شربت جہاں فاطمہ کی قیادت میں منجو بالا پاٹھک نے سینکڑوں کارکنوں کے ساتھ الکا لامبا کا استقبال کیا۔ میڈیا کو بریفنگ دیتے ہوئے کانگریس لیڈر اور مہیلا کانگریس کی ریاستی نائب صدر منجو بالا پاٹھک نے کہا کہ کانگریس نے شروع سے ہی بیٹی اور روٹی کو فروغ دیا ہے۔ کانگریس نے خواتین کی ترقی، ان کی خودانحصاری، ان کی سیاسی شرکت، مساوات اور معاشرے میں ان کی مرکزی دھارے میں شامل کرنے کے لیے کام کیا ہے۔ آئرن لیڈی آنجہانی اندرا گاندھی جی کے خیالات اور نظریات سے متاثر ہو کر منجو بالا پاٹھک نے کہا کہ اس بار بہار کی خواتین کانگریس میں اپنے اعتماد کا اظہار کریں گی، جو ان کی لگن، قربانی اور اتحاد کی علامت کے طور پر ملک کو بہتر مستقبل دے گی۔ ریاستی مہیلا کانگریس کی نائب صدر منجو بالا پاٹھک نے کہا کہ مہیلا کانگریس کی قومی صدر الکا لامبا جی کے بہار کے دورے سے مہیلا کانگریس ونگ کی تنظیم مزید مضبوط ہوگی اور ریاست کی خواتین کو کانگریس پر اعتماد ملے گا۔ آپ کو بتادیں کہ کانگریس لیڈر منجو بالا پاٹھک نے گزشتہ ایک دہائی سے چمپارن میں کانگریس کا جھنڈا بلند کیا ہے اور مسلسل خواتین کو کانگریس سے جوڑ رہی ہیں اور کانگریس کی پالیسیوں اور نظریات کو خواتین تک پہنچا رہی ہیں۔ منجو بالا پاٹھک نے کہا کہ کانگریس لیڈر الکا لامبا کا بہار کا دورہ بہار میں خواتین کی سیاسی رسائی اور حساسیت کو بڑھانے کا کام کرے گا۔

# بچوں کو بہترین طریقے سے تعلیم دینا اور ان کے لیے تعلیمی لٹریچر بنانا بہت ضروری ہے: ڈاکٹر سید فاروق

نئی دہلی: کسی بھی زبان میں بچوں کے ادب کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، جو ایک عرصے سے جاری ہے۔ بچے ہر قوم کا سب سے قیمتی اثاثہ اور سرمایہ ہوتے ہیں، اس لیے بچوں کی صحیح تعلیم اور ان کی آئندہ زندگی میں صحیح رہنمائی کے لیے ادب لکھا جاتا ہے، تاہم سچ یہ ہے کہ بچوں کا ادب لکھنا بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ بچوں کا ادب لکھنے والے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ان خیالات کا اظہار محمد احسن عابد سکریٹری اردو اکادمی دہلی نے اردو اکادمی دہلی کے زیر اہتمام تین روزہ قومی سمینار "بال ساہتیہ" کی افتتاحی تقریب میں خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ اردو اکادمی کی جانب سے انہوں نے اجلاس کے چیئرمین، کنوینر اور تمام مضمون نگاروں کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر سید فاروق نے کہا کہ آج کے ناگفتہ بہ حالات میں بچوں کو بہترین تعلیم فراہم کرنا اور ان کے لیے تعلیمی لٹریچر تخلیق کرنا بہت ضروری ہے۔ موجودہ حالات میں ان کی سمت واضح نہیں اس لیے وہ ادیب اور دانشور جو بچوں کا ادب لکھنے کی جسارت کر رہے ہیں وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ سیمینار کی کنوینر ڈاکٹر شبانہ نذیر نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اس سیمینار کے اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اردو اکادمی ملک کا واحد اردو ادارہ ہے جو طرح طرح کے پروگرام منعقد کرتا ہے۔ "نئے پرانے چراغ" کی پانچ روزہ شاندار تقریب حال ہی میں اختتام پذیر ہوئی ہے اور آج ہم اس سیمینار میں موجود ہیں، اس سے ہمیں اردو اکادمی کی سرگرمی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ پروفیسر خالد محمود نے کلیدی خطبہ دیتے ہوئے امیر خسرو کے دور سے لے کر آج تک کے بچوں کے ادب کا جائزہ لیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے امیر خسرو، مرزا غالب، محمد حسین آزاد، حالی، شبلی، منشی ذکاء اللہ، اسماعیل میرٹھی، شفیع الدین نیر اور حمید اللہ افسر میرٹھی کی تخلیقات کے حوالے سے بچوں کے ادب کے مختلف پہلوؤں، اسالیب، طریقوں اور سلسلہ پر تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے بچوں کی نفسیات اور ضروریات کا تذکرہ کیا اور ایسا ادب تخلیق کرنے پر زور دیا جو ان کے لیے ہر لحاظ سے مفید ثابت ہو۔

اجلاس کے صدر پروفیسر قاضی عبید الرحمن ہاشمی نے اردو اکادمی اور اس کے اراکین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ اردو اکادمی کا خاصہ ہے کہ وہ اس طرح کے پروگرام اور سیمینار منعقد کرتی ہے۔ بچے قوموں کا سرمایہ ہوتے ہیں اس لیے ان کی حفاظت کرنا اور ان کے لیے اچھا ادب پیش کرنا ادیبوں کی اولین ذمہ داری ہے۔ ڈاکٹر خالد مبشر نے افتتاحی سیشن کو نہایت خوش اسلوبی سے چلایا۔ افتتاحی اجلاس میں دائیں سے: ڈاکٹر شبانہ نذیر، پروفیسر قاضی عبید الرحمن ہاشمی، محمد احسن عابد، ڈاکٹر خالد مبشر، پروفیسر خالد محمود اور مائک پر ڈاکٹر ایس۔ فاروق خطاب کرتے ہوئے۔

# بھارت بھارتی کی طرف سے بنگلورو میں کے.ای.بی انجینئرس ایسوسی ایشن کے ہال میں منعقد 3 روزہ قومی مجلس عاملہ کی میٹنگ بخوبی اختتام پذیر

نئی دہلی، 24/فروری (نامہ نگار): سماجی وفلاحی تنظیم اور بھارت کو وشو گرو بنانے کے مقصد سے سالوں سے کام کر رہی بھارت بھارتی (آر ایس ایس کی ذیلی تنظیم) کے بینر تلے بنگلورو میں واقع کے.ای.بی انجینئرس ایسوسی ایشن کے ہال میں منعقد 3 روزہ قومی مجلس عاملہ میٹنگ آج بخوبی اختتام پذیر ہوگئی، جس میں بھارت بھارتی کے سینئر عہدیداروں اور ذمہ داروں نے شرکت کی۔ آخری روز بھارت بھارتی کی جانب سے یہاں بہت ہی شاندار انداز میں بھارتی بھوشن ایوارڈز: 2025 کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت بھارت بھارتی کے ایگزیکٹو صدر جناب ونے پاترالے صاحب نے کی، جبکہ سرپرستی گنپتی ہیگڑے جی اور جناب جگن ناتھ کنجا بھاری سوئن نے پروگرام کی قیادت کی۔ دراصل اس تقریب میں ہندوستان کی بہترین اور اعلی شخصیات کی آمد دیکھی گئی، جس میں کرناٹک ہائی کورٹ کے سابق جسٹس شری کرشن بھٹ اور کرناٹک کے سابق نائب وزیر اعلی ڈاکٹر سی این اسوتھ نارائن (ملیشورم، بی جے پی کے ایم ایل اے) سمیت کئی سینئر افسران، یونیورسٹیوں کے پروفیسرز، صنعت کار اور مختلف سیاسی و سماجی لوگوں نے خصوصی طور پر اپنی موجودگی درج کرائی۔ پروگرام میں ہندوستان بھر کی مختلف شخصیات کو انکی سماج کے دبے کچلے لوگوں کی مدد اور تعاون کرنے کی بنیاد پر انکی نہ صرف عزت افزائی کی گئی، بلکہ انہیں شیلڈ اور سرٹیفکٹ سے بھی نوازا گیا۔ وہیں یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ حج کمیٹی اوف انڈیا اور سینٹرل وقف کونسل (حکومت) کے سابق رکن اور اوکھلا حلقہ سے بی جے پی سے ایم ایل اے کا چناؤ لڑنے والے، یہی نہیں فی الوقت پسماندہ مسلم سماج اتھان سمیتی سنگھ کے قومی چیف کورڈینیٹر کے طور پر اپنی خدمات انجام دے رہے الحاج محمد عرفان احمد صاحب ایسی باوقار تنظیم کی جانب سے اور بہترین پروگرام میں اہم شخصیات کے ہاتھوں اعزاز حاصل ہوا۔ بتادیں کہ ملک بھر میں اقلیتوں بالخصوص پسماندہ مسلمانوں کی فلاح و بہبودگی کیلئے کام کرنے پر الحاج محمد عرفان احمد کو خصوصی طور پر بھارتی بھوشن ایوارڈ سے نوازا گیا، اسکے علاوہ بھوپال سے سنجے بھائی پٹیل، بنگلورو سے کانتی بھائی پٹیل، دیپک جی کرپے (دیواس)، مہیش چھابریا (گلوبل سندھی سماج)، بھگت رام جی چھابڑا (بھارتیہ سندھو سبھا)، سومے شیکھرن نارائن (گلوبل نائر سماج)، اتم پرکاش اگروال (اگروہ وکاس ٹرسٹ)، رام سبرامنیم (سوراشٹر تمل سنگم)، کے. اُدے کمار (بھارت کلا سنگم)، سریش جی جین (جین سماج ہندو مہاسبھا)، سردار بوٹا سنگھ جی (گرنتھی گرودوارا بنگلورو)، رام لعل سیوالیہ (ورلڈ جاٹ مہاسبھا)، رویندر پاٹل (سابق ڈپٹی میئر، سورت)، راماداس جی (سوم ونشی سہسترا جن شتریہ سماج بنگلورو)، ڈاکٹر جگدیش بھائی پٹیل (سابق میئر سورت)، کرشن گوپال سکریٹری، بھارت کلا سنگم کویم بٹور وغیرہ شامل ہیں۔ خیال رہے کہ اس تنظیم میں آر ایس ایس کے سابق پرچارک اور سینئر عہدیدار رہے قریب 26 اہم لوگ اپنی ذمہ داری بخوبی انجام دے رہے ہیں۔

اس سلسلے میں بھارت بھارتی کے ہریانہ، چنڈی گڑھ، پنجاب اور جموں و کشمیر کے انچارج الحاج محمد عرفان احمد صاحب نے بتایا کہ بھارت بھارتی جو ملک بھر میں مختلف زبانوں اور صوبوں کے لوگوں کیساتھ مل کر ایک بہتر اور شاندار ہندوستان بنانے کے مقصد سے چل رہی ہے، البتہ آج ہماری قومی مجلس عاملہ کی میٹنگ اختتام پذیر ہوئی۔ تاہم الحاج عرفان جی نے بتایا کہ بھارت بھارتی، ایک بھارت شریسٹھا بھارت کے مقصد سے مختلف ریاستی زبانوں کے لوگوں کو جوڑنے اور ہندوستان کو وشو گرو بنانے کی سمت کام کر رہی ہے۔ آخر میں بھارت بھارتی کے قومی سنگٹھن جنرل سیکریٹری جگن ناتھ کنجا بھاری سوئن صاحب نے سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں انیتا آچاریہ، رینا گہلوت، گیتا اگروال، سادھنا راؤ اور پنکی بنسل وغیرہ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ وہیں سینٹرل وقف کونسل اور آل انڈیا حج کمیٹی کے سابق رکن محمد عرفان احمد صاحب نے خصوصی ایوارڈ ملنے پر میڈیا سے خاص بات چیت میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب میرے والدین اور میرے چاہنے والوں کی مہربانیوں اور خصوصی دعاؤں کا نتیجہ ہے اور لوگوں کو پوری طرح سے یقین دلاتا ہوں کہ میں آگے بھی اسی طرح عوام بالخصوص ضرورتمندوں، غریبوں، یتیموں، مظلوموں، بیواؤں، بے سہاروں اور پسماندہ معاشرے کی پرجوش اور بھرپور حوصلوں کیساتھ خدمت کرتا رہوں گا اور میں ان تمام لوگوں سے درخواست کرتا ہوں جو مجھ سے بے پناہ محبت کرتے ہیں، لہذا میری کامیابی اور عمر درازی کیساتھ اچھی صحتیابی کیلئے ہمہ وقت دعا کرتے رہیں۔

# تمام ریاستوں کو زیادہ سے زیادہ قابل تجدید توانائی پیدا کرنی چاہئے: ویشنو

نئی دہلی/بھوپال 24 فروری (یو این آئی) ریلوے، انفارمیشن براڈکاسٹنگ، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے وزیر اشونی ویشنو نے آج ملک کی تمام ریاستوں کو تجویز پیش کی ہے کہ اگر وہ زیادہ سے زیادہ قابل تجدید توانائی پیدا کریں اور بجلی کی مسلسل فراہمی کو یقینی بنائیں، تو ریلوے ان سے زیادہ سے زیادہ بجلی خریدنے کے لیے تیار ہے۔ ریلوے کے وزیر نے تجویز پیش کی کہ مدھیہ پردیش میں قابل تجدید توانائی میں سرمایہ کاری کرنے والے کاروباری افراد کو ریاست سے زیادہ سے زیادہ ممکنہ بجلی خریدنی چاہیے اور کہا کہ مدھیہ پردیش ریلوے کو بجلی دینی چاہئے اور ریلوے کو مدھیہ پردیش کی خدمت کرنی چاہیے۔ مسٹر ویشنو نے بھوپال میں منعقدہ عالمی سرمایہ کار سمٹ میں وزیر اعلی موہن یادو کی صدارت میں قابل تجدید توانائی سمٹ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ اس موقع پر نیمچ میں بنائے جانے والے 170 میگاواٹ کے سولر پاور پلانٹ سے ریکارڈ کم شرح (2.15 روپے فی یونٹ) پر بجلی خریدنے کے لیے ریلوے کے لیے ایک معاہدے پر دستخط کیے گئے۔ نئی دہلی سے ویڈیو لنک کے ذریعے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر ویشنو نے کہا کہ ریلوے نے سال 2030 تک خالص صفر یعنی صفر کاربن کے اخراج کا ایک اہم ہدف مقرر کیا ہے۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ریلوے نے اپنے 97 فیصد سے زیادہ ٹریکس کو تیزی سے بجلی فراہم کی ہے اور نئے مالی سال 2025-2026 میں 100 فیصد برق کاری حاصل کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے ساتھ ساتھ ریلوے نے 1500 میگاواٹ قابل تجدید توانائی کی خریداری کے معاہدوں پر دستخط کیے ہیں۔ آج بھی 170 میگاواٹ کے معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ وزیر اعلی یادو سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر مدھیہ پردیش میں جوہری پاور پلانٹ لگایا جا سکتا ہے تو ریلوے اسے خریدنے کا خواہشمند ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ تمام ریاستوں سے ونڈ انرجی، سولر انرجی، پن بجلی وغیرہ سے صاف توانائی پیدا کرنے کی بھی درخواست کریں گے اور اگر وہ اسے ایک پائیدار سپلائی ماڈل پر فراہم کر سکتے ہیں تو ریلوے اس کا خیر مقدم کرے گا۔ مدھیہ پردیش میں ریلوے کی ترقی کی تفصیلات بتاتے ہوئے مسٹر ویشنو نے کہا کہ 2014 سے پہلے ریاست میں صرف 29 کلومیٹر ریلوے ٹریک بچھایا جا سکتا تھا اور اب ایک سال میں 223 کلومیٹر کا ٹریک بچھایا جا رہا ہے۔ اس سال کے بجٹ میں مدھیہ پردیش کے لیے 14745 کروڑ روپے کی ریکارڈ رقم مختص کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اندور۔ منماڈ ریلوے لائن کے لیے 18,000 کروڑ روپے، بھساول۔ کھنڈوا سیکشن پر تیسری اور چوتھی لائن بچھانے کے لیے 3,500 کروڑ روپے اور پریاگ راج اور مانک پور کے درمیان تیسری لائن بچھانے کے لیے 3,500 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مدھیہ پردیش میں 80 امرت اسٹیشن تیار کیے جا رہے ہیں۔ مسٹر ویشنو نے کہا کہ ریلوے مدھیہ پردیش میں 1 لاکھ 4 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ مدھیہ پردیش میں 2456 کلومیٹر کے نئے ٹریک بچھائے جا رہے ہیں۔ اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعلی یادو نے کہا کہ مسٹر اشونی ویشنو وزیر اعظم نریندر مودی کے رتھ بن کر ملک کے رتھ کو ترقی یافتہ ہندوستان کی سمت لے جا رہے ہیں۔

# بی جے پی حکومت کو 48 سیٹیں جیت کر اکثریت دلانے والی دہلی کے عوام کو اب تک بی جے پی حکومت سے مایوسی ہی ملی ہے: دیویندر یادو

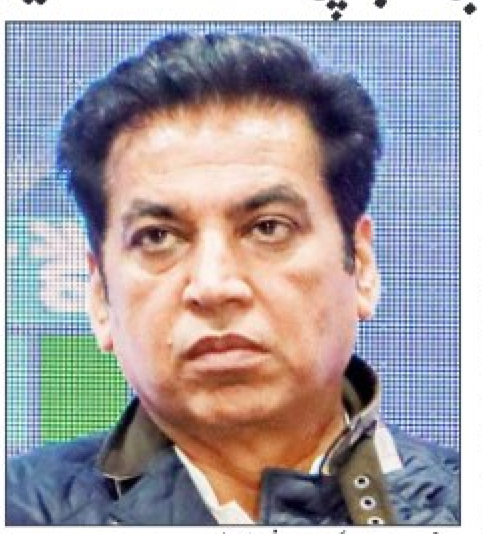

نئی دہلی، 24 فروری (ق س) دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے کہا کہ دہلی کے عوام کے مستقبل اور دہلی کی ترقی کے بارے میں فیصلہ لینے کے بجائے، دہلی اسمبلی اجلاس کا پہلا دن رسمی کارروائیوں کو پورا کرتے ہوئے وزیر اعلی کے دفتر سے فوٹو ہٹانے اور لگانے کی حمایت اور مخالفت میں نعرے بازی اور ہنگامہ آرائی میں ضائع ہوگیا۔ دہلی کے لوگوں نے بڑی توقعات کے ساتھ بی جے پی کو اکثریت دی تھی لیکن پہلے ہی دن حکومت سے مایوسی ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ شرمناک ہے کہ عام آدمی پارٹی اور بی جے پی ممبران اسمبلی کی غیر جمہوری سرگرمیوں کی وجہ سے پہلے دن ایوان کی کارروائی ملتوی کر دی گئی۔ دیویندر یادو نے کہا کہ بی جے پی نے 8 فروری کو اسمبلی انتخابات کے نتائج آنے کے بعد اور دہلی کابینہ کے حلف لینے میں اتنا وقت لگا دیا کہ اب تک دہلی کے عوام سے کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے کا ایک بھی اعلان نہیں کیا گیا ہے، اس سے بی جے پی کی نیت پر شک پیدا ہوتا ہے، کیونکہ پہلی کابینہ کی میٹنگ میں یہ کہا گیا تھا کہ عوام سے کئے گئے وعدوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا جائے گا۔ لیکن جیسے مرکزی حکومت کی طرف سے 15 لاکھ روپے اور 2 کروڑ نوکریاں دینے کے بی جے پی کے وعدے صرف بیان بازی ثابت ہوئے ہیں، اسی طرح دہلی اسمبلی الیکشن میں بی جے پی اعلی قیادت کی طرف سے کئے گئے وعدے بھی محض جملہ نہ ثابت ہوں؟ دیویندر یادو نے کہا کہ دہلی میں گزشتہ 11 سالوں سے برسر اقتدار رہنے والی عام آدمی پارٹی کی بدعنوانی اور غلط حکمرانی کے بے نقاب ہونے کے بعد، دہلی کے لوگوں کو امید تھی کہ بی جے پی کیجریوال کی بدعنوانی پر 14 سی اے جی رپورٹیں ایوان میں پیش کرے گی، لیکن دہلی والوں کو اس پر بھی مایوسی ہوئی۔ کیا دہلی کی بی جے پی حکومت بھی عوام کی امیدوں پر پورا اترے گی؟ کیونکہ وزیر ٹرانسپورٹ نے خواتین کے لیے مفت سفر جاری رکھنے کے بارے میں صرف زبانی بیان دیا ہے، کوئی سرکاری حکم جاری نہیں کیا ہے۔ دیویندر یادو نے کہا کہ دہلی کی بی جے پی حکومت جو سرمایہ داروں کی حفاظت کرتی ہے، دہلی کے غریبوں، محروم طبقے، دلتوں، اقلیتی طبقے، کچی آبادیوں، غیر مجاز کالونیوں کے مکینوں، مزدوروں، ہاکروں اور سڑکوں پر رہنے والوں کی خیرخواہ ثابت ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی ریاستی حکومتوں کی یہ تاریخ رہی ہے کہ انہوں نے انتخابات کے دوران عوام سے کئے گئے وعدوں پر 100 فیصد عمل نہیں کیا ہے، جب کہ زیادہ تر ریاستوں میں جہاں کانگریس کی حکومت ہے، انہوں نے پہلی کابینہ میں ہی فیصلے لے کر اسکیموں کو نافذ کر کے عملی مظاہرہ کیا ہے۔

# دارالعلوم رحمانیہ سنگم وہار میں جلسہ دستار بندی اور سالانہ تقسیم انعامات کا پروگرام منعقد

نئی دہلی۔ 24 فروری۔ پریس ریلیز۔ دارالعلوم رحمانیہ سنگم وہار، نئی دہلی (ملحقہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) میں جلسہ دستار بندی کے پروگرام میں حفظ مکمل کرنے والے مدرسہ کے چھ طلبہ کی دستار بندی کی گئی نیز سالانہ امتحانات اور انعامی مقابلوں میں امتیازی نمبر لانے والے طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا۔ مدرسہ کے طالب علم عبدالرحمن سلمہ کی تلاوت اور شوکت سلمہ و معراج الدین کی تلاوت کے بعد مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر سید احمد خاں نے اہم خطاب فرماتے ہوئے حاضرین کو اس دور میں اپنی تہذیب و ثقافت کے ساتھ اپنی مادری زبان خصوصاً اردو زبان کی حفاظت اور اسے عملاً رواج دینے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مزید کہا کہ قوم و ملت کی بھلائی اور قومی یکجہتی کے فروغ میں اردو زبان کا انتہائی اہم کردار ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اردو کو ترجیحی بنیاد پر فروغ دیں۔ مولانا عبدالملک فاروق، امام و خطیب رابعہ مسجد جامعہ ہمدرد نے اپنے کلیدی بیان میں رمضان کے ایام کو بہتر طریقے سے گزارنے اور اچھے اعمال کرنے نصب العین بنانے پر زور دیا اور حاضرین سے اس کا وعدہ بھی لیا۔ پروگرام کی صدارت فرما رہے مولانا محمد اخلاق صاحب امام و خطیب فردوس مسجد کاشی نگر نے اپنے پرمغز بیان میں سامعین کو اخلاص اور عمل پیہم کی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا کہ اعمال گرچہ مختصر ہوں مگر پابندی وقت کے ساتھ لگاتار ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ مفتی اسعد ندوی نے بھی مختصر مگر جامع بیان فرمایا۔ پروگرام کی نظامت معروف ناظم و عالم دین مولانا ارشد ندوی امام مجیدیہ مسجد موتی لال نہرو مارگ نے فرمائی جس سے حاضرین خوب محظوظ ہوئے۔ اخیر میں ادارہ کے مہتمم مولانا معراج ندوی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام میں علاقہ کے ائمہ و علماء کرام کے علاوہ لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ صدر محترم کی دعا سے پہلے مدرسہ کے ممتاز طالب عبید بن قاری خلیق الرحمن کو ایک نشست میں مکمل قرآن سنانے پر ادارہ کی طرف سے خصوصی انعامات سے نوازا۔ ڈاکٹر اطہر الہی کے علاوہ کثیر تعداد میں گرم جوشی کے ساتھ اہل علاقہ نے مذکورہ پروگرام سے استفادہ کیا۔

# اتر پردیش کا صوبائی بجٹ: کرشمہ ہائے اعداد و شمار

اگرچہ آج کا یوپی حکومت کا پیش کردہ بجٹ ریاست کی طویل المیعاد ترقی کی سمت اور اس کے حقیقی نتائج کا تعین کا آئینہ بتایا جارہا ہے حالانکہ اسی طرح کی خوش کن باتیں پچھلے تمام بجٹ اور آمدنی واخراجات کو پیش کرتے وقت حکومت کے نمائندے بتاتے رہے ہیں۔ آج کے اس بجٹ میں حکومت نے ترقیاتی منصوبوں اور صوبے کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنے کے لیے اپنے کل اخراجات کا سب سے زیادہ یعنی 22 فیصد مختص کیا ہے جب کہ تعلیم کی ترقی کے لیے بجٹ کا 13 فیصد رکھا گیا ہے۔ دیکھنے اور سننے میں یہ نہایت حوصلہ افزا لگ رہا ہے کہ تعلیم اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی ہی حقیقی معاشی ترقی کی ضامن ہوا کرتی ہے اور حکومت اپنے بجٹ کا ایک تہائی سے زیادہ ان دومدوں پر خرچ کررہی ہے۔ لیکن اس مد کے اخراجات کا تجزیہ کرنے پر واضح ہوتا ہے کہ ان اخراجات کا بڑا حصہ کہاں خرچ ہوگا اور حقیقی فائدہ ان بڑی کمپنیوں اور تاجروں کو حاصل ہوگا جو تعلیمی شعبے میں جدید آلات، اسمارٹ کلاس روم کے لیے ضروری بورڈ، کمپیوٹر، مصنوعی ذہانت کے لئے ضروری آلات وغیرہ فراہم کرینگے اور جسے آج تعلیمی شعبے کی ترقی کی بنیاد تسلیم کیا جانے لگا ہے۔ لڑکیوں کے لئے اسکوٹی یا عام طلبہ/ طالبات کیلئے موبائل فون اور ٹیبلیٹ کی تقسیم سے حکومت کا ووٹ بینک بھلے سے مضبوط ہو لیکن ٹیکس دہندگان کے پیسوں سے اس طرح کی مفت چیزیں بانٹنے سے تعلیمی نظام میں کوئی بہتری ہو اس کی امید نہیں کی جاسکتی، جبکہ دوسری طرف سرکاری اسکولوں اور کالجوں میں لائبریری، کتاب، نصاب، امتحانات کے نظام اور اساتذہ کی کمی جیسے مسائل کے بارے میں حکومت خاموش ہے۔ اگرچہ ریاستی حکومت کے بجٹ میں صوبے کی طویل المیعاد ترقی کے ضمن میں تعلیم کیلئے بجٹ اخراجات میں اضافہ تعلیم کی ترقی کیلئے حکومت کی ترجیحات کو ظاہر کرتا ہے۔

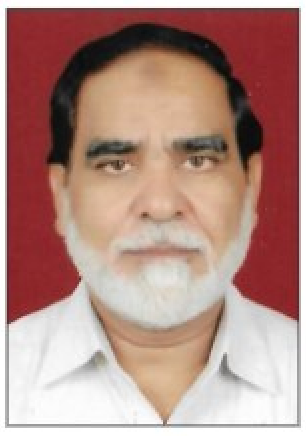

**محمد خالد اعظمی**

آج کل حکومت کے تمام کرشائی منصوبوں اور اعلانات کے تسلسل میں پارلیمنٹ یا اسمبلی میں سالانہ بجٹ پیش کرتے ہوئے خوشنما اعلانات اور مستقبل کا سہانا خواب بھی عوام کے لئے ایک طلسم کی مانند ہوتا ہے۔ جس دن بجٹ پیش ہوتا ہے اس دن عوام کو یوں باور کرایا جاتا ہے گویا اب ان کے تمام مسائل دور ہو جانے والے ہیں اور ایک حسین مستقبل ان کا منتظر ہے۔ اسی طرح کے مناظر پہلی فروری کو پارلیمنٹ میں دکھائے گئے تھے اور وہی کچھ آج یوپی اسمبلی میں بھی دیکھنے اور سننے کو ملا جب اتر پردیش حکومت کے وزیر خزانہ سریش کھنہ نے آج 8.09 لاکھ کروڑ روپے کا عام بجٹ اتر پردیش قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ آٹھ لاکھ کروڑ روپئے کا یہ بجٹ جو پچھلے بجٹ اخراجات کے مقابلے لگ بھگ دس فیصد زیادہ صرف حکومت کے آنے والے مالی سال کی آمدنی اور اخراجات کا حساب کتاب نہ ہو کر ایک تجزیاتی خاکہ بھی پیش کرتا کہ پچھلے سال حکومت کن شعبوں میں کیسا اور کتنا ہدف حاصل کر پائی اور اس کا کتنا حصہ حاصل کرنا باقی رہ گیا ہے۔ لیکن پچھلے بجٹ کی حصولیابی اور طے شدہ اہداف کا تجزیہ اور تذکرہ کیے بنا اگلے سال کے اخراجات اور حکومتی منصوبوں کا نیا اعلامیہ جاری ہو گیا اور عوام پچھلے سال کے سارے وعدے بھول کر اگلے وعدوں کا تذکرہ کرنے میں لگ جاتے ہیں۔

اگرچہ آج کا یوپی حکومت کا پیش کردہ بجٹ ریاست کی طویل المیعاد ترقی کی سمت اور اس کے حقیقی نتائج کا تعین کا آئینہ بتایا جارہا ہے حالانکہ اسی طرح کی خوش کن باتیں پچھلے تمام بجٹ اور آمدنی و اخراجات کو پیش کرتے وقت حکومت کے نمائندے بتاتے رہے ہیں۔ آج کے اس بجٹ میں حکومت نے ترقیاتی منصوبوں اور صوبے کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنے کے لیے اپنے کل اخراجات کا سب سے زیادہ یعنی 22 فیصد مختص کیا ہے جب کہ تعلیم کی ترقی کے لیے بجٹ کا 13 فیصد رکھا گیا ہے۔ دیکھنے اور سننے میں یہ نہایت حوصلہ افزا لگ رہا ہے کہ تعلیم اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی ہی حقیقی معاشی ترقی کی ضامن ہوا کرتی ہے اور حکومت اپنے بجٹ کا ایک تہائی سے زیادہ ان دومدوں پر خرچ کررہی ہے۔ لیکن اس مد کے اخراجات کا تجزیہ کرنے پر واضح ہوتا ہے کہ ان اخراجات کا بڑا حصہ کہاں خرچ ہوگا اور حقیقی فائدہ ان بڑی کمپنیوں اور تاجروں کو حاصل ہوگا جو تعلیمی شعبے میں جدید آلات، اسمارٹ کلاس روم کے لئے ضروری بورڈ، کمپیوٹر، مصنوعی ذہانت کے لئے ضروری آلات وغیرہ فراہم کرینگے اور جسے آج تعلیمی شعبے کی ترقی کی بنیاد تسلیم کیا جانے لگا ہے۔ لڑکیوں کے لئے اسکوٹی یا عام طلبہ/ طالبات کیلئے موبائل فون اور ٹیبلیٹ کی تقسیم سے حکومت کا ووٹ بینک بھلے سے مضبوط ہو لیکن ٹیکس دہندگان کے پیسوں سے اس طرح کی مفت چیزیں بانٹنے سے تعلیمی نظام میں کوئی بہتری ہو اس کی امید نہیں کی جاسکتی، جبکہ دوسری طرف سرکاری اسکولوں اور کالجوں میں لائبریری، کتاب، نصاب، امتحانات کے نظام اور اساتذہ کی کمی جیسے مسائل کے بارے میں حکومت خاموش ہے۔ اگرچہ ریاستی حکومت کے بجٹ میں صوبے کی طویل المیعاد ترقی کے ضمن میں تعلیم کیلئے بجٹ اخراجات میں اضافہ تعلیم کی ترقی کیلئے حکومت کی ترجیحات کو ظاہر کرتا ہے اور سرکاری تعلیمی نظام کو بہتر بنانے اور سرکاری سکولوں/کالجوں میں اچھی جدید سہولیات کو مستحکم کرنے کے لیے حکومت کا یہ اقدام قابل تحسین کہا جاسکتا ہے۔ اسی بجٹ میں ان ضلعوں میں جہاں یونیورسٹی کا قیام اب تک نہیں ہوسکا وہاں یونیورسٹی قائم کرنے کی بھی تجویز ہے۔ اس بجٹ میں چار نئے ایکسپریس وے بنانے کی تجویز اور اس کیلئے فنڈ مختص کرنے کا اعلان بھی ہوا ہے۔ اب یہ واضح ہو چکا ہے کہ اگرچہ معاشی ترقی کو رفتار دینے کیلئے نقل و حمل کی سہولیات اہم ہوتی ہیں لیکن صرف ان سہولیات سے ہی صنعتی ترقی حاصل ہو جائے ایسا ممکن نہیں ہے۔ پوروانچل ایکسپریس وے اس کی مثال ہے جہاں لکھنؤ کے بعد سلطان پور، ایودھیا، امبیڈکر نگر، اعظم گڑھ، مئو، بلیا، غازیپور اضلاع میں ابھی تک کسی صنعتی ترقی اور صنعتی پارک وغیرہ کی تعمیر نظر نہیں آرہی ہے۔

حالانکہ اس بجٹ میں زراعت کی ترقی کے لیے بھی بڑا منصوبہ ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس بجٹ میں چھوٹے اور پسماندہ کسانوں کے لیے زرعی پیداوار کی لاگت کو کم کرنے اور ان کی پیداوار کی اضافی قیمت کا تعین کرنے کے لیے کوئی بندوبست کیا گیا ہے۔ صرف بجٹ میں رقم کے تعین سے زرعی شعبے کے بنیادی مسائل نہیں حل ہو سکتے۔ اس سمت میں یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ چھوٹے اور حاشیائی کسانوں کی زرعی لاگت کو کم کرنے کیلئے حکومت کیا کرتی ہے جو اس وقت ان کسانوں کا سب سے بڑا مسئلہ ہے لیکن بجٹ میں اسکا تذکرہ نہیں ہے۔ حکومت کبھی بجٹ میں زرعی شعبے کی پیداوار بڑھانے کیلئے مختلف تجاویز اور ان کے لئے پیداواری اہداف کا تعین کرتی ہے لیکن ملک کا کسان زراعت کی بڑھتی ہوئی لاگت اور غیر ضروری اخراجات سے پریشان ہے جس کی وجہ سے فصل کی پیداوار زیادہ ہونے کے باوجود کسانوں کو خاطر خواہ فائدہ نہیں ملتا لیکن حکومتوں کا دھیان کسانوں کے اس بنیادی مسئلے کی طرف نہیں جاتا۔ زرعی شعبے سے منسلک چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کی ترقی بھی زرعی اور دیہی زمرے کی ترقی کا بڑا ذریعہ ہیں کیونکہ ان صنعتوں میں روزگار کے مواقع بہت زیادہ ہوتے ہیں لیکن ان کی ترقی کے لیے بھی بجٹ میں کوئی واضح اعلامیہ اور منصوبہ نہیں ہے۔ دیہی علاقوں میں روزگار کے ساتھ ساتھ پانی کا تحفظ اور پانی کی فراہمی کو بہتر بنانا بھی اس بجٹ کی ترجیحات میں شامل ہے اور اگر یہ تجویز کامیاب ہوتی ہے تو حکومت کا یہ ایک عمدہ اور قابل تعریف قدم ہوگا۔ منریگا کے تحت بجٹ میں اضافہ کرنے کا منشاء ظاہر ہے کہ دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع میں اضافہ کیا جائے۔ اسی کے تحت آج کے بجٹ کے مطابق حکومت نے چوتیس کروڑ افرادی دنوں کا روزگار پیدا کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے، لیکن المیہ یہ ہے کہ پچھلے کئی برسوں سے منریگا روزگار اسکیم بھی بدعنوانی اور اقربا پروری کا شکار ہے۔ منریگا کے تحت طے شدہ مزدوری بھی بازار کی عام مزدوری کی شرح سے کم ہونے کی وجہ سے عام آدمی اس اسکیم میں کام نہیں کرنا چاہتا۔ اب اتر پردیش حکومت کس طرح منریگا کو مضبوط اور قابل عمل بنا کر عوام کو اس سے جوڑنے اور مجوزہ روزگار پیدا کرنے میں کامیاب ہوتی ہے یہ دیکھنا بھی دلچسپ ہوگا۔

مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اتر پردیش حکومت کا 26-2025 کا بجٹ اتر پردیش کی علاقائی ترقی کو تیز کرنے، پیداواری نظام کو بہتر بنانے اور آمدنی کی تقسیم میں برابری لانے کیلئے پیش کیا گیا ہے لیکن یہ اپنے مجوزی منصوبوں میں کتنا کامیاب ہوگا اور اتر پردیش کی معاشی ترقی کو تیز گام کرنے میں کتنا مددگار ثابت ہوسکتا ہے، یہ وقت بتائے گا۔ بجٹ میں وسائل مختص کرنے سے زیادہ اہم اس منصوبے اور اسکیم کے نفاذ کا مرحلہ اور ترقیاتی منصوبوں کی اپنے صحیح وقت پر تکمیل ہے۔ اگرچہ ہم بہت پر امید تو نہیں ہیں لیکن امید کرسکتے ہیں کہ یہ بجٹ اتر پردیش کے عام لوگوں کی زندگی بہتر کرنے اور عوام تک معاشی سہولیات بہم پہنچانے میں مددگار ثابت ہوگا۔

روزنامہ ہماری دنیا نئی دہلی

## ہند-چین مذاکرات

بھارت اور چین کے درمیان سرحدی تنازعہ اور دیگر مسائل پر بات چیت میں جن نکات پر اتفاق رائے کا دعویٰ کیا جارہا ہے ان میں سے بہت سے زمینی سطح پر نظر نہیں آرہے ہیں۔ تعلقات کبھی معتدل اور کبھی گرما گرم ہونے کے باوجود دونوں فریقین کا مذاکرات کی میز پر بیٹھنا اچھی بات ہے۔ روس کے شہر کازان میں وزیر اعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان ملاقات کے بعد دونوں ممالک میں مختلف سطحوں پر سفارتی اور فوجی مذاکرات جاری ہیں۔ لداخ میں سرحدی تنازعہ پر بات چیت کا دور طویل عرصے سے جاری ہے۔ وہاں گشت کرنے والے کچھ علاقوں کے بارے میں حل تلاش کرنا باقی ہے۔ تاہم یہ اچھی بات ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ حالیہ دنوں میں کبھی تعطل کا شکار نہیں ہوا۔ اس تناظر میں، جب جی-20 کانفرنس میں دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ نے الگ الگ ملاقات کی، تو انہوں نے مانسرو ور یاترا کی بحالی اور سرحدی تنازعات کے حوالے سے حوصلہ افزا بات چیت کی۔ اگرچہ مانسرو ور یاترا کو دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ گزشتہ ماہ دونوں ممالک کی وزارت خارجہ کی سطح پر لیا گیا تھا، لیکن وزرائے خارجہ کی تازہ میٹنگ سے اس کی بنیاد مزید مضبوط ہوئی ہے۔ اب دونوں ممالک کے متعلقہ محکمے اس کے مختلف پہلوؤں کی تیاری کر سکیں گے۔ خراب تعلقات کی وجہ سے کیلاش مانسرو ور یاترا تقریباً پانچ سال تک رکی رہی۔ توقع ہے کہ اس دورے کے آغاز سے دونوں ممالک کے تعلقات میں پڑی برف مزید پگھل جائے گی۔ وادی گلوان میں فوجی تصادم کے بعد دونوں ممالک کے تعلقات کشیدہ ہوگئے تھے۔ اس کے بعد اکتوبر میں روس کے شہر کازان میں برکس کانفرنس کے دوران وزیر اعظم مودی اور چینی صدر جن پنگ کے درمیان ملاقات میں برف پگھل گئی۔ دونوں رہنماؤں کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے سرحدی تنازعہ کو جلد حل کرنے کے منصوبے پر بات کی۔ اس طرح دیرینہ تعطل کسی حد تک حل ہوسکتا ہے اور حساس معاملات پر بات چیت شروع ہوسکتی ہے۔ مانسرو ور یاترا کا تعلق ہمارے ملک کے سناتن دھرم کے عقیدے سے ہے لیکن سرحدی تنازعہ کی وجہ سے چین اس میں رکاوٹیں پیدا کرتا رہا ہے۔ اب امید ہے کہ آنے والے موسم گرما میں یہ سفر دوبارہ شروع ہو جائے گا۔ پھر جیسا کہ چین پچھلے چند مہینوں میں یقین دلاتا رہا ہے اور اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ سرحد کی نشاندہی کا کام جلد مکمل کرلیا جائے گا، مانسرو ور یاترا کے آغاز سے اس کے وعدے پر کچھ اعتماد پیدا ہوگا۔ یہ اچھی بات ہے کہ دونوں ممالک خوشگوار ماحول میں بات چیت کررہے ہیں۔ لیکن چین نے ابھی تک یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم آہنگی کی حدود کو صرف مذاکرات کی میز تک محدود نہیں رکھنا چاہیے۔ یہ زمین پر بھی نظر آنا چاہیے۔ اپنی توسیع پسندانہ پالیسیوں کی وجہ سے چین اب بھی ان علاقوں میں اپنے قدم جمانے سے باز نہیں آرہا ہے جو ہندوستان کا حصہ ہیں۔ اپنے سرکاری نقشے میں تبدیلیاں کرتے ہوئے اس نے ہندوستان کے کئی علاقوں کو اپنا ظاہر کیا ہے۔ کچھ علاقوں میں اس نے ہندوستانی زمین پر اپنی انتظامی عمارتیں بنا رکھی ہیں۔ وہ کچھ متنازعہ پلاٹوں پر پل وغیرہ بنا رہا ہے۔ سیکورٹی پٹرولنگ پر بھی سوالات اٹھتے ہیں۔ اگر چین واقعی ہندوستان کے ساتھ خوشگوار تعلقات برقرار رکھنا چاہتا ہے تو اسے عملی سطح پر لچک دکھانا ہوگی۔

# روس-یوکرین جنگ: امن مذاکرات

**اسد مرزا**

''امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے لفظی طور پر غزہ جنگ بندی کے لیے اپنے یک شخصی منصوبے کو جس طرح نافذ کیا اور جس انداز میں اب وہ روس-یوکرین جنگ کے خاتمے کے لیے امن مذاکرات کے انعقاد کی کوشش کررہے ہیں، وہ امریکی خارجہ پالیسی کے مستقبل کی جانب اشارہ کرتے ہیں کہ آنے والے وقتوں میں وہ کس طریقے کی غیر سفارتی رخ اختیار کرسکتی ہے۔'' اب تک دنیا کو مکمل طور پر غیر متوقع اور زیادہ آمرانہ امریکی خارجہ پالیسی کا مشاہدہ کرلینا چاہیے تھا، جس کا اشارہ ریاستہائے متحدہ کے 47 ویں صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دیا تھا۔ غزہ جنگ بندی کے منصوبے کے نافذ ہونے کے فوراً بعد ٹرمپ، جنھوں نے روس اور یوکرین تنازعہ کو امریکی صدارت سنبھالنے کے ایک دن کے اندر ہی ختم کرنے کا وعدہ کیا تھا، گزشتہ ہفتے تین سال پرانی جنگ کے خاتمے کے لیے ایک متنازعہ نئے امن منصوبے کی نقاب کشائی کی، جس میں یوکرین کو مذاکرات میں شامل نہ کرنے کے امکانات بہت قوی ہیں۔ گزشتہ بدھ کو روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ اپنی ٹیلی فونک کال کے بعد، انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ روسی صدر ولادیمیر پوتن سے "بہت جلد" ملاقات کر سکتے ہیں کیونکہ دونوں ممالک کے حکام یوکرین میں جنگ کے خاتمے کے لیے بات چیت کے لیے سعودی عرب میں ملاقات کی تیاری کررہے ہیں۔ جیسا کہ توقع کی گئی تھی، یوکرین نے فوری طور پر ان مذاکرات کو مسترد کردیا، کیونکہ اس میں کوئی یوکرینی مذاکرات کار موجود نہیں ہوگا۔ ریاض میں ہونے والی بات چیت میں نہ تو یوکرینی اور نہ ہی یورپی حکام حصہ لے رہے ہیں، حالانکہ اتوار کے روز امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے زور دیا کہ یوکرین اور یورپ دونوں کو کسی بھی حقیقی مذاکرات" میں شامل ہونا پڑے گا جو اس ملاقات کے نتیجے میں نکلے گا۔ اتوار کو نشر ہونے والے این بی سی کے میٹ دی پریس پروگرام کے ساتھ ایک انٹرویو میں، یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے کہا کہ وہ اپنے ملک کی شمولیت کے بغیر طے پانے والے کسی بھی معاہدے کو "کبھی بھی قبول نہیں کریں گے"۔ "یہ یوکرین کی جنگ ہے، ہمارے خلاف، اور یہ ہمارا انسانی نقصان ہے،" زیلنسکی نے اس سے قبل جمعے کو میونخ سیکیورٹی کانفرنس میں شرکت کرتے ہوئے کہا تھا۔ زیلنسکی نے ایک متحد یورپی فوج کے قیام کا بھی مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ براعظم یوروپ کو امریکہ کی بدلتی ہوئی خارجہ پالیسی، بلڈوزنگ یعنی جارحانہ سلوک اور تمام طے شدہ اصولوں اور نظیروں کو تباہ کرنے کے اس کے جارحانہ منصوبوں کو دیکھتے ہوئے اپنی فوجی صلاحیتوں کو مضبوط کرنا چاہیے۔ ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے یوکرین پر کلیدی بات چیت کے مقام کے طور پر سعودی عرب کا انتخاب اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مملکت 2018 میں سعودی صحافی جمال خاشقجی کے قتل کے بعد بننے والی قریبی پاریہ ریاست سے سفارتی طور پر کتنی دور آ گئی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ نئی ٹرمپ انتظامیہ نے بظاہر امریکی معیشت میں ایک ٹریلین ڈالر کی سرمایہ کاری کے لیے MbS کو راغب کرنے کے لیے یہ قدم اٹھایا ہے۔ بظاہر، یہ پورا منصوبہ امریکہ کے یورپی شراکت داروں پر حاوی ہوتا نظر آتا ہے، جنہوں نے امریکہ کے کہنے پر یوکرین کے لیے اپنی مالی اور فوجی مدد میں اضافہ کیا تھا۔ اس کے علاوہ، ایسا لگتا ہے کہ پورا طریقہ کار طے شدہ سفارتی عمل کو نقصان پہنچانے اور اس کی قیادت صرف ایک آدمی اور اس کے حواریوں کے ذریعے کی جائے گی۔ یہاں تک کہ ریپبلکن قانون ساز بھی صدر ٹرمپ کی یوکرین کے مستقبل کے بارے میں روس کے مطالبات پر جھکنے کے لیے بظاہر آمادگی کیفمن میں کوئی موثر ردعمل دینے سے ناکام ہیں۔ ان کے ردعمل ان چیلنجوں کا اشارہ دیتے ہیں جن کا سامنا GOP یعنی کہ امریکہ کی سب سے پرانی سیاسی جماعت کے پالیسی سازوں کو کرنا پڑرہا ہے کیونکہ وہ اپنے پارٹی کے اہل کاروں اور عوام کو یہ سمجھانے سے قاصر ہیں کہ ٹرمپ نے یہ انوکھا منصوبہ ریپبلکن پارٹی کے قائدین، امریکی کانگریس اور امریکی سینیٹ کو شامل کرتے ہوئے کیوں نہیں لیا۔ مزید یہ کہ مجوزہ منصوبے کی تفصیلات ٹرمپ کے اپنے مشیروں نے افشاں کردی ہیں جو کہ خارجی اصولوں کی سراسر خلاف ورزی ہیں۔ اس میں روس کی طرف سے غیر قانونی طور پر قبضے میں لیے گئے تمام علاقوں کی واپسی اور امریکہ کی حمایت یافتہ سلامتی کی ضمانتیں، ترجیحاً نیٹو کے ذریعے شامل ہیں۔ دریں اثنا، نئے امریکی وزیر دفاع، پیٹ ہیگستھ نے اپنے نیٹو ہم منصبوں کو بتایا کہ امریکہ اب یورپی سلامتی کو اپنی بنیادی ترجیح کے طور پر نہیں دیکھتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ یوکرین اپنی حفاظتی ضمانتوں کی توقع کرسکتا ہے لیکن یہ یورپی ممالک فراہم کریں گے نہ کہ امریکہ۔ برطانوی اخبار دی گارڈین کے لیے اپنے مضمون میں مرینا ہائیڈ نے خیال ظاہر کیا ہے کہ پوتن کو بلاشبہ ٹرمپ کی طرف سے عزت کے ساتھ پیش آنے پر خوشی ہے۔ یقینی طور پر، یہ اسے یوکرین کی زمین کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کرنے کی اجازت دے گا، لیکن یہ بھی امکان ہے کہ یوکرین اپنی افواج کو مغربی حمایت کے ساتھ دوبارہ تشکیل دے گا تاکہ بعد میں وہ دوبارہ لڑائی شروع کرسکے۔ مارینا نے مزید تبصرہ کیا ہے کہ روس کو سبسڈی دینے اور فوج کے زیر قبضہ علاقے، جن میں سے زیادہ تر تباہ کن لڑائیوں کے ایک سلسلے کی وجہ سے برباد ہو چکے ہیں اور ان کی تعمیر نو کے ساتھ ہی روس کو ایک طویل سرحد کا دفاع کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ٹرمپ نے ایک ہی جھٹکے میں امریکہ کے یورپی اتحادیوں کو مکمل حقارت کے ساتھ چھوڑ دیا ہے اور یورپ نے بمشکل اپنی مایوسی کے ساتھ ردعمل ظاہر کیا ہے۔ یورپی یونین کے اعلیٰ سفارت کار کاجا کالس نے یوکرین کے لیے اپنی حمایت کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ ''یورپی ممالک ہمارے امریکی اتحادیوں کے ساتھ مل کر آگے بڑھنے کے راستے پر بات کرنے کے منتظر ہیں۔'' یعنی کہ اس ناروا سلوک کے باوجود یوروپ ابھی بھی امریکہ کے ساتھ آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ بظاہر، پوتن ٹرمپ کے ساتھ ایک سربراہی ملاقات کا مزہ لینا چاہتے ہیں، ترجیحاً ماسکو میں، شاید مئی کے اوائل میں جب روس کے یوم فتح کی 80 ویں سالگرہ کے پروگرام ماسکو میں منعقد کیے جائیں گے۔ اس نے طویل عرصے سے واشنگٹن کے ساتھ براہ راست مشغولیت کی کوشش کی ہے جو یورپ اور اہم طور پر یوکرین کو موثر طریقے سے سائیڈ لائن کرے گی۔ ایک سربراہی اجلاس اسے امریکہ کے برابر ایک عالمی طاقت کے طور پر روس کے پرانے مقامے اور حیثیت کو عالمی سطح پر دوبارہ قائم کرنے میں مدد دے گا۔ یہ پوتن کے ذہن میں، 1945 میں روس کو اس قسم کی پہچان کی طرف واپسی ہوگی، جب جوزف اسٹالن نے یالٹا میں فرینکلن ڈی روزویلٹ کے ساتھ اقوام کی تقدیر اور یورپ کی شکل کے بارے میں بات کی تھی۔ اخبار فنانشل ٹائمز کے لیے اپنے مضمون میں این کیرنز کا کہنا ہے کہ پوتن نے مطالبہ کیا ہے کہ کسی بھی جنگ بندی سے قبل ایک ایسے امن تصفیے پر اتفاق کیا جائے جس سے وہ یوکرین کو زیر کرنے کے اپنے جنگی مقاصد کو حاصل کرسکیں۔ یعنی کہ روس چاہتا ہے کہ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد سے روس کے لیے ایک یورپی سیکورٹی آرڈر وضع کیا جاسکے جس میں کہ روس ایک مضبوط پوزیشن اختیار کرسکے اور دیگر یوروپی ممالک اس کا کچھ بگاڑ نہ سکیں۔ یعنی کہ ایک طریقے سے پوتن کی صدارت کے دوران روس ان ماضی کی سوویت ریاستوں کو دوبارہ روس میں شامل کرسکے، جنھوں نے کہ 1991 میں روس کا شیرازہ بکھرنے کے بعد خود مختار نئے آزاد ممالک کی شکل اختیار کرلی تھی۔ اس نئے بظاہر مضحکہ خیز امن منصوبے سے جو کچھ بھی ابھی تک نکل کر سامنے آیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹرمپ اپنے یورپی اتحادیوں کے خیالات، مطالبات اور سلامتی میں کم سے کم دلچسپی رکھتے ہیں، جنہیں وہ کسی بھی لمحے چھوڑ سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ وہ نیٹو اور اس کی توسیع کے بارے میں بھی دلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ دونکات آنے والے مہینوں اور سالوں میں امریکی خارجہ پالیسی کے نئے خدوخال کے بارے میں اشارہ دیتے ہیں جو کہ مکمل طور پر ٹرمپ اور ان کے حواریوں کے ذریعے وضع کی جائے گی اور جو کہ بالکل جارحانہ انداز میں تاریخی خارجی اصولوں اور پالیسیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف امریکہ کے حق میں نئی پالیسیاں مرتب کریں گے۔ یعنی کہ ایک ایسا امریکہ جو کہ ماضی کے امریکہ کی طرح عالمی داداگری کرنے کو ترجیح نہیں دے گا بلکہ اپنے معاشی مفادات کو آگے بڑھانے پر زیادہ کوشاں رہے گا۔

اس نئے بظاہر مضحکہ خیز امن منصوبے سے جو کچھ بھی ابھی تک نکل کر سامنے آیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹرمپ اپنے یورپی اتحادیوں کے خیالات، مطالبات اور سلامتی میں کم سے کم دلچسپی رکھتے ہیں، جنہیں وہ کسی بھی لمحے چھوڑ سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ وہ نیٹو اور اس کی توسیع کے بارے میں بھی دلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ دونکات آنے والے مہینوں اور سالوں میں امریکی خارجہ پالیسی کے نئے خدوخال کے بارے میں اشارہ دیتے ہیں جو کہ مکمل طور پر ٹرمپ اور ان کے حواریوں کے ذریعے وضع کی جائے گی اور جو کہ بالکل جارحانہ انداز میں تاریخی خارجی اصولوں اور پالیسیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف امریکہ کے حق میں نئی پالیسیاں مرتب کریں گے۔

# پاکستان اور آذربائیجان میں متعدد معاہدے

لاہور: وزیراعظم شہباز شریف کے آذربائیجان کے دورے کے دوران دونوں ملکوں کے مابین تجارت، دفاع، تعلیم، موسمیات کے حوالے سے متعدد معاہدوں اور مفاہمت کی یادداشتوں (ایم او یوز) پر دستخط کردیے گئے، دونوں ملکوں نے دوطرفہ تجارتی حجم 2 ارب ڈالر تک پہنچانے پر بھی اتفاق کیا ہے۔ سرکاری خبررساں ادارے 'اے پی پی' کے مطابق ریڈیو پاکستان کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وزیراعظم شہباز شریف نے باکو میں آذربائیجان کے صدر الہام علیوف کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ پاکستان اور آذربائیجان کے درمیان اپریل میں مزید معاہدوں پر دستخط کیے جائیں گے، جس سے دوطرفہ سرمایہ کاری 2 ارب ڈالر تک پہنچ جائے گی۔ پاکستان اور آذربائیجان کے درمیان بھائی چارے کا دیرینہ رشتہ قائم ہے جو مشترکہ اقدار اور مشترکہ امنگوں پر مبنی ہے، وزیراعظم شہباز شریف کا دورہ دونوں ممالک کے دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے، اقتصادی تعاون بڑھانے اور علاقائی تعاون کو فروغ دینے کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

میڈیا کو مشترکہ بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم شہباز شریف نے صدر آذربائیجان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں، جب آپ نے اعلان کیا کہ آذربائیجان پاکستان میں 2 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گا، جس سے دونوں ممالک کو فائدہ ہوگا، جس سے دونوں ممالک کو فائدہ ہوگا۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ دونوں فریقوں کو تمام انتظامات کو حتمی شکل دینے کے لیے ایک ماہ کی ڈیڈ لائن دی گئی ہے، وزیراعظم نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ آذربائیجان کا ایک وفد ان معاہدوں پر دستخط کرنے اپریل میں پاکستان کا دورہ کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ اپریل کے مہینے میں ایک بار جب ہر چیز پر تبادلہ خیال اور فیصلہ ہو جائے گا تو میں ان معاہدوں پر دستخط کرنے کے لیے اسلام آباد میں آپ کا استقبال کرنے پر بہت فخر محسوس کروں گا۔ یہ پریس کانفرنس دونوں کے درمیان دوطرفہ ملاقات کے بعد ہوئی۔

ڈان نیوز کے مطابق وزیراعظم نے کہا کہ غزہ میں مستقل جنگ بندی کا خیرمقدم کرتے ہیں، امن کے لیے 2 ریاستی حل ضروری ہے۔ وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ آذربائیجان کے صدر کے ساتھ انتہائی تعمیری مذاکرات ہوئے، آذربائیجان کے ساتھ دوستی کے معاملے پر تمام سیاسی جماعتوں میں اتفاق ہے، دونوں ممالک کے درمیان مختلف سطح پر تعلقات نئی بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔ وزیراعظم کا کہنا تھا کہ باہمی مفاد کے مشترکہ منصوبوں سے دونوں ممالک کے عوام مستفید ہوں گے، قریبی دوطرفہ تعلقات کو معاشی میدان میں بھی وسعت دیتی ہے، دوطرفہ تعاون کے معاہدوں کی تکمیل کے لیے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔ صدر آذربائیجان الہام علیوف نے کہا کہ ہم دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری کو فروغ دے رہے ہیں، خطے کی صورتحال اور سلامتی کے امور پر یکساں نقطہ نظر رکھتے ہیں، اقتصادی اور تجارتی شعبوں میں تعاون بڑھانے کے بہت مواقع موجود ہیں، دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری کو فروغ دے رہے ہیں۔

آذربائیجان کے صدر نے کہا کہ دفاعی پیداوار اور صنعتی شعبے میں تعاون پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا، دفاعی پیداوار کے شعبے میں پاکستان کا اہم مقام ہے، روابط کے فروغ اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں معاونت پر بھی تبادلہ خیال کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علاقائی ترقی کے لیے مواصلاتی منصوبوں کا فروغ بہت ضروری ہے۔ آذربائیجان کے دورے کے دوران وزیراعظم شہباز شریف وفود کی سطح پر مذاکرات میں بھی شرکت کریں گے، جس میں باہمی دلچسپی اور تعاون کے شعبوں پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ مذاکرات میں دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے، تجارت اور سرمایہ کاری کو وسعت دینے، توانائی کے شعبے میں تعاون بڑھانے، موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کی کوششوں میں ہم آہنگی، دفاعی تعاون کو گہرا کرنے اور ثقافتی تبادلوں کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ وزیراعظم شہباز شریف اور آذربائیجان کی قیادت آج پاک آذربائیجان بزنس فورم سے بھی خطاب کرے گی، جس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان تجارت اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو فروغ دینا ہے۔ وزیراعظم 44 روزہ ناگورنو کاراباخ جنگ کے ہیروز اور شہدا کے لیے وقف 'یادگار فتح' پر بھی خراج عقیدت پیش کریں گے۔ صدر الہام علیوف وزیراعظم شہباز شریف اور ان کے وفد کے اعزاز میں عشائیہ بھی دیں گے۔ وزیراعظم کے ہمراہ وزیرخارجہ اسحاق ڈار، وزیرتجارت جام کمال خان اور دیگر حکام بھی موجود ہیں۔ گزشتہ رات باکو پہنچنے کے بعد وزیراعظم شہباز شریف نے کہا تھا کہ وہ آذربائیجان کی قیادت کے ساتھ دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے لیے نتیجہ خیز بات چیت کے منتظر ہیں۔ وزیراعظم نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ باکو کے خوبصورت شہر میں اترا، جہاں ماضی اور مستقبل یکجا ہوتے ہیں، برف کی چادر اوڑھا ہوا شہر اور بھی دلکش لگ رہا ہے! انہوں نے پوسٹ میں مزید لکھا کہ پاکستان اور آذربائیجان کے درمیان گہرے تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے لیے نتیجہ خیز بات چیت کے منتظر ہیں، ہم اپنے تجارتی اور سرمایہ کاری تعلقات کو بڑھانا چاہتے ہیں۔ ڈان نیوز کے مطابق پاکستان اور آذربائیجان کے درمیان مفاہمتی یادداشتوں اور معاہدوں کی تقریب کا انعقاد کیا گیا، وزیراعظم شہباز شریف اور آذربائیجان کے صدر الہام علیوف تقریب میں شریک ہوئے۔ اس دوران ایل این جی کی خرید و فروخت کے فریم ورک معاہدے میں ترمیمی معاہدہ طے پا گیا، جس کے تحت اسٹیٹ آئل کمپنی آذربائیجان اور ایف ڈبلیو او میں چھلکے ٹھلیاں وائٹ آئل پائپ لائن منصوبے کی مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے گئے۔

## نیٹو میں شامل کریں تو عہدہ چھوڑنے کو تیار ہوں، یوکرین کے صدر کی ٹرمپ کو پیشکش

کیف: یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے پیشکش کی ہے کہ اگر کیف کو نیٹو فوجی اتحاد میں شامل کیا جاتا ہے تو وہ یوکرین کے صدر کا عہدہ چھوڑنے کے لیے تیار ہیں، تاہم امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اپنے روسی ہم منصب ولادیمیر پیوٹن سے ملاقات سے قبل ایک بار مجھ سے ملیں۔ ڈان اخبار میں شائع فرانسیسی خبررساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق زیلنسکی جنگ کے خاتمے کے لیے کسی بھی معاہدے کے حصے کے طور پر یوکرین کو نیٹو کی رکنیت دینے کا مطالبہ کرتے رہے ہیں، لیکن واشنگٹن کی زیر قیادت اتحاد کوئی وعدہ کرنے سے گریزاں رہا ہے۔ زیلنسکی نے روس کے حملے کے 3 سال مکمل ہونے پر کیف میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ اگر یوکرین میں امن آجائے، اگر واقعی مجھے اپنا عہدہ چھوڑنے کی ضرورت ہے تو میں تیار ہوں، اگر ضرورت پڑی تو فوری طور پر چلا جاؤں گا۔ یوکرین کے صدر نے کہا کہ میں امریکی ہم منصب ڈونلڈ ٹرمپ سے بات چیت کر کے ایک دوسرے کو سمجھنا چاہوں گا، امریکی صدر کی جانب سے یوکرین کی 'سلامتی کی ضمانت' کی بہت ضرورت ہے۔ انہوں نے صدر ٹرمپ سے مطالبہ کیا کہ وہ پیوٹن کے ساتھ کسی بھی سربراہی اجلاس سے پہلے ان سے ملاقات کریں، امریکا کو یوکرین کے اہم معدنی وسائل تک ترجیحی رسائی دینے کے معاہدے پر پیش رفت ہوئی ہے۔ زیلنسکی کی جانب سے طویل المدتی سیکیورٹی امداد پر زور دینے اور ٹرمپ کی جانب سے امن معاہدے پر بات کرنے کے باوجود یہ واضح نہیں ہے کہ آیا امریکی اقدامات ماسکو اور کیف کو جنگ بندی کے قریب لا سکتے ہیں یا نہیں۔ کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے سمجھوتے کے حصے کے طور پر کسی بھی علاقائی رعایت سے انکار کیا ہے اور ماسکو بار بار یوکرین کے لیے نیٹو کی رکنیت کو مسترد کر چکا ہے، انہوں نے مشرقی یوکرین میں ماسکو میں ہونے والے انتخابات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ لوگوں نے بہت پہلے روس میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے یوکرین کے ساتھ امن معاہدے کا مطالبہ کیا ہے، جو ملک کی 'علاقائی سالمیت' کا احترام کرتا ہو۔ اقوام متحدہ میں اہم رائے شماری کے موقع پر انتونیو گوتریس نے کہا کہ 'میں ایک منصفانہ، پائیدار اور جامع امن کی فوری ضرورت کا اعادہ کرتا ہوں، جو بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ سرحدوں کے اندر یوکرین کی خودمختاری، آزادی اور علاقائی سالمیت کو مکمل طور پر برقرار رکھے۔' تاہم اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ووٹنگ امریکی حمایت یافتہ قرارداد کے مسودے پر ہوگی جس میں یوکرین کی علاقائی سالمیت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ امریکا چاہتا ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی ایک مختصر متن پر ووٹنگ کریں، جس میں تنازع کے فوری خاتمے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یوکرین کے خلاف خصوصی فوجی آپریشن کے 3 سال مکمل ہونے کے موقع پر اپنے تبصرے میں روسی صدر ولادیمیر پیوٹن نے کہا کہ روس کے دفاع کے 'مشن' کے پیچھے 'خدا اور قسمت' کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قسمت نے ایسا ہی چاہا، خدا نے ایسا ہی چاہا۔ پیوٹن نے یوکرین میں لڑنے والے فوجیوں سے کہا کہ روس کا دفاع کرنے جیسا مشکل مشن ہمارے اور آپ کے کندھوں پر رکھا گیا ہے۔ کریملن کی جانب سے جاری ایک ویڈیو میں پیوٹن نے کہا کہ آج اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر اور ہمت کے ساتھ ہمارے اہلکار اپنے وطن، قومی مفادات اور روس کے مستقبل کا بھرپور دفاع کر رہے ہیں۔ کیف کی فضائیہ کا کہنا ہے کہ ماسکو کی فوج نے رات گئے یوکرین پر ریکارڈ 267 ڈرون حملے کیے، یوکرین نے ان میں سے تقریباً سبھی کو مار گرایا یا روکا اور کسی بڑے نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ جیسے جیسے روسی افواج میدان جنگ میں پیش قدمی کر رہی ہیں اور بڑے پیمانے پر فضائی حملے جاری رکھے ہوئے ہیں، روس نے ٹرمپ اور زیلنسکی کے درمیان سفارتی جھگڑے کا لطف اٹھایا ہے۔ پیسکوف نے کہا کہ ولادیمیر زیلنسکی نے سربراہ مملکت کو مخاطب کرتے ہوئے نامناسب تبصرے کیے، وہ بار بار ایسا کرتے ہیں، کوئی بھی صدر اس طرح کے سلوک کو برداشت نہیں کرے گا، لہٰذا ان کا (ٹرمپ کا) ردعمل بالکل قابل فہم ہے۔ روسی خبررساں ادارے 'طاس' کے مطابق روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف اور امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے درمیان ریاض میں ہونے والی بات چیت کے بعد امریکا اور روس کے سفارت کار اگلے ہفتے ملاقات کریں گے۔

## تھائی لینڈ کے سابق وزیراعظم نے 2 دہائی قبل مسلمانوں کے قتل عام پر معافی مانگ لی

تھائی لینڈ: تھائی لینڈ کے سابق وزیراعظم تھاکسن شناواترا نے 2 دہائی قبل ملک کے جنوبی حصے میں فوج کے ٹرکوں میں دم گھٹنے والے متعدد مسلمان مظاہرین کے 'قتل عام' پر معافی مانگی ہے۔ ڈان اخبار میں شائع غیرملکی خبررساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق خیال کیا جارہا ہے کہ یہ معافی 'تک بائی قتل عام' کے نام سے مشہور اس واقعے پر عوامی سطح پر مانگی جانے والی پہلی معافی ہے، اور یہ معافی ایک قانون کی میعاد ختم ہونے اور 7 مشتبہ افراد کے خلاف قتل کے الزامات ختم ہونے کے تقریباً 4 ماہ بعد سامنے آئی ہے۔ یہ قتل عام طویل عرصے سے تھائی لینڈ کے مسلم اکثریتی جنوبی صوبوں میں ریاستی استثنیٰ کی علامت کے طور پر کھڑا ہے، جہاں سرکاری افواج اور علیحدگی پسندوں کے درمیان کئی سال سے شورش جاری ہے، جو ایک ایسے خطے کے لیے زیادہ سے زیادہ خودمختاری کا مطالبہ کر رہے ہیں جو ثقافتی اور مذہبی طور پر بدھ اکثریتی ملک سے الگ ہے۔ قتل عام کے وقت وزیراعظم رہنے والے تھاکسن نے کہا کہ وہ کسی بھی ایسے اقدام کے لیے معافی مانگنا چاہتے ہیں جس سے لوگوں کو 'بے چینی' کا احساس ہوا ہو۔ 'ڈیپ ساؤتھ' کے نام سے مشہور علاقے کے 19 سال میں پہلے دورے کے دوران قتل عام کے بارے میں پوچھے جانے پر انہوں نے کہا کہ 'جب میں وزیراعظم تھا، تو میرا مقامی لوگوں کی دیکھ بھال کرنے کا پختہ ارادہ تھا' انہوں نے کہا کہ 'اگر مجھ سے کوئی غلطی یا عدم اطمینان ہوا ہے، تو معذرت خواہ ہوں'۔ تھائی لینڈ میں انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والے گروپ 'دوائے بے' کی شریک بانی انچنا ہیمینا کا کہنا ہے کہ یہ پہلا موقع ہے جب تھاکسن نے معافی مانگی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'اگر وہ (معافی مانگنے کے بارے میں) مخلص ہیں تو انہیں مرنے والوں کے اہل خانہ سے آمنے سامنے جاکر بھی معافی مانگنی چاہیے'۔ 25 اکتوبر 2004 کو سیکیورٹی فورسز نے ملائیشیا کی سرحد کے قریب واقع صوبہ ناراتھیوت کے قصبے تک بائی میں پولیس اسٹیشن کے باہر احتجاج کرنے والے ہجوم پر فائرنگ کی تھی جس کے نتیجے میں 7 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اس کے بعد تھائی لینڈ کے فوجی ٹرکوں کے پیچھے 78 افراد کو گرفتار کرکے ایک دوسرے کے اوپر کھڑا کر دیا گیا تھا، جس کے بعد ان کا دم گھٹ گیا اور ان کے ہاتھ پیٹھ کے پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ گزشتہ سال اگست میں ایک صوبائی عدالت نے متاثرین کے اہل خانہ کی جانب سے 7 اہلکاروں کے خلاف دائر فوجداری مقدمے کو منظور کر لیا تھا، جن میں ایک سابق فوجی کمانڈر بھی شامل تھا، جو 2023 میں شیناواترا کی فیوتھائی پارٹی کے لیے پارلیمان کے لیے منتخب ہوا تھا۔ حکام نے عدالت میں پیش ہونے سے گریز کیا اور کیس چلنے سے روک دیا، اکتوبر میں تھاکسن کی بیٹی وزیراعظم پیٹونگترن شناواترا نے کہا تھا کہ پابندیوں کے قانون میں توسیع ممکن نہیں ہے۔

## حزب اللہ کو مالی مشکلات کا سامنا، متاثرین کی مالی امداد کو روک دیا گیا

بیروت، 24 فروری (ہ س)۔ گذشتہ برس دسمبر میں لبنانی تنظیم حزب اللہ کے سکریٹری جنرل نعیم قاسم نے اعلان کیا تھا کہ تنظیم اسرائیل کے ساتھ جنگ کے دوران میں نقصان اٹھانے والے ہر گھرانے کو 12 سے 14 ہزار ڈالر ادا کرے گی جو اپنا گھر چھوڑنے اور کرائے کی ادائیگی پر مجبور ہوگیا۔

یہاں تک کہ تنظیم متاثرہ فرنیچر اور گھریلو سامان بھی تبدیل کرے گی۔ تاہم رواں ماہ فروری کے اوائل میں حزب اللہ کے مالی ونگ قرض حسنہ فاؤنڈیشن نے پانچ روز کے لیے زرتلافی کی ادائیگی کا سلسلہ روک دیا۔ ادارے کا کہنا ہے کہ اسے فنی مشکلات کا سامنا ہے۔ جنگ کے دوران جنوبی لبنان اور البقاع سے فرار ہونے والے لاکھوں لبنانی اپنے منہدم گھروں کے باہر بیٹھے ہیں۔ ان میں بہت سے لوگوں کو کوئی امداد نہیں ملی۔ اس سلسلے میں بیروت میں امریکی یونیورسٹی میں سیاسیات کے پروفیسر ہلال خشان کا کہنا ہے کہ حزب اللہ کے پاس تعمیر نو اور خود کی تشکیل نو کے لیے مالی قوت نہیں ہے، اسے بیرونی سپورٹ کی ضرورت ہے۔ ہلال خشان کے مطابق ایران کی جانب سے امداد کے بغیر حزب اللہ کی موجودہ حالت ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ یہ بات امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے بتائی۔ سیاسیات کے پروفیسر کا کہنا ہے کہ شام میں جو کچھ ہوا اس نے اونٹ کی کمر توڑ دی ہے، ایران اور حزب اللہ کے درمیان عسکری اور مالی امداد کا راستہ منقطع ہو گیا ہے۔ دوسری جانب حزب اللہ کی اندرونی صورت حال سے واقف تنظیم کے ایک کارکن کا کہنا ہے کہ موجودہ صورت حال زیادہ عرصے اسی طرح نہیں رہے گی۔ اس نے بتایا کہ بیروت ہوائی اڈے کے یا شام میں زمینی راستے سے مالی رقوم کے حصول پر عائد پابندیاں حزب اللہ کی عملی صلاحیتوں اور تنظیم کی ازسرنو صف بندی میں بڑی رکاوٹ بن رہی ہیں۔ مذکورہ کارکن نے انکشاف کیا ہے کہ لبنانی بینکوں نے بیرون ممالک سے حزب اللہ کے حامیوں کی جانب سے بھیجی گئی رقوم وصول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ان بینکوں کو حزب اللہ کی مالی سرگرمیوں پر عائد امریکی پابندیوں کی خلاف ورزی کا اندیشہ ہے۔ کارکن نے اس بات کی بھی تصدیق کی ہے کہ حزب اللہ کو بیروت کے جنوبی علاقے ضاحیہ اور جنوبی لبنان میں متاثرہ گھروں کی تعمیر نو کی کوششوں میں مشکلات کا سامنا ہے۔ حزب اللہ کے کارکن نے واضح کیا کہ اگر ایران سے براہ راست امداد کے راستے منقطع ہو بھی جائیں تو تہران سے مالی رقوم لانے کے دیگر راستے موجود ہیں جن میں کسی تیسرے ملک سے فضائی راستہ بھی شامل ہے۔ حزب اللہ کو اسرائیل کے ساتھ مقابلے میں بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

تنظیم اپنی اہم ترین سیاسی اور عسکری قیادت سے محروم ہوگئی۔ اس کے علاوہ بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کے سبب حزب اللہ نے شام کے راستے امداد کا اہم زمینی راستہ کھو دیا۔ اسی طرح لبنانی حکام کی جانب سے بیروت ہوائی اڈے پر کڑی نگرانی کے نفاذ کے ذریعے تنظیم کے گرد گھیرا تنگ ہوگیا۔ لبنانی حکام نے ایرانی فضائی کمپنیوں کے طیاروں کو بیروت ہوائی اڈے پر اترنے سے روک دیا۔

## بنگلہ دیش: حسینہ حکومت کا تختہ الٹنے والے طالبعلم رہنمائی سیاسی جماعت بنانے کیلئے تیار

ڈھاکہ: بنگلہ دیش گزشتہ سال اگست میں سابق وزیراعظم حسینہ واجد کی حکومت کا تختہ الٹنے والے طالب علم رہنما ناہید اسلام نے اپنی سیاسی جماعت بنانے کا فیصلہ کرلیا۔ برطانوی خبررساں ادارے رائٹرز کے مطابق اسٹوڈنٹس اگینسٹ ڈسپریشن (ایس اے ڈی) نامی طلبہ تنظیم نے سرکاری شعبے میں ملازمتوں کے کوٹے کے تنازع پر مظاہروں کی ابتدا کی تھی جو کہ جلد ہی ملک گیر بغاوت میں تبدیل ہوگئی تھی جس کے نتیجے میں حسینہ واجد کو اگست میں اقتدار چھوڑ کر بنگلہ دیش فرار ہونا پڑ گیا تھا۔ معاملے سے آگاہ ذرائع نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا ہے کہ طلبہ تنظیم بدھ کو ممکنہ طور پر ایک تقریب کے دوران نئی پارٹی شروع کرنے کے منصوبوں کو حتمی شکل دے رہی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ حسینہ واجد کے جانے کے بعد بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کا چارج سنبھالنے والے طالبعلم رہنما اور مشیر ناہید اسلام کنوینر کی حیثیت سے پارٹی کی قیادت کریں گے۔ ناہید اسلام عبوری حکومت میں طالب علموں کے مفادات کی وکالت کرنے والی اہم شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ توقع ہے کہ وہ نئی سیاسی جماعت کی قیادت پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے مشیر کے عہدے سے مستعفی ہوجائیں گے، ناہید اسلام نے فوری طور پر تبصرہ کرنے کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ عبوری حکومت کے سربراہ محمد یونس نے کہا ہے کہ انتخابات 2025 کے آخر تک منعقد ہو سکتے ہیں اور بہت سے سیاسی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ نوجوانوں کی قیادت والی جماعت ملک کے سیاسی منظرنامے کو نمایاں طور پر نئی شکل دے سکتی ہے۔ محمد یونس نے واضح کیا ہے کہ انہیں الیکشن میں حصہ لینے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، محمد یونس کے دفتر نے فوری طور پر نئی جماعت کے حوالے سے تبصرہ کرنے کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ بنگلہ دیش کئی ہفتے جاری رہنے والے مظاہروں کے نتیجے میں سابق وزیراعظم حسینہ واجد کے ملک چھوڑنے کے بعد سے سیاسی بے چینی کا شکار ہے، واضح رہے کہ سابقہ حکومت کے خلاف ملک گیر مظاہروں میں ایک ہزار سے زائد افراد جاں بحق ہوئے تھے، اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن نے رواں ماہ کہا تھا کہ حسینہ واجد کی سابق حکومت اور سیکیورٹی اداروں کے عہدیداروں نے بغاوت کے دوران مظاہرین کے خلاف منظم طریقے سے انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا ارتکاب کیا۔

## نیپال بدلتی ہوئی بین الاقوامی صورتحال سے اچھوتا نہیں رہے گا: چیف کمانڈر

کاٹھمنڈو، 24 فروری (ہ س)۔ نیپالی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل اشوک سگدل نے پیر کو فوجی کمانڈروں کی میٹنگ میں کہا کہ نیپال امریکہ میں اقتدار میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ بدلتی ہوئی بین الاقوامی صورتحال کے اثرات سے نیپال بھی اچھوتا نہیں رہے گا۔ جس تیزی سے امریکی پالیسی بدل رہی ہے اس کا براہ راست اثر نیپال پر بھی پڑنے والا ہے۔ تمام کمانڈرز کے سربراہان اور نیپالی فوج کے تمام سینئر افسران کی کانفرنس میں چیف کمانڈر نے کہا کہ بدلتی ہوئی جغرافیائی سیاسی صورتحال کا نیپال کے سیکورٹی چیلنجوں پر بڑا اثر پڑنے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور چین کے درمیان کشیدگی میں کمی جنوبی ایشیا کے لیے اچھی خبر ہے تاہم پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان بڑھتی ہوئی قربتوں اور بھارت میں ان دونوں ممالک کے کشیدہ تعلقات نے نیپال کی سیکورٹی چیلنج کو بڑھا دیا ہے۔

## فلسطینی قیدیوں کی رہائی، اسرائیلی فیصلہ کی امریکی حمایت

واشنگٹن، 24 فروری (ہ س)۔ امریکی وائٹ ہاؤس نے اتوار کی شام جاری ایک بیان میں باور کرایا ہے کہ وہ اسرائیلی یرغمالیوں کے ساتھ حماس کے وحشیانہ برتاؤ کی روشنی میں، اسرائیل کی جانب سے 600 فلسطینیوں کی رہائی ملتوی کرنے کے فیصلے کی تائید کرتا ہے۔ امریکی قومی سلامتی کونسل کے ترجمان برائن ہیوز نے ایک بیان میں کہا کہ یرغمالیوں کے ساتھ فلسطینی مسلح تنظیم کے برتاؤ پر اسرائیل کا قیدیوں کی رہائی ملتوی کرنا ایک مناسب جواب ہے۔ اسی طرح امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا ہے کہ وہ حماس کے متعلق کیے گئے کسی بھی فیصلے میں اسرائیل کی حمایت کے لیے تیار ہیں۔ ادھر حماس تنظیم نے اتوار کی شام یہ کہا ہے اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو جھوٹے بہانوں کا سہارا لے رہے ہیں تاکہ 19 جنوری کو نافذ العمل فائر بندی معاہدے کی راہ میں رکاوٹ ڈال سکیں۔ حماس نے معاہدے کے وساطت کاروں (مصر، قطر اور امریکا) سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل پر دباؤ ڈالیں۔ حماس نے باور کرایا کہ وہ قاہرہ، دوحہ اور واشنگٹن کی سرپرستی میں طے پانے والے معاہدے کی تمام شقوں پر عمل درآمد کی پاسداری کر رہی ہے۔

اس سے قبل نیتن یاہو نے اتوار کی صبح اعلان کیا تھا کہ حماس کی جانب سے بار بار دہرائی جانے والی ذلت آمیز خلاف ورزیوں کے سبب فلسطینیوں کی رہائی کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔ نیتن یاہو کا اشارہ حوالگی کے موقع پر اسرائیلی یرغمالیوں کے اطراف القسام بریگیڈز (حماس کا عسکری ونگ) کے درجنوں ارکان کی موجودگی، یرغمالیوں کے ہاتھوں میں قید کی سند اور انہیں اسٹیج پر چڑھانا جیسے امور کی جانب تھا۔ یہ امور قیدیوں کو صلیب احمر کے حوالے کیے جانے کے موقع پر دیکھنے میں آتے ہیں۔ معلوم رہے کہ اس سے قبل اسرائیل بھی فلسطینی قیدیوں کی رہائی سے قبل ان کے ساتھ اسی نوعیت کے اقدامات کر چکا ہے۔ اسرائیلی حکام نے سابقہ حوالگی کے موقع پر فلسطینیوں کو قمیضیں پہنائی تھیں جن پر لکھا تھا ہم بھولیں گے نہیں، ساتھ حماس پر حملے کی دھمکی بھی دی گئی تھی۔ اسی طرح اسرائیلی جیلوں سے رہائی پانے والے زیادہ تر فلسطینی لاغر جسم رکھتے ہیں اور وہ گرفتاری کے عرصے میں خود پر ہونے والے تشدد کا انکشاف کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ فائر بندی معاہدے کے پہلے مرحلے کے تحت اب تک حماس تنظیم 29 اسرائیلی یرغمالیوں کو رہا کر چکی ہے۔ معاہدہ تین مرحلوں پر مشتمل ہے۔ ابھی غزہ کی پٹی میں 62 اسرائیلی یرغمالی باقی ہیں۔ اسرائیلی فوج کے مطابق ان میں 35 مر چکے ہیں۔

## جرمنی کے انتخابات میں قدامت پسند جماعت کو برتری حاصل، حکومت بنانے کا اعلان

برلن: جرمنی میں فریڈرک مرز کی قیادت میں قدامت پسند پارٹی نے انتخابات میں برتری حاصل کر لی ہے۔ انتہائی دائیں بازو کی ایک اور جماعت دوسری بڑی پارٹی بن کر ابھری ہے۔ سینٹر رائٹ کے اپوزیشن رہنما فریڈرک مرز کی جماعت کرسچن ڈیموکریٹک یونین (سی ڈی یو) کو 630 رکنی ایوان میں 208 نشستیں ملی ہیں جب کہ انتہائی دائیں بازو کی مہاجرین مخالف جماعت الٹرنیٹو فار جرمنی (اے ایف ڈی) 152 نشستوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ جرمن چانسلر اولاف شولز کی پارٹی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (ایس ڈی پی) نے 120 جب کہ سیاسی اتحاد گرینز نے 85 نشستیں حاصل کی ہیں۔ فری ڈیموکریٹس پارٹی کی حکومت سے علیحدگی کے باعث جرمنی میں قبل از وقت الیکشن ہوئے تھے۔ یہ پارٹی انتخابات میں پانچ فی صد ووٹ بھی حاصل نہیں کرسکی جس کے باعث ایوان میں اسے کوئی نشست نہیں دی جائے گی۔ جرمنی کی لیفٹ پارٹی نے 64 نشستیں حاصل کی ہیں۔ اسی طرح بائیں بازو کے اتحاد کو بھی پانچ فی صد سے کچھ کم ووٹ ملے جس کے سبب وہ دوڑ میں پیچھے رہا ہے۔ جرمنی میں انتخابی مہم کے دوران معیشت اور تارکین وطن کی آمد روکنے سمیت دیگر معاملات سرفہرست رہے۔ فریڈرک مرز نے بھی حالیہ ہفتوں میں اس حوالے سے سخت اقدامات پر زور دیا تھا۔ جرمنی میں انتخابات ایسے موقع پر ہوئے ہیں جب یورپ کے امریکہ کے ساتھ تعلقات میں غیریقینی ہے اور یوکرین میں جاری جنگ کے بارے میں خدشات موجود ہیں۔ جرمن الیکشن حکام کے مطابق فریڈرک مرز کی جماعت کرسچن ڈیموکریٹک یونین (سی ڈی یو) اور سینٹر لیفٹ کی جماعت سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (ایس ڈی پی) کو ملنے والی نشستوں کے بعد یہ حکومت بنانے کی پوزیشن میں آگئی ہیں۔ ماہرین کے مطابق نتائج سامنے آنے کے بعد یہ فریڈرک مرز کے لیے جرمنی کا چانسلر بننے کا بہترین موقع ہے۔ انتخابی نتائج سامنے آنے پر ایک بیان میں فریڈرک مرز نے کہا کہ وہ جلد ہی حکومت تشکیل دیں گے۔ فریڈرک مرز نے انتخابات میں دوسری بڑی جماعت کے طور پر ابھرنے والی الٹرنیٹو فار جرمنی (اے ایف ڈی) کے ساتھ کسی بھی اتحاد کے امکان کو مسترد کر دیا ہے۔ جرمنی میں نئے چانسلر کے عہدہ سنبھالنے تک موجودہ چانسلر اولاف شولز اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔

## غزہ میں کسی بھی وقت لڑائی دوبارہ شروع کرنے کے لئے تیار ہیں: نیتن یاہو کی دھمکی

تل ابیب، 24 فروری (ہ س)۔ اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو نے دھمکی دی ہے کہ وہ غزہ میں کسی بھی وقت لڑائی دوبارہ شروع کرسکتا ہے۔ انہوں نے یہ دھمکی حماس کے بیان کے بعد دی ہے جس میں تنظیم نے کہا ہے کہ اسرائیل فلسطینی قیدیوں کی رہائی میں تاخیر کرکے جنگ بندی معاہدے کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ انہوں نے اتوار کو تل ابیب کے علاقے میں فوجی افسران کی پاسنگ آؤٹ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل غزہ کی پٹی میں کسی بھی لمحے جنگ دوبارہ شروع کرنے کے لیے تیار ہے، ہم مذاکرات کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے جنگ کے اہداف حاصل کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔'

نیتن یاہو نے مزید کہا کہ ہم کسی بھی لمحے شدید لڑائی دوبارہ شروع کرنے کے لیے تیار ہیں۔ غزہ میں، ہم نے حماس کی زیادہ تر منظم قوتوں کو ختم کر دیا ہے، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم جنگ کے اہداف کو مکمل طور پر حاصل کریں گے، چاہے وہ مذاکرات کے ذریعے ہو یا دوسرے طریقوں سے۔ انہوں نے کہا کہ حماس دوبارہ غزہ پر کنٹرول نہیں کرے گی اور ہمارے اس موقف کی امریکی صدر حمایت کرتے ہیں۔ یہ پیش رفت اس وقت سامنے آئی جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے مشرق وسطی کے لیے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹ کوف نے اتوار کو اعلان کیا کہ وہ اسرائیل اور حماس کے درمیان غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے کے پہلے مرحلے میں توسیع پر بات چیت کے لیے اگلے ہفتے خطے کا دورہ کریں گے۔ وٹ کوف نے کہا کہ ہمیں پہلے مرحلے کو آگے بڑھانا ہے اس لیے میں اس ہفتے غالباً بدھ کو اس پر بات چیت کرنے کے لیے خطے کے دورے پر جاؤں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں امید ہے کہ جنگ بندی معاہدے کے دوسرے مرحلے کو شروع کرنے، اسرائیلی قیدیوں کو رہا کرنے اور جنگ کو ختم کرنے کا مناسب وقت ملے گا'۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا ان کے خیال میں اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو جنگ بندی میں توسیع یا لڑائی دوبارہ شروع کرنے کو ترجیح دیں گے، وٹ کوف نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ وہ جنگ بندی کو ترجیح دیتے ہیں۔

وٹکوف نے کہا کہ میرے خیال میں وزیراعظم کا ایک مضبوط مقصد ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ یرغمالیوں کو رہا کیا جائے، یہ یقینی بات ہے۔ وہ اسرائیل کی ریاست کی حفاظت بھی کرنا چاہتے ہیں، اس لیے ان کے پاس سرخ لکیر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ "سرخ لکیر" غزہ پر حکومت کرنے میں حماس کے مستقبل کا کردار ہے۔ میں اس مرحلے پر یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حماس غزہ میں حکومت کا حصہ نہیں بن سکتی۔

امریکی ایلچی کا کہنا تھا کہاں تک حماس کے مسلسل وجود کا تعلق ہے تو میں یہ تفصیل اسرائیلی وزیر اعظم پر چھوڑتا ہوں۔ حماس نے اتوار کے روز اعلان کیا کہ اسرائیل غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ حماس نے کہا کہ اسرائیل ہفتے کے روز غزہ سے رہا ہونے والے اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کے بدلے رہا ہونے والے چھ سو سے زائد فلسطینیوں کی رہائی روک کر معاہدے کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ حماس نے ثالثی کرنے والے ممالک پر زور دیا کہ وہ اسرائیل پر معاہدے کے تحت تمام قیدیوں کی رہائی کے لیے دباؤ ڈالیں۔

# رمضان المبارک عبادات کا عالمی موسم

## نکاح تکمیل ایمان کا سبب: حبیب فنکشن ہال، وقار آباد سے مولانا محمد ممشاد علی صدیقی کا خطاب

حیدرآباد۔رمضان عبادت ، ذکر و تلاوت اور زہد وتقویٰ کا ایک ایسا عالمی موسم اور جشن عام کا زمانہ ہے جس میں مشرق و مغرب کے تمام مسلمان عالم و جاہل، امیر و فقیر، کم ہمت و عالی حوصلہ ہر قسم اور ہر گروہ کے لوگ ایک دوسرے کے روزہ رکھنے میں شریک و رفیق نظر آتے ہیں۔ رمضان ایک ہی وقت میں ہر شہر، ہر گاؤں اور ہر دیہات میں ہوتا ہے، امیر کے محل اور غریب کی جھونپڑی دونوں میں اس کا جلوہ نظر آتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ کوئی شخص خودسری اور خود آرائی (غرور و تکبر) کرتا ہے نہ روزے کیلئے دونوں کے انتخاب میں کوئی انتشار اور جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک اجتماعی اور عالمی روزہ ہے جس سے خود بخود ایک ایسی سازگار اور خوش گوار فضا پیدا ہوتی ہے جس میں روزہ آسان معلوم ہوتا ہے، دل نرم پڑ جاتے ہیں اور لوگ عبادتوں میں، طاعتوں میں اور ہمدردی و غمخواری کے مختلف کاموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد ممشاد علی صدیقی بانی و ناظم ادارہ مبین العلوم قاسمیہ حیدرآباد نے منعقدہ محفل نکاح ،حبیب فنکشن ہال، مومن پیٹ وقارآباد سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ماہ صیام یعنی رمضان المبارک میں کسی آدمی کو اعمال صالحہ کی توفیق مل جائے تو پورے سال یہ توفیق اس کے شامل حال رہے گی اور اگر یہ مہینہ بے دلی، فکروتردد اور انتشار کے ساتھ گزرے تو پورا سال اسی حال میں گزرنے کا اندیشہ ہے۔ رمضان المبارک کے تعلق سے فرمان نبی کریم ﷺ ہے کہ "ابن آدم کا ہر عمل کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے اور نیکی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سوائے روزہ کے (وہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے) اس لیے کہ بیشک وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، (کیونکہ روزہ دار) میری خاطر اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش نفس سب چھوڑ دیتا ہے"۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو عبادت کا جشن، تلاوت کا موسم اور نیک لوگوں کے حق میں موسم بہار بنا دیا ہے، اس میں اس امت کا دینی جذبہ، دین کا احترام اور عبادت کا شوق پوری طرح جلوہ گر ہو کر سامنے آجاتا ہے اور اس کی توبہ، قلوب کی نرمی، خدا کی طرف رجوع، احساس ندامت اور کار خیر میں جذبہ اس نقطۂ عروج پر ہوتا ہے جس کے عشر عشیر تک دنیا کی کوئی قوم اور انسانوں کا کوئی گروہ نہیں پہنچ سکتا۔ ناظم ادارہ مبین العلوم قاسمیہ نے مزید کہا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں فطرت انسانی کی مکمل رعایت موجود ہے۔ انسانی زندگی کے ہر میدان میں ان کے رہنمایانہ اصول ملتے ہیں جسے اپنا کر ایک انسان اپنی زندگی میں حسین لمحات وساعات دیکھ سکتا ہے اور ہر ایسے امور وعمل سے بچ سکتا ہے جو خود اس کے لئے مضر ثابت ہو سکتا ہو اور دوسروں کے لیے ایذا رسانی کا ذریعہ ہو۔ حیات انسانی میں شرعاً نکاح کی تاکید نہ صرف مذہب اسلام کے دین فطرت ہونے کی ایک روشن دلیل ہے بلکہ بغیر نکاح کے فطری خواہشات وجنسی ضروریات کی تکمیل پر جو مضر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں اور معاشرتی ،خاندانی اعتبار سے جو مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں ان کا سد باب بھی ہے۔ انسان کی تمام خواہشات میں فرج (شرمگاہ) کی خواہش سب سے بڑھکر ہے جس کی تسکین کے لئے بسا اوقات وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بڑے سے بڑا خطرہ مول لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اسلام نے نہ صرف نکاح کرنے کی ترغیب دی ہے بلکہ سختی سے حکم دیا ہے۔ وحی محمدی ﷺ میں اولیاء وذی اثر افراد کو اپنے ماتحتوں کے بارے میں سورہ نور میں فرمایا گیا 'تم اپنے بے نکاحوں کا نکاح کردو اور اپنے غلام وباندیوں میں جو اس کے (یعنی نکاح کے) لائق ہوں ان کا بھی نکاح کردو۔ انہوں نے کہا کہ نکاح انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ نکاح ایک ایسا مقدس اور پاکیزہ رشتہ ہے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اسے انبیاء ورسل علیہم السلام کی سنت قرار دیا ہے۔ سورہ رعد کے اندر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ 'ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور انہیں بیویاں اور اولاد بھی عطاء کئے'۔ فرمان نبی کریم ﷺ ہے کہ 'نکاح میری ایک سنت ہے پس جو کوئی میری سنت پر عمل نہ کرے گا وہ میرا نہ ہوگا۔ دوسری جگہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کو انبیاء علیہم السلام کی مشترکہ سنت قرار دیا ہے۔ چار چیزیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں (۱) حیاء (۲) خوشبو لگانا (۳) مسواک کرنا (۴) اور نکاح کرنا۔ یہی نہیں بلکہ رسول ﷺ نے اپنی تعلیمات کے ذریعہ اپنی امت کو یہ پیغام عطاء فرمایا ہے کہ نکاح ایک فطری تقاضہ اور دنیوی ضرورت ہونے کے باوجود اسلامی نظام کا ایک اہم حصہ ہے اور حصول تقویٰ کا ذریعہ ہے، نفس انسانی کی پاکیزگی کا راستہ ہے اور حفاظت دین کا زینہ ہے۔ مزید انہوں نے کہا کہ روزہ کے ذریعہ تقویٰ حاصل کرنا ہے اور نکاح کے ذریعہ بھی جہاں تقویٰ حاصل کرنا ہے وہیں نسل انسانی کو فروغ بخشنا ہے جو منشاء الٰہی بھی اور مقصد دنیا بھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ 'جب بندہ نکاح کر لیتا ہے تو اپنا آدھا دین مکمل کر لیتا ہے تو اسے باقی آدھے کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ اس لئے کہ عموماً گناہ کے صادر ہونے کا دو اہم ذریعہ ہے (۱) زبان (۲) شرمگاہ۔ ایک انسان نکاح کرکے شرمگاہ پر قابو پالیتا ہے اور بہت سے گناہوں سے اپنی حفاظت کر لیتا ہے۔ مسلمہ طور پر نکاح انسانی تہذیب وتمدن واجتماع کی بنیادی اینٹ ہے جس کے بغیر انسانی تعمیر وترقی کا تصور ناممکن ہے۔ نکاح کو محض جنسی تسکین اور فطری خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ تصور کرنا اور راہ تقویٰ کے لئے رکاوٹ سمجھنا دین وعقل ہر اعتبار سے نامعقول بات ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان حضرات کی سرزنش فرمائی ہے جنہوں نے نکاح کو محض جنسی تکمیل کا ذریعہ سمجھ کر راہ تقویٰ کے لئے رکاوٹ تصور کیا اور اس بات کا عہد کیا کہ وہ کبھی بھی افطار نہ کریں گے اور رات میں نہ سوئیں گے اور نکاح نہ کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا اور مسلسل روزہ رکھنے، تمام رات عبادت و ریاضت میں گذارنے اور شادی نہ کرنے کا عزم کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے نکاح نہ کرنے والوں کو خود کی سنت روگردانی کرنے والا قرار دیا فرمایا نبی ﷺ نے کہ بخدا میں تم میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور خوف کرنے والا ہوں اس کے باوجود بھی (نفل) روزہ رکھتا ہوں، کبھی نہیں رکھتا، رات میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں پس جو بھی میری سنت سے روگردانی کریگا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات وفرمودات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہیکہ نکاح کی ضرورت محض فطری تقاضوں کی تکمیل کا ذریعہ نہیں بلکہ شریعت اسلامی کا ایک اہم جزو ہے اور صالح معاشرہ کی تشکیل کا بڑا حصہ ہے۔ صالح معاشرہ کی تعمیر میں نوجوانوں کا اہم کردار ہوتا ہے۔ نوجوان نسل کسی بھی قوم کی تعمیر وترقی اور اسکے روشن مستقبل کی دلیل ہوتے ہیں اسی مناسبت سے رسول ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ انہیں نکاح کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ نوجوانوں! تم میں جو بھی حقوق زوجیت ادا کرنے کی قدرت رکھتے ہوں وہ شادی ضرور کرلے کیونکہ وہ نگاہ کو پست رکھتی ہے اور شہوانی خواہشات کو بے لگام ہونے سے بچاتی ہے اور جو نکاح کی ذمہ داری اٹھانے کی قدرت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھے، اس لئے کہ وہ شہوانی قوتوں کو توڑنے کا موثر ذریعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کو حفاظت نظر، عصمت وعفت کی صیانت کا اہم ذریعہ قرار دیا ہے۔ ظاہری بات ہے کہ جو آدمی بدنگاہی سے خود کو محفوظ کرلیگا تو بذات خود برائیوں کی یلغار سے محفوظ رہ سکتا ہے اور اپنے آپ کو عفت وپاکدامنی کے چادر سے آراستہ کرسکتا ہے۔ اپنے اندر صفت ملکوتیت پیدا کرنے اور صفت حیوانیت کو ماند کرنے کا اہم ذریعہ نکاح بھی ہے۔ رمضان المبارک میں روزہ رکھنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں کیونکہ اسلام کا یہ دوسرا فرض ہے اور عام ہے، دوسری نکاح کو آسان بناتے ہوئے سہولت مہیا رہنے کی صورت میں تاخیر کے ذریعہ گناہوں کے دلدل میں خود کو غرق نہ کرو کیونکہ فتنہ اور برائیاں ہر شخص کو اپنے طرف راغب کر رہے ہیں۔ دعاء پر اجتماع کا اختتام عمل میں آیا۔ محترم جناب بابو صاحب امیر حلقہ، قاضی صاحب، شکیل صدر مسجد قباء، ودیگر اہم شخصیات نے اجلاس کو جہاں رونق بخشا وہیں بہتر انتظامات کی نگرانی فرمائی۔

## 101 طلبہ وطالبات نے ناظرہ قرآن کریم مکمل کیا

اعظم گڑھ۔عبدالرحیم شیخ۔ہم سب کا محبوب ادارہ اسماء عربک کالج پارہ کمال میں آج تکمیل ناظرہ قرآن کریم پر دعائیہ تقریب اسکول کے مینیجر مولانا عبدالوحید قاسمی کی صدارت میں منعقد ہوئی ، نظامت کا فریضہ شعبہ پرائمری کے موقر استاذ فیضی نعمانی نے انجام دیا، ذکری پرویز رفیع پوری کی تلاوت سے مجلس کا آغاز ہوا، ایمن اظہرالدین صبرحدی نے دربار رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا، اس مبارک مجلس میں 100 سے زائد طلبہ وطالبات نے ناظرہ قرآن کریم مکمل کیا، اس کے بعد مولانا سلمان قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس عصری درسگاہ میں اتنی بڑی تعداد میں طلبہ وطالبات نے قرآن کریم کا ناظرہ مکمل کیا یہ سب والدین کی سوچ اور محنت کا ثمرہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام بنوایا اور ایسے افراد مہیا کرائے، کہ بچوں کو عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایسا ماحول ملا، اور ایسے اساتذہ ملے، جنہوں نے بہت ہی محنت اور محبت کے ساتھ قرآن کی تعلیم دی، مہمان خصوصی مولانا توفیق قاسمی ناظم جامعہ حسینیہ لال دروازہ جونپور نے بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ڈاکٹر، انجینئر، وکیل اور سائنس داں ضرور بنیں لیکن اپنی اسلامی شناخت کو باقی رکھیں، اور مقصد تخلیق کو ہرگز نہ بھولیں، آخر میں حضرت مولانا ابوزید مدنی استاذ تفسیر جامعۃ الرشاد اعظم گڑھ کی رقت آمیز دعاء پر مجلس اختتام پذیر ہوئی، اس نورانی محفل میں خاص طور سے، مفتی صلاح الدین، عمار وحید، مولانا آصف ندوی، حافظ اسجد، حافظ نعیم، اس کے علاوہ درجہ پنجم کے طلباء وطالبات اور ان کے سرپرست حضرات کی ایک بڑی تعداد شریک رہے۔

## گیہوں کی فصل کو بچانے کے لیے فائر بریگیڈ انتظام کا ضلع مجسٹریٹ سے مطالبہ

دھن گھٹا سنت کبیر نگر (عقیل احمد خان) ترقیاتی بلاک سمریاواں اور تھانہ دودھارا علاقے میں کھیتوں میں گندم کی فصل اب پکنے کے قریب ہے، ہر سال آگ لگنے سے کسان گندم کی فصل کو بچانے کے لیے پریشان رہتے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کے ضلع نائب صدر اور سمریاواں علاقہ کے ضلع پنچایت کے نمائندہ محمد احمد نے ایک وفد کے ساتھ ڈی ایم آفس پہنچ کر ضلع مجسٹریٹ سنت کبیر نگر مہیندر سنگھ تنور سے ملاقات کی اور انہیں اس مسئلہ سے آگاہ کیا۔ محمد احمد نے علاقے کے کھیتوں میں کھڑی گندم کی فصل کو بچانے کے لئے دودھارا اور سمریاواں میں فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کی بروقت فراہمی کا مطالبہ کیا۔ محمد احمد نے انچارج ڈی ایم کو ایک خط دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ گندم کی تیار فصل کو آگ کی ہولناکی سے بچانے کے لئے ضلع بستی کی سرحد پر واقع سمریاواں بلاک گاؤں ہیں۔ جہاں پر کئی سالوں سے آگ لگنے کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ کسانوں کے کھیتوں میں کھڑی گندم کی فصل کچھ دیر میں تباہ ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے فائر بریگیڈ کی گاڑی موقع پر پہنچنے میں کافی تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر محمد احمد، سید فیروز اشرف، محمد مبین وغیرہ نے ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ضلع ہیڈ کوارٹر سے دور سمریاواں علاقہ میں فائر بریگیڈ کی گاڑی کا انتظام کئے جانے کا ضلع مجسٹریٹ سنت کبیر نگر سے پرزور مطالبہ کیا ہے۔

## ریستوراں کرکٹ لیگ: بلے، گینداور رنز سے بھوک پر حملہ

چھپرہ: ریستوراں کرکٹ ٹورنامنٹ نہیں بلکہ کھیل اور خدمات کا شاندار امتزاج ہے۔ یہ انعقاد جذبہ، لگن اور کبھی ہار نہ ماننے کی تحریک دیتا ہے۔ مذکورہ باتیں رکن پارلیمنٹ راجیو پرتاپ روڈی نے اندرا گاندھی اسپورٹس کمپلیکس میں منعقدہ آر سی ٹی کے تیسرے سیزن کی اختتامی تقریب میں کہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگلے سیزن میں بہار لٹی لیجنڈز کی ٹیم بھی اپنی موجودگی یقینی کرے گی جس سے اس لیگ کا جوش مزید بڑھے گا۔ RCT نے ہر 10 رنز پر 200 ضرورت مند لوگوں کو کھانا فراہم کرنے کے منفرد اقدام کے ساتھ اختتام کیا۔ فائنل میچ اتراکھنڈ اور اترپردیش کے درمیان کھیلا گیا۔

## اچھی باتوں کا حکم دیا جائے اور بری چیزوں سے روکا جائے یہ ہر شخص کی ذمہ داری: مفتی آس محمد گلزار

### مدرسہ بیت العلوم گوکل پور کمال پور میں دوروزہ سالانہ اجلاس عام و دستار بندی

میرٹھ 24 فروری (محبوب الحسن مظفرنگری) مغربی اترپردیش کے معروف دینی درسگاہ مدرسہ بیت العلوم گوکل پور کمال پور میرٹھ میں دو روزہ سالانہ عظیم الشان اجلاس عام و دستار بندی کی تقریب منعقد ہوئی جس میں پانچ حفاظ کرام کی دستار بندی بھی عمل میں آئی۔ مسند صدارت پر جلوہ افروز رہے مفتی مزمل صاحب بدایونی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند جبکہ نظامت کے فرائض مفتی حفظ الرحمن رشیدی ومولانا نفیس ابرار صاحب نے انجام دئے۔ جلسے کا آغاز مفتی محمد جاوید قاسمی صاحب کمال پوری کی تلاوت کلام پاک سے کیا گیا جبکہ مدرسہ ہذا کے طلباء، وطالبات نے نعتیہ کلام، حمد باری تعالیٰ وتقریریں نیز مکالمہ جات بھی پیش کئے۔ اس موقع پر بولتے ہوئے دہلی سے تشریف لائے مفتی عبدالسمیع صاحب نے کہا کہ دین اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اور قرآن عالم انسانیت کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور علیہ السلام کے طریقوں کے مطابق قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا رہنے میں ہی دنیا وآخرت کی کامیابی مضمر ہے۔ مہتمم مدرسہ ہذا جناب مفتی آس محمد گلزار قاسمی صاحب نے معاشرے میں پھیلی برائیوں کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے کہا کہ اچھی باتوں کا حکم دیا جائے اور بری چیزوں سے روکا جائے۔ یہ ہر شخص کی ذمہ داری ہے جو اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرے گا، اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ مفتی محمد وسیم صاحب امام وخطیب گل بہار مسجد میرٹھ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ مدارس دینیہ قرآن کریم کی علمی تعلیمات کی عظیم درسگاہیں ہیں جو رہتی دنیا تک قائم رہیں گی انہوں نے کہا عوام مدارس سے رشتہ جوڑیں اپنے بچوں کو قرآن وسنت سے آراستہ کرائیں تاریخ شاہد ہے کہ جب تک عوام اور مدارس کا باہمی تعلق جڑا رہا تب تک وہ غیر اقوام پر غالب رہے اب بھی وقت کا تقاضہ ہیکہ مدارس سے تعلق رکھ کر انہیں مضبوط رکھا جائے۔ جامع الہدیٰ مرادآباد سے تشریف لائے مولانا زبیر عالم صاحب قاسمی نے کہا کہ خدا کا شکر ہے ہمارے اکابرؒ کے اخلاص وللّٰہیت اور عظیم قربانیوں کا ثمرہ ہے کہ آج ملک کے چپہ چپہ میں ہزاروں مدارس قائم ہیں اور ان میں ملت اسلامیہ کے لاکھوں بچے اور بچیاں اپنی علمی پیاس بجھانے میں مصروف ہیں۔ دیگر مقررین میں مولانا شکیل احمد صاحب مدرسہ اعزاز العلوم ویٹ، مفتی عبدالرحیم صاحب کمال پوری، شاعر خوش الحان مولوی فیصل میرٹھی۔ مفتی آس محمد گلزار قاسمی صاحب مہتمم مدرسہ ہذا کے شکریہ کلمات اور دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث مفتی مزمل صاحب بدایونی کی دعاء پر اجلاس عام اختتام پذیر ہوگیا جلسے کو کامیاب کرنے میں جن حضرات نے اہم کردار ادا کیا ان میں مولانا عرفان صاحب، قاری عبدالحسیب صاحب، مفتی محمد زبیر صاحب، ڈاکٹر قاری نزاکت علی صاحب، قاری الیاس صاحب، مفتی عتیق الرحمان صاحب، قاری ذاکر صاحب ماسٹر اکرم صاحب قاری شاہد صاحب ماسٹر شہادت صاحب ماسٹر رتان صاحب ماسٹر ناظم صاحب، حافظ سیف الاسلام صاحب، معلمات میں سے محترمہ سمیہ صدیقی صاحبہ محترمہ کیفیہ صاحبہ محترمہ الصباح صاحبہ۔

## سرکاری مدرسے میں خاندان کے لوگوں کو تقرری دینے کا الزام

بلرامپور: سرکاری مدرسوں میں جاری جعلی تقرریوں اور بدعنوانیوں کو بے نقاب کرنے میں یوگی حکومت مصروف ہے، لیکن اب بھی عہدیداروں کی ملی بھگت سے فراڈ کو انجام دیا جا رہا ہے۔ بلرامپور ضلع کے ایک مدرسے میں بڑے پیمانے پر فراڈ کا معاملہ سامنے آیا ہے، جس میں اساتذہ کی تقرری میں بدعنوانی کا کھلا کھیل کھیلا گیا ہے۔ الزام ہے کہ ایک ہی خاندان کے کئی افراد کو تقرری دے دی گئی ہیں۔ مدرسے میں تعینات کلرک اکلیم صدیقی کے بھائی اور ایک بیٹے کی بھی تقرری کی گئی ہے۔ اسی طرح سابق منتظم مولانا تحسیل حق کے تین بچوں کے علاوہ رشتہ داروں کی تقرری کرنے کا الزام ہے۔ مدرسے سے متعلق کئی بار آر ٹی آئی بھی مانگی گئی لیکن کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ مدرسے کے انتظامیہ پر الزام ہے کہ حکومت اور انتظامیہ کو بار بار گمراہ کر کے پیسے کی بنیاد پر جعلی طریقے سے تقرریاں کروائی گئیں۔ جس میں رشتہ داروں سے لے کر خاندان تک شامل ہیں۔ سینٹرل پریس کونسل کے ریاستی صدر آر پی سنگھ کا کہنا ہے کہ مدرسہ دارالعلوم کی انتظامیہ نے تقرریوں کے معاملے میں تمام قوانین کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ آر پی سنگھ نے الزام عائد کیا کہ اقلیتی فلاح وبہبود کے عہدیداروں اور ملازمین کی ملی بھگت سے مدرسہ منتظمین نے ایک ہی خاندان کے تین تین افراد کو تعینات کر دیا ہے۔

## خانقاہ عالیہ بخاریہ سہلاؤ شریف میں سادگی اور برکت سے بھرپور نکاح کی روحانی تقریب

### حضرت سید نوراللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی کے شہزادگان کی شادی: سادگی اور برکت کی اعلیٰ مثال

سہلاؤ شریف، باڑمیر (پریس ریلیز) الحمدللہ ثم الحمدللہ! خانقاہ عالیہ بخاریہ، پیر جوکوٹ، سہلاؤ شریف میں 24 شعبان المعظم 1446ھ/ 23 فروری 2025 عیسوی بروز اتوار اتوار بعد نماز ظہر ایک عظیم الشان دینی وروحانی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا، جہاں صاحب سجادہ نورالعلماء پیر طریقت حضرت علامہ الحاج سید نوراللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی، ان کے برادر کبیر حضرت پیر سید ابراہیم شاہ بخاری، برادر نسبتی حضرت سید غلام محمد شاہ بخاری، سید اسماعیل شاہ بخاری، سید جمن علی شاہ بخاری، قاری ارباب علی قادری انواری، اور قاری اسلام الدین صاحب قادری کے شہزادگان کی نکاح خوانی انتہائی سادگی اور روحانی وقار کے ساتھ بحسن و خوبی انجام پائی۔ سادگی اور روحانیت کا حسین امتزاج: ایک یادگار تقریب: یہ تقریب بعد نماز ظہر خانقاہ شریف کے مبارک عبادت خانے میں حضرت علامہ الحاج سید نوراللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی کی زیر قیادت منعقد ہوئی۔ مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا، جس کے بعد دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف کے فاضل اور خوش الحان نعت خواں حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب انواری نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عقیدت کے نذرانے پیش کیے۔ اس موقع پر سنی تبلیغی جماعت باسنی کے جنرل سیکرٹری اور مبلغ دین و سنیت، عالم باعمل حضرت علامہ ومولانا حافظ وقاری اللہ بخش صاحب قبلہ اشرفی، صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ کلا جماعت خانہ باسنی نے نکاح کی اہمیت وفضیلت پر بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ آپ نے سادگی سے نکاح کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ جس قدر نکاح سادگی اور کم خرچ کے ساتھ انجام پائے، اسی قدر وہ زیادہ بابرکت ہوتا ہے چنانچہ حضرت قبلہ پیر صاحب نے اس سنت نبوی کو اپناتے ہوئے اپنے مریدین ومتوسلین اور جملہ مسلم برادری کو ایک عملی پیغام دیا کہ فضول رسم ورواج سے اجتناب کرکے برکتوں سے بھرپور زندگی کا آغاز کرنا ہی حقیقی کامیابی ہے۔ اپنے خطاب کے دوران حضرت مولانا حافظ اللہ بخش صاحب قبلہ اشرفی نے غیر ضروری اور غیر شرعی رسوم و رواج سے اجتناب پر زور دیا اور بالخصوص نماز پنجگانہ کی ادائیگی کی سخت تاکید کی۔ آپ نے فرمایا کہ نکاح صرف دو افراد کے درمیان بندھن ہی نہیں بلکہ دو خاندانوں اور معاشرے کی اصلاح وفلاح کا ذریعہ ہے۔

## طلباء کی نشوونما میں اسکول کے ساتھ والدین کی زیادہ ذمہ داری ہے: سلیم

### کامیابی کی سیڑھی پیرامیڈ کی طرح ہوتی ہے: ڈی ای او، تزک و احتشام سے منائی گئی گرین لینڈ پبلک اسکول کی سالانہ تقریب

چھپرہ: طلبہ کی ہمہ گیر ترقی کے لیے تعلیم کے ساتھ فنون لطیفہ اور کھیل بھی ضروری ہیں۔ موجودہ مسابقتی دور میں طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی ایک شعبے میں ماہر ہو لیکن ساتھ ہی اسے ہر موضوع کا علم ہونا چاہیے۔ مذکورہ باتیں بہار مدرسہ بورڈ کے سابق ڈپٹی چیئرمین وقانون ساز یہ کے سابق ڈپٹی چیئرمین سلیم پرویز نے گرین لینڈ پبلک اسکول کی 15 ویں سالگرہ کے موقع پر افتتاح کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے پروگرام بچوں کو مواقع فراہم کرتے ہیں۔ اس سے انہیں اپنی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلباء کی ترقی میں اسکول سے زیادہ والدین کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ آدھی روٹی ضرور کھائیں لیکن بچوں کو تعلیم ضرور دیں۔ گرین لینڈ اپنے علاقہ میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ مہمان خصوصی ڈپٹی ایکشن آفیسر جاوید اقبال نے اپنے خطاب میں طلباء کو کامیابی کے لیے بہت سی ٹپس دیں۔ انہوں نے کہا کہ کامیابی کی سیڑھی پیرامیڈ کی مانند ہے۔ آپ شروع میں جتنی محنت کریں گے، آگے کا راستہ اتنا ہی آسان اور آرام دہ ہوتا جائے گا۔ بنیادی تعلیم اس کی بنیاد ہے۔ کانسپٹ بنانے اور محنت کرنے کی عادت اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ کامیابی حاصل کرنے اور اپنا نشان بنانے کے لیے آپ کو خود کو بھول کر محنت کرنی ہوگی۔ طلباء اپنے سے نیچے کی دو کلاسوں کے طلباء کا ہوم ورک کروا کر خود کو جانچ سکتے ہیں۔ انہوں نے اسکول انتظامیہ کی تعریف کی۔ افتتاحی اجلاس سے ڈاکٹر ولی اللہ قادری، ماہر تعلیم دین دیال کمار، سابق ہیڈ ماسٹر محمد کلام الدین، سینئر صحافی محمد ایوب، نیائے کے بانی سیکرٹری سلطان حسین ادریسی، پروفیسر شکیل انور، انجینئر جمال احمد، عبدالرحیم ادریسی وغیرہ نے خطاب کیا۔ بھکاری ٹھاکر آڈیٹوریم کے بڑے اسٹیج پر جب بچوں نے ویلکم گیت، قوالی، مائم ایکٹنگ، گروپ ڈانس، ایکشن سانگ، ڈرامہ اور گانا پیش کیا تو ناظرین وسامعین جھوم اٹھے۔

## ملّیہ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، پورنیہ میں دیکشانت سماروہ (کانووکیشن) کا انعقاد

پورنیہ: 24/ فروری (پریس ریلیز) ملّیہ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، پورنیہ میں آج دیکشانت سماروہ (کانووکیشن) کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز دیپ پروجولن (چراغ روشن کرنے) اور ملیہ ترانہ کے ساتھ ہوا۔ اس خاص موقع پر طلبہ کو ڈگریاں عطا کی گئیں۔ اس موقع کے مہمان خصوصی پورنیہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ویویکا نند سنگھ تھے۔ انہوں نے سابق طلبہ (Alumni) سے خطاب کیا، انہیں زندگی میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ، اس تقریب میں موجود مہمانوں میں انجینئر امیش پرساد بھگت (ریٹائرڈ چیف جی ایم، جی اے ای ایل انڈیا)، ڈاکٹر اسد امام (ڈائریکٹر ایم ای ٹی ٹرسٹ)، ڈاکٹر قیصر امام (لیگل ایڈوائزر، ایم ای ٹی ٹرسٹ)، پروفیسر شبیر عالم (ممبر ایم ای ٹی ٹرسٹ)، ڈاکٹر چندرکانت یادو (سابق ڈین، ایچ او ڈی، کیمسٹری)، ڈاکٹر ایس کے سومن (سی سی ڈی سی، پورنیہ یونیورسٹی)، ونود کمار (سینئر ڈی جی ایم، پاور گرڈ، پورنیہ) اور عادل امام (اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ایم ای ٹی ٹرسٹ) شامل تھے۔ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر اسد امام نے تمام معزز مہمانوں کا استقبال کیا اور ادارے کی کامیابیوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور بتایا کہ ایم ای ٹی ٹرسٹ اس ادارے کو چلا رہا ہے اور خطے میں تعلیم کو فروغ دینے کے لیے متعدد اقدامات کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ، ایم آئی ٹی کے پرنسپل، ڈاکٹر ثاقب شکیل نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے طلبہ کو تعلیم اور کیریئر میں کامیابی حاصل کرنے کی ترغیب دی اور انہیں محنت اور لگن کے ساتھ آگے بڑھنے کا پیغام دیا۔

انہوں نے تکنیکی تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور طلبہ کو اپنے علم اور مہارت کو مسلسل بہتر بنانے کی نصیحت کی۔ آخر میں، انہوں نے کہا کہ ملیہ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ہمیشہ طلبہ کی ہمہ جہتی ترقی اور ان کے روشن مستقبل کے لیے کوشاں رہے گا۔

# رمضان کا چاند دیکھنا بھی عبادت ہے

**ڈاکٹر سراج الدین ندوی**

اسلام کے اکثر احکامات کا تعلق چاند سے ہے۔جیسے رمضان،عیدین،حج وغیرہ کی عبادات چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے انجام دی جاتی ہیں۔اس لیے ان مہینوں کا چاند دیکھنا جن میں کوئی اہم عبادت انجام دی جاتی ہے فرض کفایہ ہے۔فرض کفایہ وہ عمل ہے جس کو بستی یا شہر میں سے کوئی ایک یا چند افراد ادا کرلیں تو پوری بستی کی طرف سے کافی ہے،اگر کسی نے بھی نہیں کیا تو سب گنہ گار ہوں گے۔رمضان چونکہ اللہ کا مہینہ ہے اور ہمارے لیے مقدس مہمان کی حیثیت سے آتا ہے اس کی بے پناہ فضیلتوں کو دیکھتے ہوئے اس کا ممتاز مقام ہے،رمضان کا چاند دیکھنے کا شوق بھی زیادہ ہوتا ہے۔اس لیے 29 شعبان کو چاند دیکھنے کا اہتمام کیا جائے،مغرب کے فوراً بعد اونچے مقامات یا گھر کی چھت پر جاکر چاند دیکھنے کی کوشش کیجیے،مطلع اگر ابر آلود یعنی بارش والا ہو تب بھی ثواب کی نیت سے چاند دیکھنے کی کوشش کیجیے۔کیوں کہ اللہ کے نبی ﷺ اس کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔اگر 29 کو نظر نہ آئے تو 30 تاریخ کو چاند دیکھیے۔یہ سوچ کر نہ رہ جایئے کہ آج تو چاند ہو ہی جائے گا۔کیوں کہ چاند دیکھنا بھی سنت ہے اور ہر سنت پر اجر ہے۔چاند نظر آجائے تو یہ دعا پڑھیے۔

اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ

(ترمذی)

اے اللہ! اس چاند کو امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ ہم پر طلوع فرما، (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

چاند کے تعلق سے ذیل میں چند مسائل درج کیے جارہے ہیں۔جن کو ہر مسلمان کو جاننا چاہیے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ قمری مہینہ 29 دن کا یا 30 دن کا ہوتا ہے۔نہ 28 دن کا اور نہ 31 دن کا،جیسا کہ انگریزی مہینہ ہوتا ہے۔اس لحاظ سے ہر مہینے کی 29 تاریخ کو چاند دیکھا جائے گا۔اگر چاند نظر نہ آئے تو پھر اس مہینے کے 30 دن پورے کیے جائیں گے۔

آج کل سائنسی تحقیقات کی وجہ سے بہت سی چیزیں آسان ہوگئی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ فطری چیزوں کو ہم چھوڑ دیں ۔سائنسی تحقیقات بدلتی رہتی ہیں۔پورے سال کا کلینڈر پہلے ہی تیار ہوجاتا ہے۔اکثر و بیشتر وہ درست بھی ہوتا ہے ۔اس کے باوجود آنکھوں سے چاند دیکھنا ضروری ہے۔آنکھوں سے چاند دیکھے بغیر نہ روزہ رکھا جاسکتا ہے اور نہ عید منائی جاسکتی ہے۔اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔

لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ۔ (بخاری)

روزہ اس وقت تک نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور عید کے لیے افطار اس وقت تک نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اگر چاند تم پر چھپ جائے (ابر کی وجہ سے دکھائی نہ دے) تو حساب لگا لو (یعنی تیس دن پورے کرلو)۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً، فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ. (بخاری)

مہینہ انتیس راتوں کا ہے، اس لیے روزہ اس وقت تک نہ رکھو جب تک (رمضان کا) چاند نہ دیکھ لو۔ پھر اگر تم پر چاند مستور ہوجائے تو (شعبان) کی تعداد تیس دن پورے کرکے رمضان سمجھو۔

یہ دونوں حدیثیں بخاری شریف کے علاوہ بھی حدیث کی دوسری مستند کتابوں میں موجود ہیں۔اس حدیث میں چاند کو دیکھنے کی بات کہی گئی ہے۔دیکھنا عرف عام میں نظروں اور آنکھوں سے ہوتا ہے ۔اس لیے چاند دیکھنے کی بھرپور کوشش کیجیے۔ایک مطلع کے لیے ایک جگہ چاند دیکھ لینا کافی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین کا وہ علاقہ جہاں دن رات کے اوقات میں اتنا فرق نہ ہو کہ تاریخ ہی بدل جائے تو اسے ایک مطلع کہا جائے گا۔مثلاً جب ہمارے یہاں دن ہوتا ہے تو امریکہ میں رات ہوتی ہے،اس لیے دونوں کے مطلع الگ ہیں،اسی طرح سعودی عرب میں بھارت سے ڈھائی گھنٹے بعد بعد رات آتی ہے اس لیے یہ ممکن ہے کہ بھارت میں چاند دکھائی نہ دے لیکن ڈھائی گھنٹے بعد سعودی عرب میں دکھائی دے جائے تو یہ الگ مطلع کہلائے گا۔اس لیے سعودی عرب کے چاند پر ہم روزہ شروع نہیں کرسکتے۔بھلے ہی وہاں کعبہ ہے ۔ایک مسلمان کے دل میں کعبے کے احترام و اکرام کے باوجود اسلامی احکامات کی عمل آوری میں اس کا خیال نہ کیا جائے گا۔

اگر کسی نے کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ اس نے چاند دیکھا ہے،اور دونوں لوگ عاقل بالغ قابل اعتبار ہیں تو گواہی تسلیم کرلی جائے گی اسے فقہ کی زبان میں شہادت علی الشہادۃ کہتے ہیں۔کسی ملک کی روئت ہلال کمیٹی اور کسی اسلامی ملک کے سربراہ،کی جانب سے چاند کے ہونے کے اعلان کا اعتبار کیا جائے گا۔

اگر کسی وجہ سے کسی شخص کو 29 شعبان کو چاند ہونے کی خبر ملی اور روزہ رکھ لیا گیا لیکن بعد میں تحقیق ہوئی کہ وہ چاند غلط تھا تو ایک روزہ زیادہ رکھا جائے گا۔خواہ روزوں کی تعداد اکتیس ہوجائے۔مثال کے طور پر احمد نے 29 شعبان کو خبر پاکر اگلے دن روزہ رکھ لیا، جب کہ وہ خبر غلط تھی ۔لیکن احمد کو معلوم نہ تھا کہ خبر غلط ہے۔باقی لوگوں نے نہیں رکھا۔انھوں نے 30 شعبان کے بعد ہی رکھا۔ اس طرح احمد کا ایک روزہ باقی لوگوں سے زیادہ ہوا ۔اب رمضان کا چاند بھی 30 کا ہوا۔جب کہ احمد کے 30 روزے 29 رمضان کو پورے ہوگئے ۔ تب بھی احمد کو 30 رمضان کا روزہ رکھنا ہوگا کیوں کہ عید کا چاند نہیں ہوا۔

آج کل سوشل میڈیا عام ہے،پل پل کی خبریں پل بھر میں دنیا بھر میں پھیل جاتی ہیں۔چاند کے معاملے میں بعض لوگ عجلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے غلط خبر پھیلانے لگتے ہیں ۔اس سے ہوشیار رہنا چاہیے ۔ہوسکتا ہے کوئی غیر مسلم اپنی آئی ڈی بدل کر گمراہ کن خبر پھیلا دے ۔اس لیے چاند کے بارے میں سوشل میڈیا کا اعتبار نہ کیا جائے بلکہ اپنی بستی کے امام اور قاضی شہر کے اعلان کا اعتبار کریں۔

اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو، جہاں کوئی مسجد نہ ہو،اور مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے اسے چاند دکھائی نہ دیا تو ایسی صورت میں وہ اپنے عزیزوں سے فون کے ذریعے چاند ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر رواں مہینے کے تیس دن پورے کرے گا۔ہم جانتے ہیں کہ سیاچن،لداخ اور کشمیر کی سرحدوں پر برف باری کی وجہ سے ٹیلی مواصلات کا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے اور مذکورہ صورت حال پیدا ہوجاتی ہے۔رمضان کا چاند دیکھنا سنت بھی ہے اور عبادت ہے چھوٹی چھوٹی سنتیں بھی ادا کیجیے۔چاند دیکھنے کا اہتمام کیجیے۔اس میں اجر ہے ہمیں اجر کی ضرورت ہے ۔ہر سنت کو ادا کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے ۔اس کی خوشی ہمارے لیے جنت کا سامان ہے۔ہم انسان ہیں ،ہمارے اندر بشری کمزوریاں ہیں ۔صبح سے شام تک نہ معلوم کتنے گناہ ہوتے ہیں ۔اس لیے جب بھی ثواب حاصل کرنے اور اجر سمیٹنے کا موقع ملے ہاتھ سے نہ جانے دیجیے۔یہ اجر اکٹھا ہوکر ہمارے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔انشاء اللہ

# افغانستان: خواتین ریڈیو پر پابندی ختم

**مدیحہ فصیح**

افغانستان میں طالبان کے 15 اگست 2021 کو اقتدار میں آنے کے بعد،متعدد میڈیا اداروں نے مختلف عوامل کی وجہ سے اپنی سرگرمیاں بند کردیں۔ان میں ملک کی مجموعی اقتصادی مشکلات کے باعث آمدنی میں کمی، طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد عطیہ دہندگان کی حمایت کا خاتمہ،صحافیوں کا ملک سے انخلاء، اور طالبان کی جانب سے عائد کردہ مختلف پابندیاں شامل ہیں۔ طالبان نے میڈیا کے لیے انتہائی چیلنجنگ ماحول پیدا کردیا، بشمول سنسرشپ اور معلومات تک رسائی میں مشکلات۔اس کے علاوہ،صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کو ان کے فرائض کی ادائیگی کے دوران دھمکیاں، غیر قانونی گرفتاری اور حراست، بدسلوکی، عدالت کے مقدمات اور قید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ طالبان کے اقدامات جو ایڈیٹوریل مواد اور میڈیا اداروں کی داخلی سرگرمیوں میں مداخلت کرتے ہیں، میڈیا کی آزادی کو نمایاں طور پر کم کردیتے ہیں۔15 اگست 2021 سے 30 ستمبر 2024 تک، افغانستان میں اقوام متحدہ کے امدادی مشن (یو این اے ایم اے) نے 336 صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کے حقوق کی خلاف ورزیوں کے دستاویزات جمع کیے۔ 256 غیر قانونی گرفتاریاں اور حراست (249 مرد، 7 خواتین)، 130 تشدد اور بدسلوکی (122 مرد، 8 خواتین) اور 75 دھمکیاں یا خوف دلی (66 مرد، 9 خواتین)۔ خلاف ورزیوں کا تعین کرنے میں شفافیت کی کمی ، اور طالبان حکام پر تنقید کرنے والوں کے خلاف دھمکیاں،غیر قانونی گرفتاریوں اور حراست کا استعمال میڈیا کو خود سنسرشپ پر مجبور کرتا ہے اور اظہار رائے کی آزادی پر منفی اثر ڈالتا ہے۔

افغانستان میں میڈیا اداروں کی سرگرمیوں پر مختلف قسم کی پابندیاں عائد ہیں۔ ان میں ایسی موسیقی یا فلموں کی نشریات پر پابندی شامل ہے جو شریعت کے خلاف سمجھی جاتی ہیں ۔ میڈیا اداروں کے دفاتر میں مرد اور خواتین کو علیحدہ علیحدہ کام کرنا ضروری ہوتا ہے،اور مرد اور خواتین براڈکاسٹرز کو ایک پروگرام میں ایک ساتھ پیش ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ کچھ صوبوں میں خواتین کو ریڈیو پروگرامز میں کال کرنے کی اجازت نہیں ہے، سوائے ان مسائل کے جو خواتین کی صحت یا مذہبی مسائل پر مبنی ہوں۔ 21 اگست 2024 کو "نیکی کے فروغ اور برائی کی روک تھام کے قانون" نے پہلے سے موجود پابندیوں کو قانونی شکل دی، موجودہ پابندیوں کو مزید وسعت دی اور نئی پابندیاں شامل کیں۔ میڈیا کے شعبے سے متعلق نئی پابندیوں میں مخلوقات کی تصاویر بنانے یا دکھانے کی ممانعت،خواتین کی آواز کو اب نجی سمجھنا اور اس کا چھپانا، اور خواتین کو محرم (مرد سرپرست) کے بغیر ٹرانسپورٹ فراہم کرنے کی ممانعت شامل ہیں۔

اس سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے ،فروری کے شروع میں طالبان نے غیر ملکی ٹی وی چینل کے ساتھ مبینہ تعاون کا الزام لگاتے ہوئے خواتین کے ذریعے چلائے جانے والے 'ریڈیو بیگم' کے دفاتر پر چھاپہ مارا، عملے کو گرفتار کیا اور اسٹیشن کو آف ایئر کر دیا۔لیکن چند ہفتوں کی معطلی کے بعد افغان خواتین کا یہ ریڈیو اسٹیشن دوبارہ نشریات شروع کر دے گا۔ مارچ 2021 میں خواتین کے عالمی دن کے موقع پر شروع کیے گئے ریڈیو بیگم کا مواد مکمل طور پر افغان خواتین تیار کرتی ہیں۔ اس کا سیٹلائٹ چینل، بیگم ٹی وی، فرانس سے کام کرتا ہے اور ساتویں سے بارہویں جماعت تک افغان اسکول کے نصاب کا احاطہ کرنے والے پروگرام نشر کرتا ہے۔ یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ طالبان نے ملک میں خواتین اور لڑکیوں کی چھٹی جماعت سے آگے کی تعلیم پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔

22 فروری کو جاری ہونے والے ایک بیان میں، طالبان کی اطلاعات و ثقافت کی وزارت نے کہا کہ ریڈیو بیگم نے آپریشن دوبارہ شروع کرنے کے لیے" بار بار درخواست کی" اور اسٹیشن کی جانب سے حکام سے وعدے کیے جانے کے بعد معطلی ہٹا دی گئی ہے۔ اس میں مزید کہا گیا کہ اسٹیشن نے صحافت کے اصولوں اور امارت اسلامیہ افغانستان کے ضوابط کے مطابق نشریات چلانے اور مستقبل میں کسی بھی خلاف ورزی سے بچنے" کا عہد کیا ہے۔ وزارت نے یہ نہیں بتایا کہ وہ اصول اور ضابطے کیا ہیں۔ ریڈیو بیگم نے تصدیق کی کہ وزارت نے نشریات دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دے دی ہے لیکن مزید تفصیلات نہیں بتائیں۔

قبل ازیں، ریڈیو بیگم پر پابندی کے بعد 'گارجین' نے افغان میڈیا میں خواتین کے خلاف ہونے والے کریک ڈاؤن کے تعلق سے ایک سابق براڈکاسٹر سے بات کی تو 22 سالہ افغان صحافی عالیہ (نام تبدیل کیا گیا) نے بتایا کہ جب طالبان نے 2021 کے موسم گرما میں افغانستان کے شہروں کی جانب مارچ شروع کیا، تب انہوں نے اپنے کیریئر کا آغاز کیا تھا اور ان کی آواز شمالی افغانستان میں بہت سے لوگوں کے لیے مانوس ہوگئی تھی۔ اس دوران انہوں نے غیر ملکی فوجوں کے انخلا، حکومت کے دفاتر کے محاصرے اور اپنے صوبے میں سابق حکام کی گرفتاریوں کی رپورٹنگ کی۔ سب سے بڑھ کر، عالیہ نے خواتین کی صورتحال اور ان کے خوف اور تشویشات پر رپورٹنگ کی ان جذبات کی عکاسی کی جو وہ خود محسوس کررہی تھیں۔

عالیہ نے بتایا کہ انہوں نے 2019 میں یونیورسٹی سے براہ راست اس اسٹیشن میں شمولیت اختیار کی اور طالبان کے اقتدار میں آنے سے پہلے دو سال تک کام کیا۔ اگلے چند ماہ، طالبان کا خوف لگا رہتا تھا اور زیادہ وقت نہیں لگا کہ طالبان نے ملک میں میڈیا اور صحافیوں پر کریک ڈاؤن شروع کر دیا، جس میں 336 گرفتاریوں، تشدد اور دھمکیوں کے کیسز سامنے آئے (جیسا کہ یو این اے ایم اے کے حوالے سے اوپر ذکر کیا گیا ہے)۔ اگلے دو سالوں میں، خواتین کو میڈیا سے خارج کرنا جاری رکھا گیا۔ پہلے عوامی سطح پر خواتین کی آوازوں پر قومی سطح پر پابندی عائد کی گئی اور پھر خواتین کے ذریعے چلائے جانے والے میڈیا اداروں کو خاموش کرانے کی کوشش کی گئی۔ 'ریڈیو بیگم' پر نشریاتی پالیسی کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا گیا لیکن 'ریڈیو بیگم' کے عملے کا کہنا ہے کہ وہ صرف افغانستان میں لڑکیوں اور خواتین کے لیے تعلیمی خدمات فراہم کررہے تھے۔

عالیہ کہتی ہیں کہ ایک ایسے ملک میں جہاں غربت اور انٹرنیٹ یا ٹیلی ویژن تک رسائی کم ہے، ریڈیو ایک طاقتور میڈیا ہے اور بہت سے خاندان خبریں اور معلومات کے لیے ریڈیو پر ہی انحصار کرتے ہیں۔ دھمکیوں، شدید دباؤ اور جبری بندشوں کے سبب افغان میڈیا گزشتہ تین سالوں میں نمایاں طور پر سکڑ گیا ہے۔ طالبان کے اقتدار میں آنے سے پہلے، افغانستان میں تقریباً 543 میڈیا ادارے تھے جن میں 790,10 کارکن کام کررہے تھے۔ نومبر 2021 تک، ان میں سے 43 فیصد بند ہو گئے، اور صرف 360,4 میڈیا کارکن باقی رہے۔ خواتین کے لیے صورتحال اور بھی بدتر ہے۔ بین الاقوامی فیڈریشن آف جرنلسٹس کے حالیہ اندازے کے مطابق مارچ 2024 تک افغانستان میں صرف 600 فعال خاتون صحافی ہیں، جو اگست 2021 سے پہلے 833,2 تھیں۔ رپورٹرز ود آؤٹ بارڈرز کے 2024 کے پریس فریڈم انڈیکس میں، افغانستان 180 ممالک میں 178 ویں نمبر پر ہے۔ اس سے ایک سال پہلے یہ 152 ویں نمبر پر تھا۔

# ہیومن میٹانیوموواِئرس: ایک ابھرتا ہوا سانس کی بیماری کا سبب

**نازش احتشام اعظمی**

ہیومن میٹانیوموواِئرس (hMPV) ایک نسبتاً حالیہ اضافہ ہے جو سانس کی بیماریوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے اور جو انسان کی صحت پر نمایاں اثر ڈالتا ہے۔ 2001 میں نیدرلینڈز میں دریافت ہونے والا یہ وائرس خاص طور پر بچوں، بزرگوں اور مدافعتی نظام کے کمزور افراد میں سانس کی انفیکشنز کا ایک اہم سبب بن چکا ہے۔ اس کی عالمی سطح پر موجودگی کے باوجود، hMPV دیگر سانس کے وائرسز جیسے انفلوئنزا اور ریسپائریٹری سنسیشیئل وائرس (RSV) کے مقابلے میں کم جانا پہچانا ہے۔ یہ مضمون hMPV کی دریافت، وائرس کی نوعیت، وبائیات، کلینیکی علامات، تشخیص، علاج، روک تھام اور عالمی صحت کے لیے اس کے چیلنجز کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔

دریافت اور وائرس کی نوعیت: ہیومن میٹانیوموواِئرس پیرامی کس ویریڈے خاندان سے تعلق رکھتا ہے، جس میں RSV، موٹپس اور ماسلس وائرس بھی شامل ہیں۔ یہ ایک نیگیٹو سینس، سنگل اسٹرینڈ RNA وائرس ہے اور میٹانیوموواِئرس جنس کے تحت آتا ہے۔ سب سے پہلے ڈچ بچوں سے سانس کے نمونوں میں پایا گیا، جو شدید سانس کی بیماریوں میں مبتلا تھے، hMPV بعد میں دریافت ہوا کہ یہ وائرس دہائیوں بلکہ صدیوں سے انسانی آبادی میں گردش کررہا تھا۔ ریٹرو سپیکٹیو مطالعات سے یہ بات سامنے آئی کہ hMPV کی جینیاتی ساخت پرندوں کے میٹانیوموواِئرس کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا ممکنہ زونوٹک ماخذ ہے اے ایم پی وی کی دو اہم جینی لائنجز ہیں جنہیں A اور B کے طور پر لیبل کیا گیا ہے، جو مزید سب لائنجز میں تقسیم ہوجاتی ہیں۔ یہ لائنجز دنیا بھر میں موسمی آؤٹ بریک کے دوران ایک ساتھ گردش کرتی ہیں، اگرچہ ان کی موجودگی مختلف خطوں اور سالوں میں مختلف ہوسکتی ہے۔

وبائیات: hMPV ایک عالمی سطح پر موجود وائرس ہے جو دنیا بھر میں سانس کی بیماریوں میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مطالعات سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً تمام بچے پانچ سال کی عمر تک اس وائرس کا شکار ہوجاتے ہیں۔ تاہم، مدافعتی طاقت میں کمی اور وائرس کی جینیاتی تنوع کی وجہ سے عمر بھر اس کا دوبارہ انفیکشن ہوسکتا ہے۔ یہ وائرس موسمی نمونہ ظاہر کرتا ہے، جو سردیوں کے آخر اور بہار کے آغاز میں عروج پر پہنچتا ہے، جو RSV اور انفلوئنزا کی طرح ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ وائرس بنیادی طور پر بچوں کو متاثر کرتا ہے، لیکن یہ دیگر حساس گروپوں کے لیے بھی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے، جیسے: بزرگ افراد، کرونک بیماریوں میں مبتلا افراد (جیسے دمہ، COPD)، مدافعتی نظام کی کمزوری والے افراد، بشمول کینسر کے مریض اور ٹرانسپلانٹ وصول کنندگان۔

منتقلی اور پیتھوجینیسس

یہ وائرس بنیادی طور پر درج ذیل طریقوں سے منتقل ہوتا ہے:

سانس کی بوندیں۔ آلودہ مادوں سے براہ راست رابطہ۔ آلودہ سطحیں۔

سانس کی نالی میں داخل ہونے کے بعد، hMPV اپی تھیلیل خلیوں کو متاثر کرتا ہے، جس سے سوزش اور ٹشو کی خرابی ہوتی ہے۔ اس مدافعتی ردعمل کی وجہ سے انفیکشن کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ وائرس اوپری اور نچلے سانس کی نالیوں کو متاثر کرتا ہے، جس سے بیماریوں کا سامنا ہوتا ہے جو ہلکی نزلہ زکام سے لے کر شدید بیماریوں تک جاسکتی ہیں جیسے:

برونکیو لائٹس ۔نمونیا۔ شدید سانس کی تکلیف (ARDS)۔

بیماری کی شدت عمر، صحت کی بنیادی حالتوں اور مدافعتی حیثیت پر منحصر ہوتی ہے۔

کلینیکی علامات: hMPV انفیکشن کی علامات کی ایک وسیع رینج ہوتی ہے، جو شدت کے حساب سے مختلف ہوسکتی ہے

ہلکی بیماری:

ناک کا بند ہونا۔ کھانسی۔ گلے میں درد۔ بخار۔ تھکاوٹ۔

2. معتدل سے شدید بیماری:

برونکیو لائٹس (خاص طور پر بچوں میں)۔ نمونیا۔ پھسی کی آواز۔ سانس لینے میں مشکل۔ ہائپوکسیا۔

بچوں میں، hMPV برونکیو لائٹس اور نمونیا کا ایک اہم سبب ہے، جو RSV کے بعد دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ بزرگ افراد میں، یہ دمہ اور COPD جیسی دائمی بیماریوں کو مزید بڑھا سکتا ہے، جب کہ مدافعتی نظام کی کمزوری والے افراد شدید بیماری، طویل مدتی وائرس کے اخراج اور ثانوی بیکٹیریل انفیکشن کے خطرے میں مبتلا ہوتے ہیں۔

تشخیص: صرف کلینیکی پیشکش hMPV کی تشخیص کے لیے کافی نہیں ہوتی کیونکہ اس کی علامات دیگر سانس کے وائرسز سے ملتی جلتی ہوتی ہیں۔ اس کی تشخیص کے لیے لیبارٹری ٹیسٹ ضروری ہیں، جن میں شامل ہیں:

1. مالیکیولر ٹیسٹنگ:

RT-PCR (ریورس ٹرانسکرپشن پولیمریز چین ری ایکشن): سانس کے نمونوں میں hMPV RNA کی تشخیص کے لیے گولڈ اسٹینڈرڈ۔

NAATs (نیوکلک ایسڈ ایمپلی فیکیشن ٹیسٹ): کلینکل لیبارٹریز میں عام طور پر استعمال ہوتے ہیں اور ان کی حساسیت اور خصوصیت زیادہ ہوتی ہے۔

2. اینٹیجن کی تشخیص: امیونوفلوروسینس ٹیسٹ یا اینزائم لنکڈ امیونوسوربینٹ ٹیسٹس (ELISAs) hMPV کے اینٹیجنز کی شناخت کرسکتے ہیں، مگر یہ مالیکیولر طریقوں کی حساسیت سے کم ہوتے ہیں۔

3. سیرولوجیکل ٹیسٹنگ: یہ طریقے hMPV کے خلاف اینٹی باڈیز کو شناخت کرتے ہیں اور بنیادی طور پر تحقیق میں استعمال ہوتے ہیں۔

تشخیصی طریقہ کار کا انتخاب وسائل کی دستیابی اور مریض کی کلینیکی حالت پر منحصر ہوتا ہے۔

علاج اور انتظام: اس وقت hMPV کے لیے کوئی مخصوص اینٹی وائرل علاج یا ویکسین دستیاب نہیں ہے۔ علاج بنیادی طور پر معاون ہوتا ہے، جس کا مقصد علامات کو کم کرنا اور پیچیدگیوں کا انتظام کرنا ہوتا ہے:

1. معاون نگہداشت:

کافی پانی پینا۔ ہائپوکسیا کے لیے آکسیجن تھراپی۔ بخار اور تکلیف کو کم کرنے کے لیے اینٹی پیریٹک دوا۔

2. ہسپتال میں داخلہ: شدید کیسز کے لیے ضروری ہوتا ہے، خاص طور پر وہ جن میں سانس کی تکلیف یا ARDS شامل ہو۔

انتہائی بیمار مریضوں کے لیے میکانیکی وینٹیلیشن اور انتہائی کیئر ضروری ہوسکتی ہے۔

3. تجرباتی تھراپیز: اگرچہ ربایورین اور مونوکلونل اینٹی باڈیز نے لیبارٹری مطالعات میں محدود اثرات دکھائے ہیں، لیکن یہ معمول کے علاج نہیں ہیں۔

روک: hMPV کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے سانس کی صفائی کے طریقے اپنانا ضروری ہے، کیونکہ فی الحال کوئی ویکسین دستیاب نہیں ہے۔ اہم روک تھام کے اقدامات میں شامل ہیں:

1. ذاتی صفائی: صابن اور پانی سے ہاتھ دھونا۔

انفیکٹڈ افراد سے قریب ترین رابطے سے گریز کرنا۔

کھانسی اور چھینکوں کو ٹشو یا کہنی سے ڈھانپنا۔

2. ماحولیاتی اقدامات:

سطحوں اور اشیاء کو باقاعدگی سے صاف کرنا۔

انڈور جگہوں میں ہواداری کو بہتر بنانا۔

3. حساس گروپوں کا تحفظ:

صحت کی دیکھ بھال کے ماحول میں اضافی احتیاطی تدابیر، خاص طور پر بچوں اور بزرگوں کے وارڈز میں۔

مدافعتی کمزوری والے افراد کو سانس کے وائرس کے عروج کے دوران بھیڑ بھاڑ والی جگہوں سے بچنے کی نصیحت کرنا۔

ویکسین کی ترقی میں مشکلات

hMPV کے لیے ویکسین کی تیاری کے دوران کئی مشکلات کا سامنا ہے:

1. اینٹیجینک تنوع: متعدد جینیاتی لائنجز ایک وسیع پیمانے پر مؤثر ویکسین کی تخلیق کو پیچیدہ بناتی ہیں۔

2. مدافعتی ردعمل: قدرتی انفیکشن طویل مدتی مدافعتی تحفظ فراہم نہیں کرتا، جو ویکسین کی افادیت کے بارے میں سوالات اٹھاتا ہے۔

3. تحقیقی ترجیحات: hMPV پر تحقیق کے لیے محدود فنڈنگ اور توجہ، جو دیگر سانس کے پیتھوجنز سے کم ہے۔

ان مشکلات کے باوجود، ریکمبیننٹ پروٹین ویکسینز اور ویکٹر بیسڈ پلیٹ فارمز میں ترقی کی امید موجود ہے۔

hMPV اور عالمی: hMPV عالمی سانس کی بیماریوں میں اہم مگر کم پہچانا جانے والا حصہ دار ہے۔ وسائل کی کمی والے علاقوں میں، تشخیصی صلاحیت کا فقدان اکثر غلط تشخیص یا غیر تشخیص کا باعث بنتا ہے، جس کے نتیجے میں غیر مناسب علاج جیسے کہ غیر ضروری اینٹی بایوٹک کا استعمال ہوتا ہے، جو اینٹی مائیکروبیل مزاحمت کو بڑھاتا ہے۔

COVID-19 کی وبا نے سانس کے وائرس کے نگرانی کے نظام اور ویکسین کی تحقیق کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ یہ اسباق hMPV کی تشخیص، روک تھام اور علاج کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

مستقبل کے رجحانات: hMPV کے اثرات کے بارے میں بڑھتی ہوئی آگاہی نے کئی اہم شعبوں میں تحقیق کو فروغ دیا ہے:

1. ویکسین کی ترقی: محفوظ اور مؤثر ویکسین بنانے کے لیے کوششوں کو تیز کرنا۔

2. اینٹی وائرل تھراپیز: خاص طور پر hMPV کو نشانہ بنانے والی ادویات کی شناخت اور تجربہ کرنا۔

3. نگرانی کے نظام: عالمی نگرانی کو بڑھانا تاکہ hMPV کی وبائیات کا پتہ چل سکے اور عوامی صحت کی حکمت عملی کو معلومات فراہم کی جاسکے۔

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ اسلامک اسٹڈیز کی جانب سے مولانا عبدالحمید رحمانی کی حیات وخدمات پر منعقدہ دوروزہ سیمینار کے اختتام کے بعد مہمانان کرام اور طلبا ایک ساتھ تصویر میں نظر آرہے ہیں

# علی گڑھ میں مولانا عبدالحمید رحمانی پر، منعقدہ دوروزہ سیمینار میں مولانا رحمانی کی حیات اور کارنامہ پر مشتمل کتاب کا اجراء

علی گڑھ 24 فروری (عبدالوحید (علیگ)) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں منعقدہ دو روزہ سیمینار جس کا موضوع مولانا عبدالحمید رحمانی رحمہ اللہ کا مسلمانان ہند کی تعلیمی وسماجی ترقی میں کردار کے موضوع پر سیمینار منعقد ہوا جس میں مولانا رحمانی رحمہ اللہ کی حیات اور کارنامہ پر دو جلدوں پر مشتمل کتاب کا رسم اجراء عمل میں، کتاب کے رسم اجراء سے پہلے پروفیسر ضیاء الدین ملک فلاحی نے کتاب پر تبصرہ کیا اور اس کی طباعت اور اس میں شامل موضوعات، اداریے، طباعت، اور جلد بندی کی خوبصورتی کا بھر پور جائزہ لیا اس کے علاوہ رسم اجراء کے لئے کتاب کے ساتھ پروفیسر عبدالحمید فاضلی صدر شعبہ اسلامیات علی گڑھ، پروفیسر ثناء اللہ صدر شعبہ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، شیخ محمد رحمانی سنابلی مدنی صدر ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سینٹر، مولانا شمیم احمد خان ندوی ناظم اعلی جامعہ سراج العلوم جھنڈا نگر نیپال، مولانا عاشق علی اثری سابق شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ سنابل، پروفیسر عبید اللہ فہد کنوینر سیمنار، پروفیسر ضیاء الدین ملک معاون کنوینر سیمنار، ڈاکٹر بلال احمد کٹی ناظم جلسہ اور سکریٹری سیمینار جناب عبدالوحید خان کتاب کی رسم اجراء کے موقع پر موجود رہے اور اپنی ہاتھوں میں اٹھا کر کتاب کی رونمائی کی۔

## دبئی میں متحدہ عرب امارات میں عالمی یوم یونانی طب کا انعقاد

دبئی، متحدہ عرب امارات - 24 فروری 2025 - دبئی کے ملینیم پلازا ڈاؤن ٹاؤن ہوٹل میں عالمی یوم یونانی طب کی پرجوش تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ یہ تقریب امارات یونانی ڈاکٹرز ایسوسی ایشن (EUDA)، جو کہ ورلڈ یونانی ورلڈ یونانی فاؤنڈیشن (WUF) کا متحدہ عرب امارات کا چیپٹر ہے، کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ اس میں امارات آیورویدا گریجویٹس ایسوسی ایشن (EAGA) اور ہومیوپیتھی مڈل ایسٹ (HME) کا بھی تعاون شامل تھا۔ یہ اہم تقریب ورلڈ روایتی، تکمیلی اور انٹیگریٹو میڈیسن (TCIM World) فاؤنڈیشن کے بینر تلے منعقد کی گئی، جس کا بنیادی موضوع ذہنی صحت تھا۔ یونانی، آیوروید، ہومیوپیتھی، اور نیچروپیتھی کے ممتاز معالجین اور ماہرین نے شرکت کی اور ذہنی صحت کی بہتری کے لیے اپنے خیالات اور تجربات کا تبادلہ کیا۔ اس تقریب میں ذہنی صحت کی دیکھ بھال کے حوالے سے مختلف ہولسٹک طریقوں پر متعدد پریزنٹیشنز دی گئیں، جن میں ان روایتی طریقہ ہائے علاج کے فوائد اور ان کے باہمی انضمام پر روشنی ڈالی گئی۔ تقریب کی صدارت معزز مہمانان خصوصی نے کی، جن میں شامل تھے۔ محترمہ آمنہ الحیدان، صدر ورلڈ TCIM فاؤنڈیشن اور بانی لوٹس ہولسٹک انسٹی ٹیوٹ اینڈ میڈیکل سینٹر۔ ڈاکٹر سیف اللہ آدم جی، انچارج ہیلتھ اتھارٹی شارجہ برائے لائسنسنگ اور پالیسی سازی۔ مونس دہلوی، جنرل سیکرٹری WUF اور دہلوی ریمیڈیز پرائیویٹ لمیٹڈ، دہلوی عنبر ہربلز پرائیویٹ لمیٹڈ، دہلوی نیچرلز، انڈیا کے بزنس ڈیولپمنٹ مینیجر۔ ان معزز شخصیات کی موجودگی نے اس مکالمے کو مزید بامعنی بنا دیا اور مختلف روایتی طبی طریقوں کے انضمام کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ایک اہم اعلان میں محترمہ آمنہ الحیدان نے 21 فروری کو ورلڈ TCIM ڈے کے طور پر منانے کا اعلان کیا، تاکہ روایتی، تکمیلی، اور انٹیگریٹو میڈیسن کی خدمات کو سالانہ بنیادوں پر سراہا جا سکے۔ تقریب میں EUDA، WUF، EAGA، اور HME کے مندوبین اور اراکین نے بڑی تعداد میں شرکت کی، جس نے مختلف معالجین کے درمیان تعاون کو فروغ دیا اور متبادل اور تکمیلی صحت کے طریقوں کو آگے بڑھانے کے عزم کو مضبوط کیا۔ یہ اجتماع اس بات کا ثبوت ہے کہ ذہنی صحت اور فلاح و بہبود کو ہولسٹک طریقوں کے ذریعے بہتر بنانے کی مسلسل کوششیں جاری ہیں۔

## منہلی پولیس اسٹیشن کو سیمنٹ کرسی سولار لیمپ کا عطیہ

بیدر 24 فروری (محمد امجد حسین) تا گورہ گرام پنچایت کے نائب صدر زسا پا جانکا تورہ نے ذاتی طور پر بیدر تعلقہ کے منہلی پولیس اسٹیشن کو ایک سیمنٹ سیٹ اور ایک سولر لیمپ عطیہ کیا۔ انہوں نے 30,000 روپے کی دو سیمنٹ کی کرسیاں اور سولر لیمپ دیا ہے۔ کرسی اور سولر لیمپ منہلی پولیس اسٹیشن کے پی ایس آئی کے حوالے کیے۔ عوام کی سہولت کے لیے ایک کرسی اور ایک سولر لیمپ اسٹیشن کو دیا گیا ہے۔ سیمنٹ کی کرسیوں پر ٹریفک آگاہی کے پیغامات جیسے 'شراب پی کر گاڑی نہ چلائیں، ذمہ دار بنیں' اور 'ڈرائیونگ کرتے وقت ہیلمٹ ضرور پہنیں'۔ زسا پا جانکا نے کہا کہ سولر لیمپ رات کو پولیس اسٹیشن آنے والوں کی مدد کرے گا۔ پی ایس آئی تندلی نے زسا پا جکانہ کے سماجی کام پر اپنی خوشی کا اظہار کیا، جس میں اسٹیشن کو سیمنٹ کی کرسی اور ایک سولر لیمپ دیا ہے۔ ڈسٹرکٹ 5 گارنٹی امپلیمنٹیشن اتھارٹی کے چیرمین امروتراو چکوڑے اور منہلی پولیس اسٹیشن کا عملہ موجود تھا۔

## آج پھر سے جملوں کا طوفان آئے گا: روہنی آچاریہ

پٹنہ 24 فروری (د س)۔ ایک طرف وزیر اعظم نریندر مودی کے دورہ بہار کو لے کر این ڈی اے اتحاد میں جوش ہے وہیں دوسری طرف اپوزیشن جارحانہ انداز میں نظر آ رہا ہے۔ اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے پی ایم مودی سے 15 سوال پوچھے ہیں، وہیں اب ان کی بہن اور آر جے ڈی لیڈر روہنی آچاریہ نے بھی سوال اٹھائے ہیں۔ روہنی آچاریہ نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کر کے پی ایم نریندر مودی کے دورہ بہار پر حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج پھر بہار میں جملوں کا طوفان آئے گا، کھوکھلے وعدوں اور جھوٹے دعووں کی بوچھاڑ ہوگی۔ ٹھگوا ٹھگ بندھن کی قیادت کرنے والے آئیں گے، زبانی بم برسائیں گے اور پھر بہار کو دھوکہ دیں گے اور پھر چلے جائیں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی پیر کے روز نئی دہلی سے براہ راست دیوگھر آئیں گے۔

پی ایم کا خصوصی طیارہ دیوگھر ہوائی اڈے پر اترے گا، جس کے بعد نریندر مودی وہاں سے بھاگلپور کے لیے روانہ ہوں گے۔ وہ بھاگلپور میں کسان سمان ندھی کی 19 ویں قسط جاری کریں گے۔ اس سے کروڑوں کسانوں کو براہ راست فائدہ پہنچے گا۔ اس کے ساتھ ہی وزیر اعظم نریندر مودی بہار کے لوگوں کو ایک بڑا تحفہ دیں گے۔ اس دوران اپوزیشن جارحانہ انداز میں جاری ہے۔ اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے پی ایم مودی سے سوال پوچھے ہیں۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر وزیر اعظم مودی پر سوالات کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔

## 36 ویں بین الاقوامی انسانی اتحاد کانفرنس کی شاندار کامیابی کے دوران دنیا کے معروف مذہبی رہنماؤں نے امن اور اتحاد کا حلف اٹھایا

نئی دہلی: سنت ورشن سنگھ جی دھام، بروری، دہلی میں منعقدہ 36 ویں بین الاقوامی انسانی اتحاد کانفرنس میں دنیا بھر سے بہت سے مذہبی رہنماؤں اور بین الاقوامی مندوبین نے شرکت کی جو دنیا کے سب سے بڑے مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہوئے تاکہ عالمی امن اور انسانی اتحاد کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ 22-23 فروری کو انتہائی قابل احترام سنت راجندر سنگھ جی مہاراج، ساون کرپال روحانی مشن کے سربراہ اور بین الاقوامی انسانی اتحاد کانفرنس کے صدر کی موجودگی میں 36 ویں بین الاقوامی انسانی کانفرنس کے دوران خدا کی محبت اور انسانی اتحاد کے موضوعات پر توجہ مرکوز کی گئی۔ یہ کانفرنس وشو دھرم سنگھ اور مانو ایکتا سمیلن کے بانی صدر پرم سنت کرپال سنگھ جی مہاراج کے 131 ویں پرکاش پرو کے موقع پر منعقد کی گئی تھی۔ جنہوں نے فروری 1974 میں پہلی انسانی اتحاد کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس موقع کی اہمیت میں اضافہ کرتے ہوئے، تقریب نے سنت ورشن سنگھ جی دھام کے افتتاح کے 25 سال مکمل ہونے کا جشن بھی منایا، جو عظیم سنت ورشن سنگھ جی مہاراج کے اعزاز میں قائم ایک روحانی مقام ہے۔ 25 سالوں سے یہ جگہ پوری دنیا کے متلاشیوں کے لیے امن، مراقبہ اور روحانی ترقی کی علامت رہی ہے۔ ہندوستان اور بیرون ملک سے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، تقدس مآب سنت راجندر سنگھ جی مہاراج نے محبت، اتحاد اور علم کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی اہمیت پر زور دیا۔

افتتاح کے موقع پر اپنے پیغام میں، تقدس مآب سنت راجندر سنگھ جی مہاراج نے کہا کہ "ہم کے تقدس مآب سنت کرپال سنگھ جی مہاراج نے ہمیں اپنے آپ کو جاننے اور خود شناسی اور خدا شناسی کے راستے پر چلنے کی تلقین کی۔ اس کا آفاقی پیغام" ایک بنو، نیک بنو، ایک بنو" زندگی کے حقیقی جوہر کی نمائندگی کرتا ہے اور ہمیں اس کی سالگرہ کے اعزاز میں اسے اپنی زندگیوں میں شامل کرنا چاہیے۔ اس نے ہمیں سمجھایا کہ مذہب اور رنگ کے بیرونی اختلافات کے باوجود ہم سب رب کی الٰہی محبت کے ریشمی دھاگے سے بندھے ہوئے ہیں۔ روح کے طور پر ہم خدا باپ کا حصہ ہیں لیکن اس دنیا کی کششیں اکثر ہمیں اس حقیقت سے بے خبر رکھتی ہیں۔ مراقبہ کی مشق کے ذریعے ہم اپنے اتحاد سے آگاہ ہوتے ہیں اور اپنے اندر خدا کی الٰہی طاقت کا تجربہ کرتے ہیں۔ اس نے اکثر کہا کہ ہمیں اپنی زندگی کے آخری مقصد یعنی خدا کا حصول حاصل کرنے کے لیے روزانہ مراقبہ کی مشق کرنی چاہیے۔

سب سے زیادہ قابل احترام سنت راجندر سنگھ جی مہاراج نے دونوں تقریبات پر موجود تمام بھائیوں اور بہنوں کو مبارکباد دی اور انہیں ان عظیم سنتوں کے دکھائے ہوئے راستے پر چلنے کی ترغیب دی۔

قابل احترام سنت راجندر سنگھ جی مہاراج نے اپنے پیغام میں کہا، "پرم سنت کرپال سنگھ جی مہاراج نے اپنی زندگی لاکھوں لوگوں کو خدا کی شناسی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے وقف کر دی۔ وہ رب کی طرف سے روشنی کی کرن تھی، جس نے ہماری روح کے اندھیرے کو دور کیا اور اپنے علم سے ہماری زندگیوں کو منور کیا۔ خدا باپ ایسے بزرگوں اور عظیم انسانوں کو اس زمین پر انسانیت کی بہتری کے لیے بھیجتا ہے۔ اس نے ہمارے اندر خدا کی الٰہی محبت کو بیدار کیا اور ہماری زندگیوں کو خوشیوں سے بھر دیا۔ جیسا کہ ہم سنت ورشن سنگھ جی دھام کے 25 سال مکمل ہونے کا جشن منا رہے ہیں، اس موقع پر میں ان دونوں عظیم سنتوں کی یاد میں یہاں منعقد ہونے والی کانفرنسوں کے لیے بہت خوش ہوں۔ ہمارا مقصد اسے اور بھی خوبصورت بنانا ہے کیونکہ یہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنے، مراقبہ کی مشق کرنے اور روحانی طور پر ترقی کرنے کا ایک مقدس مقام ہے۔ اس کانفرنس کے دوران 22 فروری کو مراقبہ - ابدی امن اور اتحاد کا راستہ اور 23 فروری کو کرپال - الٰہی محبت اور حکمت کا سمندر کے عنوانات پر دو روحانی سیمینار منعقد کیے گئے۔

دو روزہ 36 ویں بین الاقوامی انسانی اتحاد کانفرنس میں دنیا بھر سے بہت سے مذہبی رہنماؤں اور مندوبین نے شرکت کی جن میں مہمندلیشور سوامی پرمانند جی مہاراج، نظام الدین اولیاء درگاہ سے سید فرید احمد نظامی، رشی کیش سے مہنت شری روی پرپنا چاریہ جی مہاراج، سنت نشان سنگھ جی شری بھینی صاحب، لیس روشی یومین کے فادر اے نیتھرو، فادر بی شری، اے بھیرو شامل ہیں۔ چاریہ سوامی دیویندرانند گری جی مہاراج، سری سری بھگوان اچاریہ جی مہاراج، ربی ایزکیل آئزک مالیکر، وویک مونی جی، فادر ایم ڈی۔ تھامس اور گوسوامی سشیل جی مہاراج نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بین الاقوامی مقررین میں کولمبیا سے لینا ماریا سالگاڈو، گھانا سے رافیل یادمینو، پیرو سے پاولا تیرا، اور ریاستہائے متحدہ سے کارلوس لوزانو شامل تھے۔ ان تمام مقررین نے دنیا میں امن قائم کرنے کے لیے مراقبہ اور روحانیت کو اپنی زندگیوں میں شامل کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور سپریم سنت کرپال سنگھ جی مہاراج کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انتہائی عقیدت مند سنت راجندر سنگھ جی مہاراج کے بتائے ہوئے بے لوث خدمت کی روایت کو جاری رکھتے ہوئے 36 ویں بین الاقوامی انسانی اتحاد کانفرنس میں 40 ویں مفت آنکھوں کا معائنہ اور موتیا بند سرجری کیمپ اور کپڑوں کی تقسیم کا کیمپ بھی منعقد کیا گیا۔ اس کے علاوہ اس موقع پر ساون کرپال روحانی مشن نے دہلی کے کئی این جی اوز اور اسپتالوں میں کھانے کی اشیاء، پھل اور ادویات بھی تقسیم کیں۔ تین دہائیوں سے زیادہ عرصے سے، سب سے زیادہ قابل احترام سنت راجندر سنگھ جی مہاراج نے اپنی زندگی انسانی زندگی کے مقصد کے حصول کے لیے ایک مثال کے طور پر چلائی ہے۔ وہ بین الاقوامی سطح پر مراقبہ اور روحانیت کے ذریعے اندرونی اور بیرونی امن کو فروغ دینے کے لیے اپنے کام کے لیے پہچانا جاتا ہے۔

## وزیر اعظم مودی پر تیجسوی یادو کا حملہ

پٹنہ: وزیر اعظم نریندر مودی کو ان کے بہار دورے سے قبل نشانے پر لیتے ہوئے راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے رہنما تیجسوی یادو نے 15 سوالات کیے اور کہا کہ بہار کے عوام اب جھوٹ اور جملے نہیں بلکہ حقیقی ترقی چاہتے ہیں۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ این ڈی اے کی حکومت گزشتہ 20 برسوں سے بہار اور 11 برسوں سے مرکز میں ہے، لیکن ریاست کو کچھ خاص نہیں ملا۔ تیجسوی یادو نے سوال اٹھایا کہ وزیر اعظم مودی نے 2022 تک کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن اب 2025 میں بھی کسان مشکلات کا شکار ہیں۔

# اہم میچ میں اس طرح بیٹنگ کرنا بہت اچھا تھا

## پاکستان کے خلاف میچ وننگ اننگ کے بعد کوہلی کا ردعمل

دبئی: ہندوستانی اسٹار بلے باز ویراٹ کوہلی نے ون ڈے کرکٹ میں شاندار واپسی کرتے ہوئے پاکستان کے خلاف آئی سی سی چیمپئنس ٹرافی میں اپنی پہچان بنائی۔ کوہلی نے 111 گیندوں پر ناقابل شکست 100 رن بنا کر بھارت کو اہم جیت دلائی اور اس جیت کے ساتھ ہی پاکستان کے چیمپئنس ٹرافی سے جلد باہر ہونے کے امکانات مزید بڑھ گئے ہیں۔ اگر نیوزی لینڈ پیر (24 فروری) کو بنگلہ دیش کو ہرا دیتا ہے تو پاکستان ٹورنامنٹ سے باہر ہوسکتا ہے۔ 242 کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے، ہندوستان نے کپتان روہت شرما (20) کو جلد کھو دیا لیکن کوہلی نے شبھمن گل اور شریاس آئر کے ساتھ مل کر ٹیم کو مضبوط پوزیشن میں ڈال دیا۔ گیل نے شاہین آفریدی کے ابتدائی اسپیل کو شاندار طریقے سے نمٹاتے ہوئے اہم 46

رن بنائے جب ہندوستان پہلے 10 اوور میں 64/1 تک پہنچ گیا۔ میچ کے بعد کوہلی نے کہا کہ اہم میچ میں اس طرح کی بلے بازی کرنا

بہت اچھا تھا۔ ہمارا مقصد درمیانی اوور میں زیادہ رسک نہ لے کر اسپنر کے خلاف کنٹرول برقرار رکھنا تھا۔ شریاس نے آخر میں تیزی لائی اور مجھے بھی کچھ باؤنڈری لگانے کا موقع ملا۔ پاکستان کے شاہین آفریدی نے روہت شرما (20) کو جلد آؤٹ کر کے ہندوستان کو چونکا دیا لیکن گل اور کوہلی نے یقینی بنایا کہ ٹیم پر کوئی دباؤ نہیں ہے۔

کوہلی کی اسٹرائیک روٹیشن اور گل کی جارحانہ بلے بازی نے پاور پلے میں ہندوستان کو مضبوط پوزیشن میں ڈال دیا۔ کوہلی نے کہا، شفافیت ضروری ہے، خاص طور پر جب تیز گیند بازوں کے خلاف رن بنانے کی بات آتی ہے۔ شبھمن نے شاہین کے خلاف شاندار کھیلا، اسی لیے وہ دنیا کے نمبر 1 بلے باز ہیں۔ پاور پلے میں تیزی سے اسکور کرنا ضروری تھا تاکہ بعد میں دباؤ نہ بڑھے۔

## آئی سی سی کے چیئرمین جے شاہ نے ویراٹ کوہلی کو 14 ہزار ون ڈے رن مکمل کرنے پر مبارکباد دی

نئی دہلی، 24 فروری (ی ن س)۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کے صدر جے شاہ نے ہندوستانی بلے باز ویراٹ کوہلی کو اپنی 51ویں ایک روزہ بین الاقوامی سنچری بنانے اور 50 اوور کے فارمیٹ میں 14000 رن مکمل کرنے پر مبارکباد دی۔ کوہلی نے اتوار کو دبئی انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں روایتی حریف پاکستان کے خلاف آئی سی سی چیمپئنس ٹرافی میچ کے دوران ون ڈے کرکٹ میں 14,000 رن مکمل کیے، ایسا کرنے والے وہ تیسرے کرکٹر بن گئے۔ جے شاہ نے اپنے آفیشل سوشل میڈیا ہینڈل پر جا کر کوہلی کی کور ڈرائیو کی تعریف کی جو انہیں 14000 کے سنگ میل تک لے گئی۔ انہوں نے ٹویٹر پر لکھا، دبئی میں پاکستان کے خلاف چیمپئنس ٹرافی میچ کے دوران 14,000 ون ڈے رن کو عبور کرنے پر ویراٹ کوہلی کو مبارکباد اور سنگ میل تک پہنچنے کے لیے کتنی شاندار کور ڈرائیو ہے۔ کوہلی نے 111 گیندوں پر سات چوکوں کی مدد سے ناقابل شکست 100 رن بنائے، جسے دیکھنے کے لیے واقعی ایک ٹریٹ تھا۔ ان کی اننگ 90.09 کے اسٹرائیک ریٹ پر آئی، جس سے ہندوستان کو پاکستان کے 241 رن کے ہدف کو آسانی سے حاصل کرنے میں مدد ملی۔ یہ آئی سی سی ون ڈے میں کوہلی کی چھٹی اور آئی سی سی چیمپئنس ٹرافی میں پہلی سنچری تھی۔ وہ سچن تندولکر (463 ون ڈے میں 18,426 رن) اور کمار سنگاکارا (404 میچوں میں 14,234 رن) کے بعد یہ کارنامہ انجام دینے والے تیسرے بلے باز ہیں۔ 299 ون ڈے میچوں میں کوہلی نے 58.20 کی اوسط سے 51 سنچریوں اور 73 نصف سنچریوں کی مدد سے 14,085 رن بنائے ہیں۔ پاکستان بھارت چیمپئنس ٹرافی کے میچ میں پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ پاکستان نے بابر اعظم (26 گیندوں پر پانچ چوکوں کی مدد سے 23) کے ساتھ 41 رن کی ابتدائی شراکت میں کچھ خوبصورت ڈرائیوز کے ساتھ اچھی شروعات کی۔ تاہم اس کے بعد پاکستان نے 47 رن پر دو وکٹیں گنوا دیں۔ وہاں سے کپتان محمد رضوان (3 چوکوں کی مدد سے 77 گیندوں پر 46)، خوشدل شاہ (39 گیندوں پر 2 چھکوں کی مدد سے 38)، سلمان آغا (19) اور نسیم شاہ (14) نے پاکستان کو 49.4 اوور میں 241 رن پر آل آؤٹ کرنے میں مدد کی۔ 242 رن کا تعاقب کرتے ہوئے، ہندوستان نے کپتان روہت شرما (15 گیندوں پر 20، تین چوکوں اور ایک چھکے کے ساتھ) کو جلد کھو دیا۔ بعد ازاں، شبھمن گل (52 گیندوں پر 46، 7 چوکوں کی مدد سے) اور ویراٹ کوہلی (7 چوکوں کی مدد سے 111 گیندوں پر 100٭) کے درمیان 69 رن کی شراکت کی بدولت اور پھر ویراٹ اور ایئر کے درمیان 114 رن کی شراکت نے 67 گیندوں پر ایک چھکے اور 5 چھکے کی مدد سے ہاتھ میں وکٹیں اور 45 گیندیں باقی کے ساتھ بھارت کو فتح دلائی۔

# سرحدوں کے پار علم کی توسیع کے تصور کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ساؤتھ ایشین یونیورسٹی

## SAU کے صدر پروفیسر KK Agarwal نے یونیورسٹی کے کیمپس میں پریس کانفرنس کے دوران نئے تعلیمی سیشن 26-2025 کیلئے داخلہ کے عمل کا آغاز

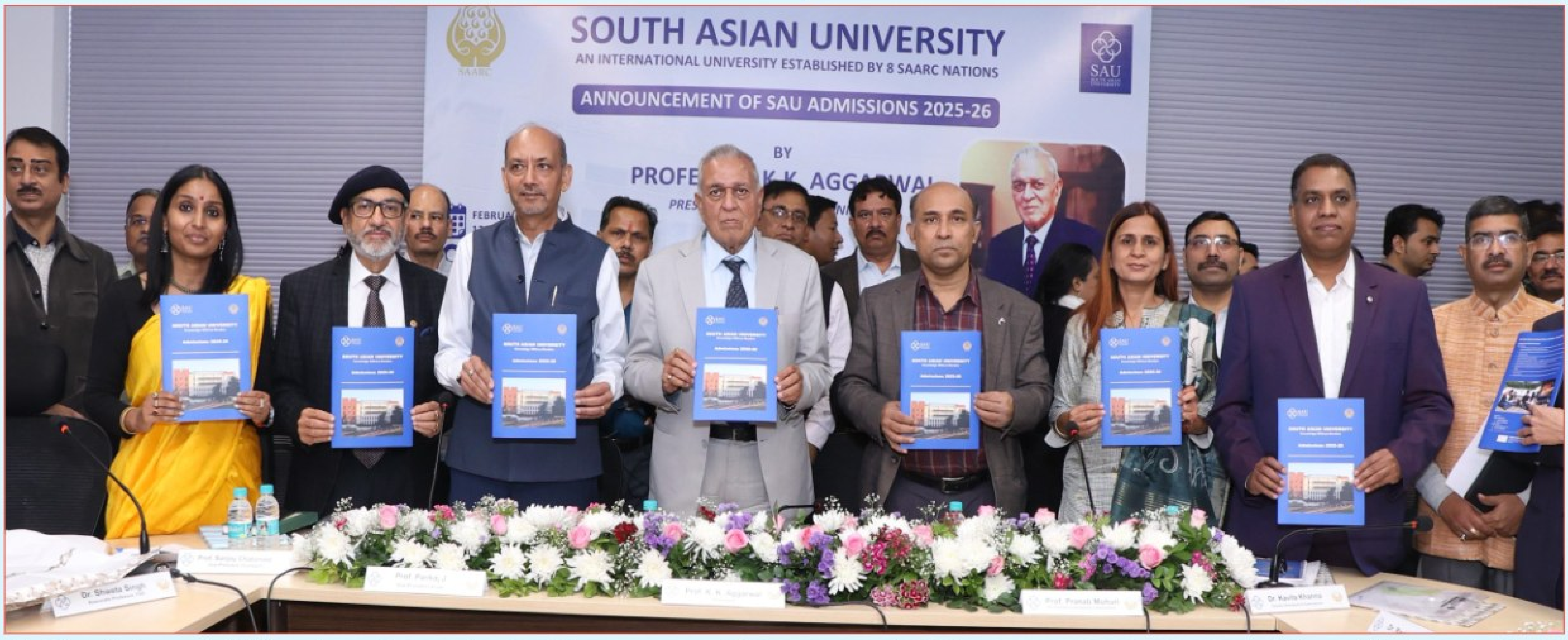


نئی دہلی، 24 فروری (محمد خان)۔ سارک ممالک کی جانب سے قائم کی گئی ساؤتھ ایشین یونیورسٹی جنوبی ایشیائی ممالک کے نوجوانوں کے لیے سرحدوں کے پار علم کی توسیع کے تصور کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مشن موڈ پر کام کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں ساؤتھ ایشین یونیورسٹی (ایس اے یو) نے سارک ممالک کے نوجوانوں کو علم حاصل کرنے کے قابل بنانے کے لیے اپنے تعلیمی پروگراموں کو وسعت دے رہی ہے۔ ایس اے یو کے صدر پروفیسر کے کے اگروال نے آج راج پور روڈ، میدان گڑھی نئی دہلی میں 100 ایکڑ میں پھیلے یونیورسٹی کے کیمپس میں پریس کانفرنس کے دوران تعلیمی سیشن 26-2025 کے لیے داخلہ کے عمل کا آغاز کیا۔

پروفیسر کے کے اگروال نے کہا کہ ساؤتھ ایشین یونیورسٹی اعلیٰ تعلیم میں نئے معیارات قائم کرنے میں سب سے آگے ہے، ہمارا مقصد طلباء کو ترقی پذیر دنیا میں مہارت، علم اور تحقیقی صلاحیتوں سے آراستہ کرنا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے پاس ان مواقع تک رسائی کے متعدد اختیارات موجود ہیں۔ اگروال نے کہا کہ ایس اے یو توسیع کے ایک اہم مرحلے سے گزر رہا ہے۔ ایس اے یو کا ایک جدید ترین 100 ایکڑ پر مشتمل مستقل کیمپس ہے جو ماحول دوست ماحول میں میدان گڑھی، نئی دہلی میں بنایا گیا ہے۔ اس سے پہلے 2022 تک ایس اے یو وزارت خارجہ کے اکبر بھون میں ایک عارضی کیمپس سے کام کرتا تھا۔ نئے کیمپس میں منتقل ہونے کے ساتھ، یونیورسٹی نے تعلیمی اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے ایک پرجوش سفر کا آغاز کیا ہے۔ 2023 تک ایس اے یو میں صرف ماسٹرز اور پی ایچ ڈی پروگرام تھے لیکن تعلیمی سال 25-2024 میں ہم نے کمپیوٹر سائنس اور انجینئرنگ میں بی ٹیک شروع کر کے ایک بڑا قدم آگے بڑھایا ہے۔ تدریسی معیار کو عالمی معیارات پر پورا اترنے کے ساتھ، ایس اے یو نے اب 26-2025 کے تعلیمی سیشن کے لیے کئی نئے پروگرام شروع کیے ہیں، جس سے اس کے تعلیمی منظرنامے کو مزید وسیع کیا گیا ہے اور اعلیٰ تعلیم میں ایک اہم ادارے کے طور پر اپنی پوزیشن کو مضبوط کیا گیا ہے۔ اس سال یونیورسٹی نے مختلف شعبوں میں آن کیمپس پروگراموں کے لیے تقریباً 1,300 نشستوں کا اضافہ کیا ہے۔

### خصوصی بی ٹیک پروگراموں کا تعارف

اس توسیع کی ایک خاص بات یہ ہے کہ صنعت کے مطالبات کو پورا کرنے کے لیے بنائے گئے خصوصی بی ٹیک پروگراموں کا تعارف ہے۔ بی ٹیک ان کمپیوٹر سائنس اینڈ انجینئرنگ (سی ایس ای) اب آرٹیفیشل انٹیلی جنس اور مشین لرننگ، بزنس سسٹمز اور انٹیلی جنس، سائبر سیکورٹی، اور ڈیٹا سائنس اور اے آئی میں مائنگ، کو خصوصیت کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ مزید برآں، ایس اے یو نے بی ٹیک ان میتھ میٹکس اینڈ کمپیوٹنگ متعارف کرایا ہے، جو طلباء کو ابھرتے ہوئے تکنیکی شعبوں کے لیے درکار جدید کمپیوٹیشنل اور تجزیاتی مہارتوں سے آراستہ کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یونیورسٹی نے بین الضابطہ تعلیم کے خواہشمند طلباء کے لیے مربوط پروگرام شروع کیے ہیں۔ ان میں انٹر ڈسپلنری سائنسز میں مربوط بی ایس-ایم ایس اور مربوط بی بی اے-ایم بی اے پروگرام شامل ہیں۔ 26-2025 کے لیے داخلوں کے آغاز کے ساتھ ہی ایس اے یو تعلیمی فضیلت اور رسائی کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کرتا ہے۔ ہمارے پروگراموں کی متنوع رینج، جدید ترین بی ٹیک کی خصوصیت سے لے کر بین الضابطہ اور انتظامی تعلیم تک، اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ طلباء آج کے مسابقتی منظرنامے میں کامیابی کے لیے مطلوبہ مہارتیں اور علم حاصل کریں۔ ہم دلچسپی رکھنے والے طلباء کا ایس اے یو میں اس تبدیلی کے تعلیمی سفر کا حصہ بننے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

### ایک سالہ ماسٹرز پروگرام

پروفیسر پنکج جین، نائب صدر ایس اے یو نے کہا کہ عالمی اعلیٰ تعلیم کے رجحانات کے مطابق، ایس اے یو نے ان طلباء کے لیے ایک سالہ ماسٹرز پروگرام بھی متعارف کرایا ہے جنہوں نے چار سالہ بیچلر کی ڈگریاں مکمل کر لی ہیں، یہ پروگرام طلباء کو اعلیٰ درجے کی تعلیم کے لیے تیز رفتاری کے ساتھ داخلے کی اجازت دیتا ہے۔ مزید برآں ایس اے یو نے اپنی پوسٹ گریجویٹ پیشکشوں کو بڑھا کر کام کرنے والے پیشہ ور افراد کے لیے ایک ایگزیکٹو ایم بی اے، اور ایک ایم سی اے، ایم ٹیک، ایم ایس سی (کمپیوٹر سائنس)، ایم ایس سی بائیو ٹیکنالوجی، ایم اے سوشیالوجی، ایم اے انٹرنیشنل ریلیشنز، اور ایم اے ای سی پی ایل ایل کے ایک سے زیادہ مواقع فراہم کیے ہیں۔ تحقیق اور تعلیمی فضیلت پر خصوصی توجہ کے ساتھ، اس سال اس نے ایک ایگزیکٹو پی ایچ ڈی پروگرام متعارف کرایا ہے جو خاص طور پر کام کرنے والے پیشہ ور افراد کے لیے تیار کیا گیا ہے جو اپنے کیریئر کو جاری رکھتے ہوئے اعلیٰ تحقیق کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ مختلف پروگراموں میں داخلے ایس اے یو کے اپنے داخلہ امتحان کے ساتھ ساتھ سارک ممالک میں تسلیم شدہ قومی سطح کے اہلیتی ٹیسٹ کے ذریعے کیے جائیں گے۔ اس میں ہندوستان میں سی یو ای ٹی، جے ای ای مینس، سی اے ٹی وغیرہ کے نمبروں پر غور کیا جائے گا۔ اپنی رسائی کو بڑھانے کے لیے، ایس اے یو نے دیگر سارک ممالک کے طلباء کو ایک محفوظ، پریکٹورڈ آن لائن امتحان کے ذریعے امتحان دینے کا اختیار بھی دیا ہے، جس سے وہ اپنے متعلقہ ممالک سے شرکت کر سکتے ہیں۔ ایس اے یو ہندوستانی طلباء کے لیے ملک بھر میں کئی امتحانی مراکز قائم کرے گا۔ ایس اے یو میں ہم سارک خطے کے طلباء کے لیے بغیر کسی رکاوٹ کے اور قابل رسائی داخلے کے عمل کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔ دیگر سارک ممالک کے امیدوار اپنے گھر کے آرام سے ایک محفوظ، نگرانی والے آن لائن سسٹم کے ذریعے امتحان دے سکتے ہیں، جبکہ ہندوستانی طلباء کو ملک بھر میں متعدد امتحانی مراکز تک رسائی حاصل ہوگی۔ مزید برآں، دیگر سارک ممالک کے امیدواروں کو بھی ان کے کوالیفائنگ امتحانات میں میرٹ کی بنیاد پر داخلہ دیا جائے گا۔

### آن لائن ڈگری اور سرٹیفکیٹ پروگرام

ڈاکٹر کویتا کھنہ، ڈائرکٹر برائے داخلہ اور امتحانات، ایس اے یو، نے کہا کہ ڈیجیٹل تعلیم کے لیے ایس اے یو کے عزم میں ایک اہم سنگ میل اس کے ورچوئل کیمپس کا آغاز ہے، جو آن لائن ڈگری اور سرٹیفکیٹ پروگرام پیش کرتا ہے۔ یہ پروگرام اسی تعلیمی سختی، نصاب کے معیارات، اور فیکلٹی کی مہارت کو برقرار رکھتے ہیں جیسا کہ ان کے کیمپس کے ہم منصب ہیں۔ تعلیمی مواقع کو بڑھانے، تحقیقی صلاحیتوں کو بڑھانے، اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم سے فائدہ اٹھانے کے لیے یونیورسٹی کی کوششیں عالمی تعلیم میں ایک رہنما کے طور پر اس کے کردار کو مزید مضبوط کرتی ہیں۔ 26-2025 کے تعلیمی سیشن کے لیے درخواستیں اب کھلی ہیں۔ داخلہ کے تفصیلی طریقہ کار، اہلیت اور آخری تاریخ کے لیے، براہ کرم www.sau.int پر جائیں۔ داخلہ کے لیے درخواست دینے کی آخری تاریخ 4 اپریل 2025 ہے۔

داخلے کے طریقے: مختلف پروگراموں میں داخلے ساؤتھ ایشین یونیورسٹی کے ذریعہ کئے جانے والے داخلہ امتحانات کے ساتھ ساتھ تمام سارک ممالک میں تسلیم شدہ قومی سطح کے اہلیتی ٹیسٹ کے ذریعے کئے جائیں گے۔ مثال کے طور پر انڈیا میں CUET، JEE Mains، CAT وغیرہ پر غور کیا جائے گا۔ دیگر سارک ممالک کے امیدواروں کے لیے، داخلہ کا امتحان آن لائن پرمبنی ٹیسٹ ہوگا، جس سے طلباء اپنے گھر کے آرام سے ٹیسٹ دے سکیں گے۔ مزید برآں، ان امیدواروں کو ان کے کوالیفائنگ امتحانات میں میرٹ کی بنیاد پر داخلہ بھی دیا جائے گا۔ ہندوستانی طلبہ کے لیے، SAU ہندوستان کے مختلف حصوں میں امتحانی مراکز قائم کرے گا تاکہ رسائی اور سہولت کو یقینی بنایا جاسکے۔ ورچوئل کیمپس اور آن لائن ڈگری پروگرامز معیاری تعلیم کو وسیع تر سامعین تک قابل رسائی بنانے کی طرف ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے، SAU نے اپنا ورچوئل کیمپس شروع کیا ہے، جو آن لائن ڈگری اور سرٹیفکیٹ پروگرام پیش کرتا ہے۔ داخلہ کے تفصیلی طریقہ کار، اہلیت اور آخری تاریخ کے لیے براہ کرم www.sau.int ملاحظہ کریں۔ داخلہ کے لیے درخواست دینے کی آخری تاریخ 4 اپریل 2025 ہے۔

Printer Publisher & Owner Mohammad Khan Printed at J.K Offset Printers, 315 Garaiya Street Bazar Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-110006 and Published from C-107 1st Floor Shaheen Bagh Abul Fazal Enclave-II, Okhla New Delhi-110025, Ph:-011-65445045,Whats App No:9871676801,7827196932, E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com, Editor: Mohammad Khan